درجنوں یہودی آبادکاروں کی قابض فوج کی سرپرستی میں مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی ص:02

ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.22, Tuesday, 28 July 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۲۲)، بروز منگل، ۲۸ جولائی، ۲۰۲۶ء، ۱۳ رصفر المظفر ۱۴۴۸ء، ۸ صفحات

کئی روز کی سخت کشیدگی کے بعد امریکہ اور ایران نے روک دیئے حملے

فریقین کے درمیان لڑائی میں اس عارضی وقفے پر سرمایہ کاروں کا اظہار اطمینان، ایشیا میں تیل کی منڈیوں میں قیمتوں میں دیکھی گئی کمی

واشنگٹن رتہران، (ایجنسیاں): امریکہ اور ایران نے اتوار کو دوسرے روز بھی ایک دوسرے کے خلاف حملوں کا سلسلہ بند رکھا جبکہ فریقین کو مذاکرات کی میز پر لانے کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ خبر رساں اداروں کے مطابق اقوام متحدہ میں امریکہ کے سفیر مائیک والٹز کا کہنا ہے کہ اگرچہ 'فوجیں کارروائی کے لیے تیار ہیں مگر صدر ڈونلڈ ٹرمپ مذاکرات کو ایک موقع دینا چاہتے ہیں۔' دوسری جانب ایران کا کہنا ہے کہ اس نے مشرق وسطیٰ میں واشنگٹن کے اتحادیوں کے خلاف حملوں کا سلسلہ روک دیا ہے۔ اس صورت حال کے بعد پیر کی صبح ایشیا کی تیل کی منڈیوں میں قیمتوں میں کمی دیکھی گئی جبکہ سرمایہ کاروں نے امریکہ و ایران کے درمیان لڑائی میں اس عارضی وقفے پر اطمینان اظہار کیا ہے۔ جمعے سے قبل امریکہ نے مسلسل 13 روز تک ایران پر حملے کیے تاہم اس کے بعد فضائی حملے نہیں ہوئے۔ اس کے بعد ایرانی فوج کے ترجمان محمد اکرمیبا کا کہنا تھا کہ 'دو راتیں قبل تک حملے جاری تھے مگر اب امریکہ نے حملے روک دیے ہیں۔' ان کے مطابق 'چونکہ ہماری حکمت عملی بنیادی طور پر جوابی کارروائی پر مبنی ہے اس لیے ہم نے بھی جوابی کارروائیاں روک دی ہیں۔' جون کے وسط میں دونوں ممالک کے درمیان عبوری معاہدے پر دستخط ہوئے تھے جس کے تحت مزید مذاکرات کیلئے 60 روز کا وقت رکھا گیا تھا جو کہ تقریباً نصف گزر چکا ہے۔ تاہم وہ اہم معاملات جن میں ایران کا جوہری پروگرام بھی شامل ہے اور دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کا بھی باعث ہے ابھی تک زیر بحث نہیں آسکا ہے۔ اسی طرح ثالث فریقین کو مذاکرات کے عمل کے اندر رکھنے کیلئے کوشاں بھی ہیں۔ دوسری جانب اقوام متحدہ میں امریکہ کے سفیر مائیک والٹز کا کہنا ہے کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران پر حملے اسلیے روکے ہیں تاکہ سفارتی کوششوں کیلئے گنجائش پیدا کی جاسکے۔ انہوں نے فوکس نیوز کو انٹرویو میں کہا کہ صدر ٹرمپ کے اقدام کے بعد فریقین کی جانب سے عارضی طور پر لڑائی روکنے کا عندیہ دیا گیا ہے۔ ان کے مطابق وہ بات چیت کیلئے کچھ تھوڑی سی گنجائش دے رہے ہیں۔ تاہم انہوں سفارتی رابطوں کے بارے میں مزید تفصیلات نہیں بتائیں۔ یہ بیانات ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب اتوار کو امریکہ اور ایران کے درمیان جھڑپوں میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ پینٹاگون نے مسلسل 13 روز تک ایران پر بمباری کرنے کے بعد اپنی فضائی کارروائی روک دی تھی جبکہ دوسری جانب اس دوران ایسی کوئی اطلاع بھی سامنے نہیں آئی کہ ایران نے اتوار کو کسی پڑوسی ملک پر حملہ کیا ہو۔ اس حالیہ وقفے کے بعد یہ امید ایک بار پھر پیدا ہوئی ہے کہ مذاکرات کا سلسلہ بحال ہو سکتا ہے، تاہم امریکی میڈیا پر یہ بھی رپورٹ ہوا ہے کہ اس توقف کی وجہ ممکنہ طور پر امریکہ کے پاس موجود میزائلوں اور دیگر دفاعی ہتھیاروں کے ذخائر پر بڑھتا دباؤ بھی ہوسکتی ہے۔ تاہم مائیک والٹز نے ایک اور انٹرویو میں این سی بی نیوز کے پروگرام 'میٹ دی پریس' میں اس تاثر کو مسترد کیا۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ 'میں یہ بالکل واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ امریکی فوج کے پاس اس کارروائی کو موثر طور پر جاری رکھنے کے لیے ہر وہ چیز موجود ہے جس کی اسے ضرورت ہے اور میں نے ہر لحاظ سے اس کی تصدیق کی ہے'۔

امریکہ گولہ بارود کی کمی کے باعث بعض ایرانی میزائلوں کو روکنے میں ناکام: رپورٹس

واشنگٹن: امریکی فوج نے اپنے ہتھیاروں کے ذخائر میں کمی کے باعث بعض ایرانی میزائلوں اور ڈرون طیاروں کو روکنے کے بجائے انہیں اپنے راستے پر جانے دینے کی حکمتِ عملی اختیار کرلی ہے۔ یہ بات ایک ذرائع ابلاغ کی رپورٹ سے معلوم ہوئی ہے۔ امریکی انتظامیہ کے ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ دو اعلیٰ امریکی حکام کے مطابق فوجی کمانڈروں نے میزائل شکن ہتھیاروں کے محدود ہوتے ذخیرے کو محفوظ رکھنے کیلئے بعض ایرانی میزائلوں اور حملہ آور ڈرون طیاروں کو فضائی دفاعی نظام سے گزرنے کی اجازت دی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وہ تمام اہداف جو امریکی فوجی اہلکاروں کے لیے براہِ راست خطرہ بن سکتے ہیں، انہیں بدستور نشانہ بنا کر تباہ کیا جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں ایسے میزائلوں اور ڈرون طیاروں کو، جو اُن علاقوں کی طرف جارہے ہوں جہاں کوئی فوجی اہلکار موجود نہ ہو، گزرنے دیا جاتا ہے۔

پاسداران انقلاب نے آبنائے ہرمز سے گزرنے والے 6 جہازوں کو واپس موڑ دیا

تہران، (ایجنسی) ایران کے سرکاری ٹی وی نے کہا ہے کہ سپاہ پاسداران انقلاب نے ان 6 بحری جہازوں کو روک دیا ہے جو آبنائے ہرمز میں غیر منظور شدہ راستوں سے گزرنے کی کوشش کر

رہے تھے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق 'گزشتہ رات 6 جہازوں نے منظور شدہ راستوں سے ہٹ کر دوسرے روٹس سے گزرنے کی کوشش کی جس پر ان کو پاسداران انقلاب کے نیوی سیکشن نے وارننگ شاٹس کر کے روکا، جس کے بعد وہ واپس مڑ گئے۔' اس سے قبل ایران کی سرکاری ٹی وی نے بتایا تھا کہ 'واقعے' میں ایک جہاز ملوث تھا تاہم مزید تفصیل نہیں بتائی گئی تھی۔ سنیچر کو سپاہ پاسداران انقلاب کے اہلکاروں نے کہا تھا کہ چار ایسے بحری جہازوں کو وارننگ شاٹس کر کے روکا گیا تھا جو جنوبی حصے سے گزرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایران نے فروری کے اواخر میں شروع ہونے والی مشرق وسطیٰ کی جنگ کے ساتھ ہی آبنائے ہرمز کو موثر طور پر بند کر دیا تھا، جس کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

امریکی وزیر خارجہ کا جنوبی افریقہ کے سفیر کو ملک بدر کرنے کا اعلان

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکہ کے وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ جنوبی افریقہ کے سفیر کو پرسونا نان گریٹا (ناپسندیدہ شخصیت)

قرار دے دیا گیا ہے۔ 'ایکس' پر اپنے بیان میں امریکی وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ امریکہ میں جنوبی افریقہ کے سفیر ابراہیم رسول کا ''اب ہمارے عظیم ملک میں خیر مقدم نہیں کیا جائے گا۔'' اُن کا کہنا تھا کہ ابراہیم رسول 'ریس بیٹنگ' (رنگ و نسل کی بنیاد پر لوگوں کو نشانہ بنانے والے) سیاست دان ہیں جو صدر ٹرمپ اور امریکہ سے نفرت کرتے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ ہمیں جنوبی افریقہ کے سفیر سے کوئی بات نہیں کرنی، لہٰذا انہیں 'ناپسندیدہ شخصیت' قرار دیا جا رہا ہے۔ واشنگٹن میں جنوبی افریقہ کے سفارت خانے کی جانب سے امریکی وزیر خارجہ کے اس بیان پر تاحال کوئی ردِعمل نہیں آیا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے، جب امریکہ اور جنوبی افریقہ کے تعلقات میں سردمہری پائی جاتی ہے۔

لبنان میں فوجی مداخلت کا ارادہ نہیں، اسرائیل کے ساتھ تصادم سے گریز چاہتے ہیں: الجولانی

دمشق، (ایجنسیاں): شام پر قابض جماعت تحریر الشام کے سربراہ الجولانی نے کہا کہ ان کی حکومت کا لبنان میں کسی بھی قسم کی فوجی مداخلت کا کوئی ارادہ نہیں ہے، بلکہ اسرائیل کے ساتھ براہِ راست تصادم سے بھی گریز کیا جائے گا۔ الجزیرہ کو دیے گئے انٹرویو میں احمد الشرع نے کہا کہ شام، لبنان کی حکومت کے ساتھ ایسے حل پر کام کر رہا ہے جو لبنان کو بحران سے نکال کر استحکام کی جانب لے جائے۔ لبنان کا مسئلہ صرف سکیورٹی کا نہیں بلکہ اس کے لیے جامع سیاسی حل درکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ لبنان میں کسی بھی قسم کا انتشار براہ راست شام کو متاثر کرے گا، اسی لیے دمشق اس بات کی حمایت کرتا ہے کہ اسلحہ اور جنگ و امن کا فیصلہ صرف لبنانی ریاست کے اختیار میں ہونا چاہیے۔ انہوں نے خطے میں جنگ کے دائرہ کار کے پھیلنے پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ اسرائیل کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے احمد الشرع نے کہا کہ شام اسرائیل کے ساتھ کسی بھی تصادم سے گریز کرنا چاہتا ہے کیونکہ موجودہ حالات میں یہی اس کے مفاد میں ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ چند دیگر ممالک کی شراکت سے اسرائیل کیساتھ ایک سکیورٹی معاہدے پر کام جاری ہے۔ اگر یہ معاہدہ کامیاب ہوگیا تو شام کے مقبوضہ جولان پر اپنے حق سے دستبردار ہوئے بغیر ایک جامع امن کی راہ ہموار ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف اقتصادی پابندیوں کے خاتمے سے فائدہ نہیں ہوگا، جب تک شام کا نام دہشت گردی کے حامی ممالک کی فہرست سے خارج نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کردوں کے ساتھ طے پانے والے معاہدے پر عمل درآمد کی رفتار کو سست قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کے باوجود حکومت اس عمل کی کامیابی کیلئے پرامید ہے۔ لاپتا افراد کے معاملے کی تحقیقات کے لیے بین الاقوامی اصولوں کے مطابق اور تجربہ کار ممالک کے تعاون سے ایک خصوصی کمیٹی بھی تشکیل دی گئی ہے۔ احمد الشرع نے عراق کے ساتھ تعلقات میں مسلسل بہتری کا بھی ذکر کیا، جبکہ روس کیساتھ شام میں اس کی فوجی اڈوں کے مستقبل پر مذاکرات ابھی جاری ہونے کی تصدیق کی۔

'لبنان کے مجاہدین کا دفاع ایران کی اسٹریٹجک پالیسی ہے'

جہاد اور مقاومت کے راستے پر ثابت قدم رہنے والے مجاہدین کو اللہ کی نصرت ضرور حاصل ہوگی: ایرانی سپریم لیڈر

تہران، (ایجنسیاں): ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ سید مجتبیٰ حسینی خامنہ ای نے لبنان کے مزاحمتی گروپ حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل اور مجاہدین کے خط کے جواب میں کہا کہ ایران، شہید انقلاب امام سید علی خامنہ ایؒ کی پالیسی کے مطابق حزب اللہ کے ان مظلوم اور بہادر مجاہدین کا دفاع اپنی اسٹریٹجک پالیسی قرار دیتا ہے۔ حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل اور مجاہدین کے خط کے جواب میں آیت اللہ مجتبیٰ حسینی خامنہ ای نے لکھا کہ ''ہمارے ان بھائیوں اور فرزندوں، یعنی حزب اللہ کے باایمان اور بہادر مجاہدین کا خط ملا، جس میں اللہ کے دین کی سربلندی، قرآن مجید کے وعدوں پر یقین اور امام خمینیؒ اور شہید رہبر انقلاب آیت اللہ سید علی خامنہ ایؒ کے عزت بخش اہداف پر ثابت قدمی کا پیغام تھا، یقیناً یہ خط قابلِ قدر اور لائقِ تحسین ہے''۔ آیت اللہ مجتبیٰ نے مزید لکھا کہ ''آج جب دنیا کی قومیں امریکہ کی حکومت اور مجرم صہیونیوں کے ظلم وستم اور انسانیت کو تباہ کرنے والے اقدامات سے تنگ آچکی ہیں، تو جہاد اور مقاومت کے سوا کوئی راستہ باقی نہیں رہا۔ اس راستے پر ثابت قدم رہنے والے مجاہدین کو اللہ تعالیٰ کی وعدہ کی ہوئی نصرت ضرور حاصل ہوگی۔'' ایرانی سپریم لیڈر نے خط کے جواب میں لکھا کہ ''آج حزب اللہ لبنان صہیونی حکومت اور اس کے حامیوں کے وحشیانہ حملوں کے مقابلے میں چٹان کی طرح ڈٹی ہوئی ہے۔ اس کی یہ استقامت دنیا کی آزاد قوموں کیلئے ظلم اور عالمی استکبار سے نجات کا ایک حوصلہ افزا پیغام بن گئی ہے۔ اس عظیم کامیابی میں لبنان کے عوام، خاص طور پر جنوبی لبنان کے لوگوں کے صبر، ایثار اور تعاون کا بہت بڑا حصہ ہے۔'' انہوں نے مزید لکھا کہ ''ایران بھی شہید انقلاب امام علی خامنہ ای کی پالیسی کے مطابق ان مظلوم اور طاقتور مجاہدین کا دفاع اپنی اسٹریٹجک پالیسی قرار دیتا ہے۔ اسی طرح لبنان کی علاقائی سالمیت کا تحفظ اور صہیونی حکومت کی جارحیت کا مکمل اور غیر مشروط خاتمہ، امریکہ کی مسلط کردہ جنگ کے خاتمے کے معاہدے کی پہلی شرط قرار دیا گیا ہے۔'' آیت اللہ خامنہ ای نے لکھا کہ ''اللہ تعالیٰ کی رحمت اور درود تمام شہداء، زخمیوں، ان کے صابر اہل خانہ اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں پر نازل ہو، جنہوں نے بڑی قربانیوں اور مشکلات کو برداشت کیا۔ اللہ کا سلام حزب اللہ کے شہداء، حسن نصراللہ، مقاومت کے تمام سابق کمانڈروں اور انکے شہید ساتھیوں پر ہو، جنہوں نے اسلامی مقاومت کے ننھے پودے کو مضبوط اور تناور درخت بنا دیا جسکی جڑیں مضبوط ہیں اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں، یہی وہ مجاہد ہیں جنہوں نے اپنے جہاد اور مقاومت کے ذریعہ لبنان کو عالم اسلام میں عزت اور سربلندی عطا کی۔''

غزہ: امتحان میں نمایاں کامیابی کے ایک دن بعد خالد البریم شہید، اسرائیل ہونہار طلبا کو چُن چُن کر نشانہ کیوں بنا رہا ہے؟

غزہ (ایجنسی): خالد زکی البریم اس بات سے بے خبر تھے کہ ان کی ہائی اسکول کے امتحان کے نتیجے کی خوشی صرف ایک دن تک برقرار رہے گی اور اگلے روز ان کی اپنی شہادت سے ان کے خاندان میں کہرام برپا ہو جائے گا۔

بے گھر ہونے والے اس طالب علم نے خیموں اور ملبے کے درمیان سے اپنی کامیابی حاصل کی تھی اور مبارکباد دینے والوں کے استقبال کے لیے مٹھائی خریدنے باہر گئے مگر واپس نہ آئے۔ قابض اسرائیل کے ایک طیارے نے خان یونس کے مغرب میں انہیں نشانہ بنایا، جس کے بعد ان کا نام کامیاب طلبہ کی فہرست سے نکل کر شہداء کی فہرست میں شامل ہوگیا۔ یہ ایک ایسی پوری نسل کی حقیقت کو اجاگر کرتا ہے جو بمباری کے سائے میں تعلیم جاری رکھے ہوئے ہے جبکہ خوشی کے لمحات میں بھی موت ان کا تعاقب کرتی ہے۔

نامکمل کامیابی

سنہ 2026ء کے میٹرک کے امتحانات کے نتائج کے اعلان کے ساتھ ہی مواصی خان یونس میں البریم خاندان کے خیمے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی جب ان کے بیٹے خالد نے 88 فیصد نمبر حاصل کیے، جو کہ مسلسل جنگ اور بے گھری کے حالات کے باوجود حاصل کی گئی ایک بڑی کامیابی تھی۔

چوبیس گھنٹوں سے بھی کم وقت میں خالد کے کچھ دوست انہیں کامیابی کی مبارکباد دینے کے لیے ان کے خیمے پر آئے، تو یہ نوجوان مہمانوں کے استقبال کے لیے کچھ مٹھائی خریدنے کے لیے نکلا۔ وہ مواصی خان یونس میں شارع پانچ کے قریب ہی پہنچا تھا کہ قابض اسرائیل کے ایک طیارے نے اسے نشانہ بنایا اور وہیں موقع پر ہی شہید ہوگیا۔

"وہ یونیورسٹی جانے کا خواب دیکھ رہا تھا"

ان کے والد زکی البریم اپنے بیٹے کے آخری لمحات کو یاد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کے دوست انہیں مبارکباد دینے آرہے تھے، اس لیے وہ ان کے استقبال کے لیے مٹھائی لانے باہر گئے تھے۔ وہ ایک محنتی طالب علم تھے اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ کون سا مضمون پڑھیں گے۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے اسے کیوں قتل کیا، کیونکہ وہ ایک سکول کا طالب علم تھا اور اس کا کسی بھی فوجی کارروائی سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ خالد اس جنگ میں جان سے جانے والے خاندان کے پہلے فرد نہیں تھے، کیونکہ ان سے پہلے ان کے چار بھائی، چچا اور رشتہ دار شہداء کے ریکارڈ میں شامل ہو چکے تھے۔

نشانہ بنانے کے سلسلے کی ایک نئی کڑی

خالد کی شہادت غزہ میں جاری بمباری کے سلسلوں کا حصہ ہے، باوجود اس کے کہ گذشتہ اکتوبر میں جنگ بندی کا اعلان کیا گیا تھا۔ طبی ذرائع نے بتایا کہ ہفتہ کو قطاع میں مختلف حملوں میں سات فلسطینی شہید ہو گئے۔ وزارت صحت کی طرف سے جاری کردہ روزانہ کے اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ اٹھارہ گھنٹوں کے دوران ہسپتالوں میں چھ شہداء اور سینتیس زخمی لائے گئے، جبکہ جنگ بندی کے اعلان کے بعد سے اب تک کل اموات کی تعداد ایک ہزار ایک سو اکیانوے شہداء اور تین ہزار آٹھ سو ترپن زخمی ہو چکی ہے، اس کے علاوہ آٹھ سو تین لاشیں بھی نکالی گئی ہیں۔ وزارت صحت کے مطابق اکتوبر سنہ 2023ء میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک کل شہداء کی تعداد 73 ہزار تین سو سترہ اور زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ تہتر ہزار نو سو اکسٹھ ہو چکی ہے، جبکہ سیکڑوں افراد اب بھی ملبے تلے لاپتہ ہیں۔

طلبہ بمباری کے نیچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں

خالد کی کہانی کوئی انوکھا واقعہ نہیں ہے، بلکہ یہ غزہ کے ہزاروں ہائی اسکول کے طلبہ کی حقیقت کی عکاسی کرتی ہے جنہوں نے مسلسل تیسرے سال بے گھری اور بمباری کے درمیان، تباہ شدہ اسکولوں، خیموں اور پناہ گاہوں میں اپنی تعلیم جاری رکھی۔ وزارت تعلیم نے اعلان کیا تھا کہ مغربی کنارے بشمول مقبوضہ بیت المقدس اور بیرون ملک کے طلبہ میں مجموعی کامیابی کا تناسب چوہتر فیصد رہا، جبکہ تکنیکی وجوہات کی بنا پر غزہ کے طلبہ کے لیے مجموعی تناسب کا اعلان دوسرے دور کی تکمیل تک موخر کر دیا گیا ہے اور ہائی اسکول کے نئے نظام کے نفاذ کو بھی تعلیمی سال سنہ 2027ء اور سنہ 2028ء تک ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

وزارت نے اس بات کی تصدیق کی کہ پچھلے تین سالوں کے دوران غزہ میں ایک لاکھ چھ ہزار سے زائد طلبہ نے ہائی اسکول کے امتحانات میں حصہ لیا، جن میں اس سال چھتیس ہزار نو سو طلبہ بھی شامل ہیں۔ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ جنگ نے ان ایک ہزار ایک سو سے زائد طلبہ کو امتحانات میں شرکت کرنے سے محروم کر دیا جنہیں امتحان گاہوں تک پہنچنے سے پہلے ہی شہید کر دیا گیا تھا۔

کامیاب اور شہداء کی فہرستوں کے درمیان

غزہ میں کامیابی اب محنت کی ایک طویل سفر کا اختتام نہیں رہی، بلکہ یہ ایک آخری الوداع کی شروعات بن سکتی ہے۔ کامیاب اور شہداء کی فہرستوں کے درمیان وہی کہانی بار بار دہرائی جاتی ہے، ادھورے خواب، خالی رہ جانے والی یونیورسٹی کی نشستیں، اور ایسے خاندان جن کی کامیابی کی خوشیاں تعزیت کی مجلسوں میں بدل جاتی ہیں، جبکہ طلبہ ایک ایسی جنگ کے مقابلے میں ملبے کے اوپر اپنی بقا اور صمود کی کہانیاں لکھ رہے ہیں جو کتابیں اٹھانے والے کسی طالب علم یا اپنے مستقبل کے منتظر کسی بچے میں کوئی فرق نہیں کرتی۔

جنوبی غزہ الصبرہ محلے میں تباہ شدہ گھر سے 99 شہداء کی باقیات نکال لی گئیں

غزہ: غزہ کی پٹی میں شہری دفاع کے عملے نے انتہائی کٹھن میدانی اور انسانی حالات کے اندر جاری رہنے والی تلاشی کی کارروائیوں کے بعد جنوبی شہر غزہ کے الصبر محلے میں ابو شریعہ اور الحساینہ خاندانوں کے ایک تباہ شدہ گھر کے ملبے کے نیچے سے 99 شہداء کی باقیات نکال لی ہیں۔

شہری دفاع کے عملے نے واضح کیا ہے کہ اس گھر کو قابض اسرائیل کے جنگی طیاروں کی طرف سے مختلف اوقات میں بمباری کی لہروں کا نشانہ بنایا گیا تھا جن میں سات جون سنہ 2025ء اور اکتوبر سنہ 2023ء کے دوران ہونے والے فضائی حملے بھی شامل ہیں جن کے نتیجے میں درجنوں شہری شہید ہو گئے تھے اور ان کی ایک بڑی تعداد ملبے کے نیچے ہی دبی رہ گئی تھی۔

عملے نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ حملوں کی وجہ سے ہونے والی وسیع پیمانے پر تباہی کے ساتھ ساتھ گمشدہ افراد تک پہنچنے کے لیے درکار ساز وسامان، مشینری اور وسائل کی شدید کمی کے باعث شہداء کی تلاش اور ان کے اجساد نکالنے کے آپریشنز کو اب بھی بہت بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ انہوں نے اس طرف توجہ مبذول کرائی ہے کہ غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے کے نیچے اب بھی ہزاروں شہداء لاپتا ہیں کیونکہ تباہی کے حجم اور جاری مشکل میدانی حالات کی وجہ سے بہت سے ہدف بنائے گئے مقامات تک پہنچنا ناممکن ہو چکا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار نے یہ ظاہر کیا ہے کہ غزہ کی پٹی کے مختلف حصوں میں تقریباً 8000 شہداء اب بھی ملبے کے نیچے موجود ہیں جبکہ شہری دفاع کا عملہ محدود وسائل اور بھاری مشینری نیز مخصوص گاڑیوں کی ضرورت کے باوجود متاثرین کو باہر نکالنے کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

قابض اسرائیلی فوج نے القدس کے گورنر کے بیٹے کو تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد گرفتار کر لیا

غزہ: قابض اسرائیل کی فوج نے مسجد اقصیٰ کے جنوب میں واقع قصبہ سلوان پر دھاوا بولنے کے بعد القدس کے گورنر اور تحریک فتح کی مرکزی کمیٹی کے رکن عدنان غیث کے بیٹے قصی غیث کو گرفتار کر لیا۔ قابض فوج نے قصبے پر یورش کی اور قصی غیث کو شدید تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد انہیں مقبوضہ بیت المقدس کے حراست اور تفتیش کے ایک مرکز میں منتقل کر دیا۔ القدس کے گورنر عدنان غیث اور ان کا خاندان قابض انتظامیہ کی طرف سے مسلسل نشانہ بن رہا ہے جو ان پر سخت اقدامات مسلط کرتی ہے جن میں تعاقب اور گرفتاری، اجتماعات میں شرکت یا فلسطینی شخصیات سے ملاقات پر پابندی کے ساتھ ساتھ سفر کرنے یا مقبوضہ بیت المقدس شہر چھوڑنے پر پابندی بھی شامل ہے۔

درجنوں یہودی آبادکاروں کی قابض فوج کی سرپرستی میں مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی

غزہ (ایجنسی): درجنوں انتہا پسند یہودی آباد کاروں نے پیر کی صبح مقبوضہ بیت المقدس میں قابض اسرائیلی پولیس اور اس کے اسپیشل فورسز کے دستوں کی طرف سے فراہم کردہ سخت سکیورٹی حصار میں مسجد اقصیٰ مبارک کے صحنوں پر دھاوا بول کر ان کی بے حرمتی کی۔

بیت المقدس کے ذرائع نے بتایا کہ 134 یہودی آباد کاروں نے قابض فوج کے سخت پہرے میں باب المغاربہ کے راستے صبح کے اوقات میں مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں دھاوا بولا۔

ذرائع نے مزید بتایا کہ یہودی آباد کاروں نے گروہوں کی شکل میں مسجد میں گھس کر اس کے صحنوں میں گشت کیا اور قبہ صخرہ کے بالمقابل مسجد کے مشرقی حصے میں نام نہاد "ہیکل" کے بارے میں بریفنگ لی اور تلمودی رسومات بھی ادا کیں۔

گزشتہ ہفتے کے دوران نام نہاد "ہیکل کی تباہی کی برسی" کے موقع پر 5411 سے زائد یہودی آباد کاروں نے مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولا، جس دوران دھاووں کی رفتار میں شدید تیزی دیکھی گئی۔ اسرائیلی کابینہ کے وزراء اور کنیست کے اراکین نے بھی اس میں شرکت کی، اور قابض فوج نے نمازیوں کے خلاف انتہائی سخت اقدامات نافذ کیے۔

القدس گورنری کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ سنہ 2021ء سے مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جہاں یہ تعداد سنہ 2022ء اور سنہ 2023ء میں تقریباً 2200 حملہ آوروں سے بڑھ کر سنہ 2024ء میں تین ہزار، پھر سنہ 2025ء میں تقریباً چار ہزار ہو گئی، اور رواں سال کے دوران پانچ ہزار حملہ آوروں کی شرکت کے ہدف پر مشتمل پلان پر عمل جاری ہے۔

صہیونی زندانوں میں قید فلسطینی یاسین کرکری زندگی اور موت کی کشمکش میں، فوری مداخلت کی اپیل

غزہ (ایجنسی): فلسطینی اسیر میڈیا آفس نے نابلس کے مشرق میں واقع قصبہ سالم سے تعلق رکھنے والے 49 سالہ اسیر یاسین حلمی کرکری کی زندگی کو لاحق شدید خطرے سے خبردار کرتے ہوئے ان کی جان بچانے کے لیے فوری مداخلت کا پرزور مطالبہ کیا ہے۔ آفس نے پیر کے روز جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ اسیر یاسین کرکری عوفر جیل کے اندر بہیمانہ تشدد کا نشانہ بننے کے بعد شدید صحت کے بگاڑ کا شکار ہیں،

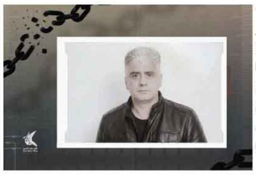

جس کے نتیجے میں ان کی پسلیوں میں فریکچر اور تلی اور گردوں میں شدید چوٹیں آئیں۔ اسیر کے اہل خانہ نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ دل کی بیماریوں اور بگڑتی ہوئی دیگر صحت کی پیچیدگیوں میں مبتلا ہونے کے باوجود انہیں مسلسل طبی غفلت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اسیران آفس نے واضح کیا کہ جیل انتظامیہ نے آٹھ دن تک بھوک اور پانی کی ہڑتال کرنے کے بعد ہی انہیں ہسپتال منتقل کیا۔ وہ اب بھی فوری علاج اور ضروری طبی ٹیسٹوں کے محتاج ہیں۔ اسیران میڈیا نے بین الاقوامی اور انسانی حقوق کے اداروں سے اپنی اس اپیل کو دہرایا کہ وہ قابض دشمن پر دباؤ ڈالیں تاکہ اسیر کو ضروری علاج فراہم کیا جا سکے اور ان کے خلاف ہونے والی زیادتیوں کا سلسلہ بند کیا جا سکے۔

سینٹکام کی آبنائے ہرمز میں فضائی حملے روکنے کی تجویز

یہ کارروائیاں اپنی مؤثریت کی حد تک پہنچ چکی ہیں اور مزید حملوں سے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہونگے: ایڈمرل بریڈ کوپر

واشنگٹن، (اسپوتنک/یواین آئی): امریکی سینٹرل کمان (سینٹکام) کے سربراہ ایڈمرل بریڈ کوپر نے آبنائے ہرمز میں بمباری روکنے کی تجویز پیش کی ہے۔ ذرائع کے حوالے سے شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق ان کا مؤقف ہے کہ یہ کارروائیاں اپنی مؤثریت کی حد تک پہنچ چکی ہیں اور مزید حملوں سے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہوں گے۔ رپورٹ کے مطابق ایڈمرل کوپر اور دیگر مشیروں کی اس سفارش نے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے اس فیصلے پر اثر ڈالا، جس کے تحت انہوں نے جمعہ کے روز ایران کے خلاف بمباری عارضی طور پر روکنے کا فیصلہ کیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ پیش رفت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ صدر ٹرمپ کے فوجی اور سویلین مشیر اس نتیجے پر پہنچ رہے ہیں کہ فوجی کارروائی، خصوصاً فضائی طاقت کے استعمال کے ذریعے مقاصد حاصل کرنے کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ ذرائع کے مطابق ایڈمرل کوپر نے اس ہفتے پینٹا گون اور وائٹ ہاؤس کے حکام کو بتایا کہ حالیہ فضائی حملوں نے بحری جہازوں پر حملہ کرنے کی ایران کی صلاحیت کو نمایاں طور پر کمزور کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جن اہداف کو نشانہ بنانا مقصود تھا، ان میں سے بیشتر پر پہلے ہی حملے کیے جا چکے ہیں۔ اس سے قبل اتوار کے روز ایک امریکی نشریاتی ادارے نے علاقائی حکام کے حوالے سے دعویٰ کیا تھا کہ امریکہ نے ایران کے خلاف اپنے حملوں کا سلسلہ اس لیے روک دیا ہے تاکہ عمان کی ثالثی میں تہران کے ساتھ جاری مذاکرات متاثر نہ ہوں۔ ایران کی وزارتِ خارجہ نے بتایا کہ 24 اور 25 جولائی کو تہران میں ایران اور عمان کے درمیان نائب وزرائے خارجہ کی سطح پر کئی دور کی بات چیت ہوئی، جس میں آبنائے ہرمز میں محفوظ بحری آمدورفت کے عمومی اصولوں اور عملی طریقۂ کار پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔

وزارت کے مطابق آبنائے ہرمز میں جہاز رانی سے متعلق مذاکرات میں ایران اور عمان کے درمیان کچھ پیش رفت ہوئی ہے، تاہم آبی گزرگاہ کی مجموعی صورتِ حال میں فی الحال کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔

جن صحافیوں پر مقدمے کیے ان ہی کو ایوارڈ دینا پڑا

واشنگٹن، (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ایک اور سبکی کا سامنا کرنا پڑا ہے، جب ان کی موجودگی میں اُن صحافیوں کو ایوارڈ دیا گیا جن پر ان کی انتظامیہ نے مقدمے کیے۔ وائٹ ہاؤس میں، کیتھرین گراہم ایوارڈ کے اعلان کے وقت امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اُس وقت اچانک مشکل میں پھنس گئے جب اُن ہی صحافیوں کو ایوارڈ کے لیے بلایا گیا جن کے خلاف 10 ارب ڈالر کے ہتکِ عزت کے مقدمے کیے گئے۔ سالانہ عشائیے کی تقریب میں وال اسٹریٹ جرنل کی تحقیقاتی ٹیم کو 'کیتھرین گراہم ایوارڈ برائے جرات اور احتساب' دیا گیا۔ یہ ایوارڈ ان صحافیوں کو دیا گیا جو جیفری ایپسٹین کے نام ڈونلڈ ٹرمپ کا مبینہ خط منظر عام پر لائے تھے۔ اس خط کے بعد ایپسٹین اسکینڈل نے دنیا میں تہلکہ مچادیا، بڑے بڑے نام زد میں آئے۔ تقریب کے میزبان وولف بلٹزر نے ایوارڈ پیش کرتے ہوئے یاد دلایا کہ ڈونلڈ ٹرمپ نے ایپسٹین اسکینڈل کی اشاعت سے پہلے اخبار کے مالک روپرٹ مرڈوک سے رابطہ کر کے رپورٹ رکوانے کی کوشش کی، مگر اخبار پیچھے نہ ہٹا۔

یورپی ممالک کو امریکی ایٹمی چھتری کی صلاحیت پر شک

تیار کر رہا ھے اپنے ڈیٹرنس سسٹمز: روسی سفارت کار

جنیوا، (اسپوتنک۔ یواین آئی) اقوام متحدہ کے جنیوا دفتر میں روس کے مستقل مندوب گیناڈی گیتیلوف نے ریا نوووستی کو بتایا کہ یورپی ممالک نے امریکی ایٹمی چھتری کی قابل اعتماد صلاحیت پر شک ظاہر کرتے ہوئے اپنے ڈیٹرنس میکانزم تیار کرنے پر کام شروع کر دیا ہے۔ سفارت کار نے کہا کہ یورپی ممالک امریکی ایٹمی چھتری کی قابل اعتمادی پر شک کرتے ہوئے اب اپنے ڈیٹرنس میکانزم تیار کرنے پر کام کر رہے ہیں۔ گیتیلوف کے مطابق یہ سب صرف کاغذوں تک محدود نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرانس پہلے ہی جرمنی اور پولینڈ کے ساتھ عملی ایٹمی تعاون کے عناصر شروع کر رہا ہے۔ ابھی گزشتہ ہفتے ہی ایٹمی ہتھیار لے جانے والے فائٹر جیٹس میں فضائی ایندھن بھرنے کی مشترکہ فرانسیسی اور جرمن مشقیں ہوئیں۔ گیتیلوف کا ماننا ہے کہ یہ واضح طور پر صرف شروعات ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ یہ بات علامتی ہے کہ برلن میں اپنے ایٹمی اثاثے رکھنے کی افادیت پر عوامی بحث پہلے ہی جاری ہے اور وارسا میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو اس امکان سے انکار نہیں کرتے۔ مستقل مندوب نے کہا کہ فن لینڈ، اسٹونیا اور لتھوانیا جیسے دیگر ممالک اپنے سینئر اتحادی سے وفاداری کا مقابلہ کر رہے ہیں اور نیٹو شراکت داروں کے ایٹمی ہتھیاروں کی میزبانی کے امکان کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے مارچ میں اعلان کیا تھا کہ ان کا ملک جدید ایٹمی ڈیٹرنس کے دور میں داخل ہو رہا ہے۔ اس نئے طریقہ کار کے تحت پیرس ایٹمی وار ہیڈز کی تعداد میں اضافہ کریگا اور یورپی ممالک مشترکہ ڈیٹرنس مشقوں میں حصہ لے سکیں گے۔

فرانسیسی رہنما کے مطابق 8 یورپی ممالک برطانیہ، جرمنی، پولینڈ، نیدرلینڈز، بیلجیئم، یونان، سویڈن اور ڈنمارک فرانس کے اس نظریے میں شامل ہوں گے۔ حالیہ برسوں میں روس اپنی مغربی سرحدوں کے قریب نیٹو کی غیر معمولی سرگرمیوں کا اعلان کرتا رہا ہے۔ نیٹو اپنے اقدامات میں توسیع کر رہا ہے اور اسے روسی جارحیت کا ڈیٹرنس قرار دے رہا ہے۔ ماسکو نے یورپ میں اتحاد کی جانب سے فوج کی صف بندی پر بارہا تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کریملن نے اس بات پر زور دیا کہ روس سے کسی کو کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن وہ اپنے مفادات کے لیے ممکنہ طور پر خطرناک اقدامات کو نظرانداز نہیں کرے گا۔

یواے ای نے مغربی کنارے پر مساجد جلائے جانے پر نیتن یاہو حکومت کو بتایا ذمہ دار

ابوظہبی، (یواین آئی) متحدہ عرب امارات نے مغربی کنارے پر پیش آنے والے واقعات پر

اسرائیل کے خلاف سخت مذمتی بیان جاری کیا ہے۔ اماراتی حکومت نے مغربی کنارے پر مساجد جلانے اور فلسطینیوں پر حملوں پر شدید ردعمل دیتے ہوئے نیتن یاہو حکومت کو اس کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ عرب امارات نے کہا کہ اسرائیلیوں کے مساجد پر حملے مسلمانوں کے خلاف انتہاپسندی اور اشتعال انگیزی ہیں، اسرائیلی حملہ آوروں کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ عرب امارات حکومت نے مزید کہا کہ مجرموں کے خلاف کارروائی نہ کرنا ان کی حمایت تصور ہوگا، مغربی کنارے کے واقعات نفرت، نسل پرستی اور عدم استحکام کو مزید ہوا دیتے ہیں۔

پاکستان میں بارشوں سے کئی علاقے زیرآب، ریلوے پُل بہہ گیا، ٹرین سروس معطل

بارش کے باعث ہونے والے مختلف حادثات وواقعات میں اب تک ملک بھر میں 112 افراد ہلاک ہوچکے ہیں: این ڈی ایم اے

اسلام آباد، (ایجنسیاں): پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر فیروز والا میں شدید بارش کے باعث کئی علاقے زیر آب آ گئے جبکہ نالے میں طغیانی سے ریلوے کا ایک پل بھی بہہ گیا۔ رپورٹس کے مطابق تحصیل کے علاقے قلعہ ستار کے قریب ایک نالے پر بنے ایک ریلوے پل کو پانی کی سطح بلند ہونے کے بعد شدید نقصان پہنچا اور اس کا انفراسٹرکچر بہہ گیا۔ جس کے بعد لاہور سے فیصل آباد جانے والی ٹرین سروس معطل ہوگئی ہے۔ ریلوے ٹرانسپورٹ آفیسر ریلویز لاہور ڈویژن کا کہنا ہے کہ قراقرم ایکسپریس اور شالیمار ایکسپریس کو لاہور، فیصل آباد کی بجائے لاہور سے براستہ رائیونڈ، ساہیوال، خانیوال بھیجا جائے گا۔ اسی طرح بھلے ڈسنوال اور بانیوال کے قریب سے گزرنے والے نالے میں بھی شدید طغیانی پیدا ہوئی جس سے حفاظتی بند ٹوٹ گیا اور پانی رہائشی علاقوں میں داخل ہونے کے بعد لوگ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ مقامی افراد کا کہنا ہے کہ انتظامیہ کی جانب سے موثر منصوبہ بندی نہ اپنائے جانے کے باعث سینکڑوں ایکڑ پر کھڑی فصلیں بھی تباہ ہوئیں جبکہ متعدد خاندان نقل مکانی پر بھی مجبور ہو گئے۔ دوسری جانب ریسکیو ٹیمیں علاقے میں پہنچ چکی ہیں اور امدادی کارروائی جاری ہے۔ خیال رہے پاکستان کے زیادہ تر علاقوں میں مون سون بارشوں کا سلسلہ جاری ہے جس کے باعث کئی حادثات بھی ہو چکے ہیں اور این ڈی ایم اے کا کہنا ہے کہ بارش کے باعث ہونے والے حادثات و واقعات میں اب تک ملک بھر میں 112 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

جنوبی افریقہ میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے 4 پاکستانی ہلاک

جوہانسبرگ، (یواین آئی) جنوبی افریقہ کے علاقے سیبینزا میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے 4 پاکستانی جاں بحق ہوگئے۔ پولیس کے مطابق ہفتے کی شام چاروں افراد گھر واپس جا رہے تھے کہ سگنل پر کار سوار افراد نے دونوں طرف سے فائرنگ کردی جس سے چاروں افراد موقع پر جاں بحق ہوگئے۔ پولیس نے جائے وقوع سے 9 ایم ایم پستول کے متعدد خول قبضے میں لے لیے ہیں جبکہ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ واقعہ بظاہر ٹارگٹ کلنگ معلوم ہوتا ہے، مزید تحقیقات اور حملہ آوروں کی تلاش جاری ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز نے جنوبی افریقا میں 4 پاکستانیوں کے جاں بحق ہونے پر اظہار افسوس اور سوگوار خاندانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

اپسٹین کی کروڑوں ڈالرز کی جائیداد کا وارث کون؟ موت سے دو دن قبل بنائی گئی وصیت نے تہلکہ مچادیا!

واشنگٹن، (ایجنسی) جیفری اپسٹین کی کروڑوں ڈالرز کی جائیداد کی ممکنہ وارث کرینا شولیا سمجھی جاتی ہیں۔ بدنام زمانہ امریکی سرمایہ کار اور سزا یافتہ جنسی مجرم جیفری اپسٹین کی 2019 میں وفاقی جیل میں ہونے والی پراسرار موت کے کئی برس بعد اب ان کی کروڑوں ڈالرز مالیت کی جائیداد کی وراثت پر توجہ مرکوز ہو گئی ہے اور ان کی طویل عرصے تک رہنے والی گرل فرینڈ کرینا شولیاک اس دولت کی اہم ممکنہ وارث سمجھی جا رہی ہیں۔

عدالتی دستاویزات سے انکشاف ہوا ہے کہ جیفری اپسٹین نے اپنی موت سے صرف دو روز قبل ایک نئی وصیت پر دستخط کیے تھے، جس کے تحت '1953 ٹرسٹ' کے نام سے ایک نجی ٹرسٹ قائم کی گئی اور کرینا شولیاک کو اس کی بڑی شخصیت میں شامل کیا گیا۔ امریکی محکمہ انصاف کے ریکارڈ کے مطابق کرینا شولیاک ہی وہ آخری شخص تھیں جن سے اپسٹین نے جیل سے باہر اپنی موت سے قبل آخری ٹیلیفون کالز کے ذریعے آخری بار بات کی تھی۔ اپسٹین کی موت کے وقت ان کی مجموعی جائیداد کی مالیت تقریباً 600 ملین ڈالرز تھی، جس میں سے 200 سے زائد متاثرین کو 170 ملین ڈالرز سے زائد بطور ہرجانہ ادا کیے گئے، جبکہ حکومت کے ساتھ مختلف قانونی تصفیے بھی کیے گئے۔ حالیہ ٹیکس ریفنڈ کے بعد ان کے باقی اثاثوں کی مالیت 120 سے 150 ملین ڈالرز کے درمیان بتائی جاتی ہے۔ اگرچہ کرینا شولیاک کو اس باقی ماندہ دولت کی ممکنہ وارث قرار دیا جا رہا ہے، تاہم جائیداد کے ایگزیکیوٹر رچرڈ کاہن نے اعتراف کیا ہے کہ ٹرسٹ کا معاہدہ غیر واضح اور ناقص انداز میں تیار کیا گیا تھا، جس کی وجہ سے ادائیگیاں فی الحال عدالتی کارروائی مکمل ہونے تک روک دی گئی ہیں اور تمام قانونی مقدمات نمٹائے جانے تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

غزہ پر قابض اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں 3 فلسطینی شہید، متعدد زخمی

جنگ بندی کے معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیوں کے تناظر میں قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں کیے جانے والے فضائی حملوں اور توپ خانے کی گولہ باری کے نتیجے میں مزید تین فلسطینی شہید اور دیگر کئی زخمی ہو گئے۔

غزہ کی پٹی کے شمال میں واقع جبلیہ البلد میں مسجد حراء کے گردونواح کو نشانہ بنانے والے قابض اسرائیل کے ایک حملے کے نتیجے میں شہری محمود طروش شہید اور 3 دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ اسی طرح غزہ کی پٹی کے وسط میں واقع دیر البلح کے جنوب میں الحکر کے علاقے میں وادی السلقا پل کے قریب ہونے والی بمباری کے نتیجے میں شہری احمد ہشام اللوح شہید اور ایک انتہائی نازک حالت میں موجود زخمی سمیت متعدد شہری زخمی ہو گئے۔

طبی ذرائع نے اعلان کیا ہے کہ 38 سالہ شہری محمد اسلیم آج صبح دیر البلح کے جنوب میں ایک اسرائیلی ہدف بنائے جانے کے نتیجے میں لگنے والے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے ہیں۔ قابض اسرائیل کی طرف سے کی جانے والی توپ خانے کی گولہ باری نے پٹی کے شمال میں بیت لاہیا کے شمال مغربی علاقوں کو نشانہ بنایا جبکہ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور گولہ باری میں جنوب میں شہر خان یونس کے مشرقی علاقوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

غزہ کی پٹی میں وزارت صحت نے ایک بیان میں بتایا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں شہداء کی تعداد بڑھ کر 329,73 اور زخمیوں کی تعداد 009,174 تک پہنچ چکی ہے اور اس بات کی تصدیق کی ہے کہ شہری دفاع کے عملے کے ان تک پہنچنے سے قاصر ہونے کی وجہ سے ہزاروں متاثرین اب بھی ملبے کے نیچے اور سڑکوں پر موجود ہیں۔

غزہ کے 60 اسیران قابض صہیونی عقوبت خانوں سے رہائی کے بعد شہداء الاقصیٰ ہسپتال منتقل

غزہ: قابض اسرائیلی انتظامیہ نے سوموار کی شام کرم ابو سالم گذرگاہ کے راستے سے غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے 60 اسیران اور حراست میں لیے گئے افراد کے ایک نئے قافلے کو رہا کر دیا ہے جہاں انہیں طبی امداد کی فراہمی کے لیے دیر البلح میں واقع شہداء الاقصیٰ ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔

اسیران میڈیا آفس نے واضح کیا ہے کہ رہا ہونے والے اس قافلے میں 20 ایسے فلسطینی مزدور بھی شامل ہیں جنہیں 7 اکتوبر سنہ 2023ء کے واقعات کے بعد مقبوضہ اراضی سنہ 1948ء کے اندر سے حراست میں لیا گیا تھا اور اس کے علاوہ 40 ایسے معتقلین بھی شامل ہیں جو سخت ترین حالات کے اندر النقب صحرا کے جیل خانے میں قید رکھے گئے تھے۔ ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے عملے نے رہا ہونے والے اسیران کو اپنی تحویل میں لے لیا اور غزہ کی پٹی کے وسط میں واقع شہداء الاقصیٰ ہسپتال تک خصوصی بسوں کے ذریعے ان کی منتقلی کو یقینی بنایا۔

فلسطینی طبی ذرائع نے ہسپتال پہنچتے ہی رہائی پانے والوں کے طبی حالات کا جائزہ لینے کے لیے ان کے فوری طبی معائنے کی تصدیق کی ہے تاکہ ان کی صحت کے حالات کا پتا لگایا جا سکے۔

گردش کرنے والے اعداد و شمار نے یہ ظاہر کیا ہے کہ قابض انتظامیہ نے گذشتہ مہینوں کے دوران غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے تقریباً 1700 اسیران کو مختلف کھیپوں میں رہا کیا ہے جبکہ یہ نیا قافلہ مہینوں بعد غزہ کی رہائی کے بڑے محدود اقدامات میں سے ایک شمار ہوتا ہے۔

اسیران کے اداروں اور کلب برائے اسیران کے اعداد و شمار اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ فلسطینی اسیران کا بحران جاری رہنے کے تناظر میں جبری گمشدگی کے تمام کیسز کو شمار کیے بغیر قابض اسرائیل کے جیل خانوں میں 800,10 سے زیادہ اسیران موجود ہیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

امتحان کو بہتر بنانے کیلئے اقدامات

دھرمیندر پردھان کے مرکزی وزیر تعلیم کے عہدے سے استعفیٰ دینے اور طلبہ کے احتجاج کے ختم ہونے کے ٹھیک ایک دن بعد، وزیر اعظم نریندر مودی نے امتحانی اصلاحات کے لیے ایک اعلیٰ اختیاراتی ٹاسک فورس کی تشکیل کا اعلان کیا۔ ایک ویڈیو پیغام میں وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت طلباء کے مستقبل کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل اقدامات کر رہی ہے۔ مزید برآں، حکومت نے پیپر لیکس اور منظم امتحانی بدعنوانیوں کو روکنے کے لیے عوامی امتحانات (غیر منصفانہ ذرائع کی روک تھام) ترمیمی بل لوک سبھا میں پیش کیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اگر حکومت نے بروقت ٹھوس فیصلے کیے ہوتے تو شاید عوامی غم و غصہ اس قدر شدید نہ ہوتا اور حکومت کی نیتوں پر سوالیہ نشان بھی نہ لگتا۔ جب سے پیپر لیک کا واقعہ سامنے آیا ہے، احتساب اور ٹھوس کارروائی کے مطالبات کے ساتھ پوری حکومتی مشینری آزمائش میں پڑ گئی ہے۔ لیکن حکومت کا نظر انداز اور بے حسی کا رویہ اس وقت تک برقرار رہا جب تک کہ کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کی کال پر قومی راجدھانی سمیت ملک کے مختلف حصوں میں اس مسئلے پر ایک زبردست عوامی تحریک شروع نہیں ہوئی۔ یہ بات بھی حیران کن ہے کہ پیپر لیک کی سنگینی اور بڑھتے ہوئے عوامی غصے کو سمجھنے کے باوجود حکومت نے نہ تو کوئی ٹھوس کارروائی کا اشارہ دیا اور نہ ہی سڑکوں پر نکلنے والے طلبہ سے مذاکرات کی کوشش کی۔ اس کے برعکس، جب جنتر منتر پر جمع ہونے والے مظاہرین نے پارلیمنٹ کی طرف مارچ کی کال دے کر اپنے مطالبات کو آگے بڑھانے کی کوشش کی تو پولیس کو عملی طور پر انہیں روکنے کے لیے کھلی چھوٹ دی گئی۔ پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس کے گولے داغے۔ واضح طور پر حکومت کا رویہ جمہوری اور آئینی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ اس نے نہ صرف دہلی بلکہ ملک بھر کی کئی ریاستوں میں بڑے پیمانے پر احتجاج کو جنم دیا۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ حکومت کی نادانی کا منہ بولتا ثبوت تھا جس نے مظاہرین کے ساتھ بات چیت کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کے بجائے طاقت کے ذریعے دبانے کی کوشش کی۔

فطری طور پر، اس نقطہ نظر کو غیر جمہوری اور غیر ذمہ دارانہ رویہ کے طور پر دیکھا گیا، جس سے یہ سوالات اٹھ رہے تھے کہ آیا یہ اختلاف رائے اور احتجاج کے آئینی حقوق کو دبا رہا ہے، جب کہ طلباء کا عدم اطمینان اس مسئلے پر حکومت کی دیرینہ بے حسی، بار بار امتحانات میں بے ضابطگیوں سے لے کر جامع تعلیم کے اصول کو نظر انداز کرنے سے پیدا ہوا۔ اگرچہ تاخیر ہوئی، دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کو احتساب کی ایک مثال کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک مخلصانہ قدم آگے بڑھایا جائے، نہ صرف امتحانی پرچہ لیک ہونے سے نمٹنے کے لیے، بلکہ جامع تعلیمی اصلاحات کو بھی آگے بڑھایا جائے۔ درحقیقت وزیر اعظم نے امتحانات کو بہتر بنانے کے لیے اعلیٰ سطحی ٹاسک فورس بنانے کا اعلان کیا ہے۔ وقت ہی بتائے گا کہ اس ٹاسک فورس کی سفارشات پر کتنی دیانتداری سے عمل کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ رادھا کرشنن کمیٹی 2024 میں NEET پیپر لیک ہونے کے بعد تشکیل دی گئی تھی۔ تاہم اس کی تجاویز پر پوری طرح عمل نہیں کیا گیا۔

اربعین حسینی کے موقع پر پیدل چلنے (پیادہ روی) کا پس منظر اور تاریخ

شہباز علی مغل

اسلامی تاریخ میں اربعین (20 صفر) کے دن امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لیے پیدل جانے کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ تاریخ کی روایات کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی جابر بن عبداللہ انصاری اور ان کے ساتھی عطیہ عوفی پہلے افراد تھے جنہوں نے 20 صفر 61 ہجری (واقعہ کربلا کے چالیسویں دن) مدینہ منورہ سے کربلا پہنچ کر امام حسینؑ کی زیارت کی۔ جابر بن عبداللہ انصاری بعمر پیری اور بصارت (بینائی) ختم ہونے کے باوجود فرات کے غسل کے بعد پیادہ (پیدل) امامؑ کی قبر مطہر کی طرف بڑھے اور زیارت کی۔ امام جعفر صادقؑ نے زیارت امام حسینؑ کے لیے پیدل چل کر جانے کا خاص حکم اور ثواب بیان فرمایا ہے۔ کتاب 'کامل الزیارات' (از ابن قولویہ): امام جعفر صادق فرماتے ہیں: جو شخص اپنے گھر سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لیے پیدل نکلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے، ایک گناہ معاف کرتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

جب حضرت امام زین العابدینؑ اور حضرت بی بی زینبؑ کی قیادت میں اہل بیتؑ کا قیدی قافلہ شام کے زندان سے رہا ہو کر مدینہ کی طرف لوٹ رہا تھا، تو انہوں نے کربلا کے راستے سے گزرنے کی خواہش ظاہر کی۔ جب یہ قافلہ 20 صفر کو کربلا پہنچا، تو وہاں پہلے سے موجود صحابیِ رسول جابر بن عبداللہ انصاری سے ان کی ملاقات ہوئی۔ جابر بن عبداللہ انصاری اور ان کے عطیہ نامی ساتھی جب قبر مطہر پر رو رہے تھے، تو انہوں نے دور سے ایک قافلے کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ جابر (جو کہ بصارت سے محروم ہو چکے تھے) نے عطیہ سے فرمایا کہ جا کر دیکھو یہ کون سا قافلہ ہے؟ اگر یہ ابن زیاد یا یزید کی فوج کے لوگ ہیں تو ہم الگ ہو جائیں اور اگر یہ ہمارے آقا حسین کے اہل بیت ہیں تو ہم ان کا استقبال کریں۔ عطیہ نے جا کر دیکھا اور روتے ہوئے واپس آئے اور کہا: "اے جابر! اٹھو اور رسول اللہؐ کی حرم (بیٹیوں) کا استقبال کرو، یہ امام زین العابدینؑ اور حضرت زینبؑ کا قافلہ آرہا ہے۔

جابر ننگے پاؤں اور سر ننگے اس قافلے کی طرف دوڑے جب حضرت امام زین العابدین سواری سے نیچے اترے، تو جابر نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ آج جو لاکھوں، کروڑوں لوگ نجف سے کربلا پیدل چلتے ہیں، اس کے پیچھے چند اہم مقصد اور روح موجود ہے۔ بی بی زینبؑ اور بچوں کو کوفہ و شام کے بازاروں اور درباروں میں پیدل اور اسریٰ (قیدی) بنا کر لے جایا گیا۔ زائرین ننگے پاؤں یا پیدل چل کر سیدہ زینب کے ان مصائب اور سخت گرمی میں کیے گئے سفر کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ نجف (مرقد امیر المومنین) سے کربلا (مرقد امام حسین) تک (تقریباً 80 کلومیٹر) کا پیدل سفر اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ زائرین حق اور باطل کی معرکہ آرائی میں امام حسین کے ساتھ کھڑے ہیں۔ دنیا بھر سے تمام مسالک، زبانوں اور قومیتوں کے لوگ بغیر کسی فرق کے ایک لباس اور ایک مقصد کے تحت اکٹھے ہوتے ہیں۔

زیارتِ امام حسین علیہ السلام کی فضل و فضیلت، دنیا و آخرت میں اس کے بے شمار اجر و ثواب اور برکات کا ذکر شیعہ کتبِ احادیث و روایات (جیسے کامل الزیارات، بحار الانوار، اور ثواب الاعمال) میں کثرت سے آیا ہے۔ روایات میں آیا ہے کہ جو شخص امام حسین کے حق کی معرفت اور شناسائی رکھتے ہوئے ان کی زیارت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ اور آئندہ کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اسے گناہوں سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے وہ آج ہی پیدا ہوا ہو۔ زیارت امام حسین کا اجر اتنا عظیم ہے کہ حدیث معصوم کے مطابق زائر امام مظلوم کو حضرت محمد مصطفیٰؐ کی معیت (ہمراہی) میں مقبول حج اور عمرہ کرنے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ ائمہ اطہار علیہم السلام کا ارشاد ہے کہ امام حسین کی زیارت کرنے والے شخص کے رزق و روزی میں فراخی اور وسعت پیدا ہوتی ہے اور اس کی عمر میں اضافہ کیا جاتا ہے، نیز اس سے ناگہانی بلاؤں اور مصائب کو دور کر دیا جاتا ہے۔ زائر امام حسین کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے کہ خاتم الانبیاء، مولائے کائنات حضرت علیؑ اور سیدہ فاطمہ الزہراؑ اس کے لیے استغفار اور خیر و برکت کی دعا فرماتے ہیں۔ خصوصاً امام جعفر صادقؑ اپنے سجدوں میں زیارت امام حسین کرنے والوں کے لیے خصوصی طور پر دعا فرمایا کرتے تھے۔

قیامت کے اس سخت اور ہولناک دن میں، جب میدانِ محشر کی شدید گرمی، دھوپ اور پریشانی کا عالم ہوگا، زیارت امام حسین علیہ السلام کرنے والے زائرین عرشِ الٰہی کے پرسکون سائے تلے ہوں گے اور انہیں کسی قسم کا خوف و خطر محسوس نہیں ہوگا۔ امام حسین علیہ السلام کی زیارت صرف ایک مستحب عمل نہیں بلکہ یہ معرفتِ الٰہی اور شفاعتِ اہل بیت علیہ السلام حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مشتاقین کو باقاعدگی سے ان کے حرم مطہر کی باہم معرفت زیارت نصیب فرمائے۔

آج اربعین حسینی کے موقع پر کربلائے معلیٰ کی طرف پیادہ روی (اربعین واک) دنیا کا سب سے بڑا سالانہ انسانی اجتماع بن چکا ہے۔ اس عظیم الشان سفر کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ یہ کسی ایک مخصوص مذہب یا فرقے تک محدود نہیں رہا، بلکہ اس میں شیعہ، سنی، ہندو، سکھ، عیسائی، بدھ مت اور دیگر عقائد کے لوگ بھی بڑی تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ اس بین المذاہب عقیدت اور ہم آہنگی کی اہم وجوہات ہیں۔ امام حسین علیہ السلام نے کربلا میں جو قربانی دی، وہ صرف مسلمانوں یا کسی ایک مکتبِ فکر کے لیے نہیں تھی، بلکہ وہ ظلم، جبر، ناانصافی اور جھوٹ کے خلاف انسانیت کی جنگ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب کے ایسے لوگ جو حق، آزادی اور انسانی قدروں کے قائل ہیں، وہ امام حسینؑ کو اپنا عالمگیر ہیرو اور نماد حریت (آزادی کی علامت) مانتے ہیں۔ دنیا بھر اور بالخصوص عراق، شام، لبنان اور ہندو پاک سے لاکھوں اہل سنت زائرین امام حسین سے محبت کے اظہار کے لیے اس سفر میں شامل ہوتے ہیں۔ عراق کے مقامی سنی قبیلے زائرین کی خدمت اور مواکب (مہمان نوازی کے کیمپ) لگانے میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ لبنان، عراق اور یورپ سے بہت سے عیسائی پادری اور عام شہری ہر سال نجف سے کربلا پیدل سفر کرتے ہیں۔ وہ امام حسین کی شخصیت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مظلومیت اور حق پر ڈٹ جانے کی تعلیمات سے قریب تر پاتے ہیں۔ سکھ مذہب میں قربانی اور مظلوم کے حق کے لیے کھڑے ہونے کی بڑی اہمیت ہے۔ سکھ زائرین اور ان کے مذہبی رہنما (بشمول سکھ وفود) باقاعدگی سے کربلا جاتے ہیں اور امام حسین کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

برصغیر ہند و پاک میں "حسینی برہمن" کی ایک تاریخی روایت موجود ہے، جن کے آباؤ اجداد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کربلا میں امام حسین کی نصرت کے لیے گئے تھے۔ آج بھی بڑی تعداد میں ہندو عقیدت مند امام حسین کی یاد میں اربعین پیادہ روی میں شرکت کرتے ہیں۔ اس سفر کا ایک سب سے حیرت انگیز پہلو یہ ہے کہ عراق کے لوگ بغیر کسی مذہبی یا قومی تفریق کے ہر زائر کی خدمت کرتے ہیں۔ چاہے زائر شیعہ ہو، سنی ہو، عیسائی ہو یا ہندو — ان کے لیے کھانا، رہائش، ادویات اور مساج (تھکاوٹ دور کرنے کی خدمت) بالکل مفت فراہم کی جاتی ہے۔ یہ جذبہ دنیا بھر سے آنے والے تمام انسانوں کو ایک رشتے میں پرو دیتا ہے۔ اربعین کا یہ پیدل سفر آج صرف ایک مذہبی فریضہ نہیں رہا، بلکہ یہ 'بین المذاہب امن، یکجہتی اور انسانیت' کا بہت بڑا بین الاقوامی مرکز بن چکا ہے، جہاں مختلف عقائد کے لوگ تمام اختلافات کو بھلا کر صرف اور صرف حق اور حریت کے پرچم تلے اکٹھے ہوتے ہیں۔

اربعین حسینی اور زیارت کربلا کا موقع ایک ایسا عالمی پلیٹ فارم بن چکا ہے جہاں ہر سال دنیا بھر سے سیاست دان، مذہبی رہنما، کھیل اور شو بزنس سے تعلق رکھنے والی معروف شخصیات شرکت کرتی ہیں۔ ہندوستان، پاکستان اور عالمی سطح پر کربلائے معلیٰ کی زیارت کرنے اور پیادہ روی (اربعین واک) میں شامل ہونے والی معروف شخصیات میں مذہبی اسکالرز، ذاکرین اور نوحہ خواں زیارت کربلا اور بالخصوص اربعین واک میں دیگر مذہبی شخصیات کی شرکت بہت نمایاں رہتی ہے۔ عالمی سطح پر پہچانے جانے والے نامور ذاکرین اور نوحہ خواں جن کی اکثر تصاویر اور ویڈیوز نجف تا کربلا راستے (موکب) سے سامنے آتی ہیں جہاں وہ زائرین کے ساتھ پیدل سفر کرتے ہیں۔ حالیہ سالوں میں بین المذاہب اور بین المسالک اتحاد کے فروغ کے لیے پاکستان کے کئی جید اہل سنت اور صوفی علماء بھی زیارت اور اربعین میں شامل ہوئے ہیں۔ ہندوستان سے تعلق رکھنے والی کئی اہم سیاسی شخصیات، سماجی کارکن اور ہندو/سکھ وفود (بشمول حسینی برہمن برادری کے اہم ارکان) ہر سال باقاعدگی سے کربلا زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ سے تعلق رکھنے والے متعدد غیر مسلم صحافی، ڈاکومنٹری میکرز اور این جی اوز کے رہنما (Who Is Hussain آرگنائزیشن کے عالمی نمائندے) کربلا میں انسانیت اور بے لوث خدمت کے مناظر کو کور کرنے کے لیے وہاں موجود ہوتے ہیں۔

بھارت کی تاریخی "حسینی برہمن" برادری (وہ غیر مسلم ہندو برادری جو راہب دت کے دور سے امام حسین سے عقیدت رکھتی ہے) کے سینئر ارکان اور ان کے سماجی رہنما ہر سال خاص طور پر محرم اور اربعین پیادہ روی میں شرکت کے لیے عراق جاتے ہیں۔ وہ بین المذاہب رواداری اور انسانیت کے پیغام کو عام کرنے کے لیے نجف تا کربلا واک میں شامل ہوتے ہیں۔ اتر پردیش (بالخصوص لکھنؤ)، تلنگانہ (حیدرآباد)، اور جموں و کشمیر سے تعلق رکھنے والے اہم سیاسی رہنما اور اراکین اسمبلی ہر سال زیارت کربلا کے لیے جاتے ہیں۔ لکھنؤ اور دہلی کی وقف کونسلز اور اسلامک اسکالرز کے نمائندے زائرین کی سہولیات کا جائزہ لینے اور خود بھی پیادہ روی میں حصہ لینے کیلئے کربلا روانہ ہوتے ہیں۔ پنجاب اور دہلی سے تعلق رکھنے والے سکھ رہنما اور سماجی کارکن "حسین سب کا" کے فلسفے کے تحت اربعین واک کا حصہ بنتے ہیں۔ بھارت سے چشتیہ اور قادریہ سلسلے کے کئی صوفی مشائخ اور جید علمائے کرام کربلا اور بغداد شریف (سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی) کے زیارتی سفر کے لیے جا رہے ہیں۔

بھارت کے ممتاز میڈیا ہاؤسز (جیسے Free Press Journal, Quint اور آزاد یوٹیوبرز/ڈاکومنٹری ساز) سے تعلق رکھنے والے معروف ہندوستانی صحافی اور اینکرز دنیا کے اس سب سے بڑے پرامن اجتماع اور بے لوث خدمت (مواکب) کے مناظر کو دنیا کے سامنے لانے کے لیے خود کربلا کے روڈ پر پیدل سفر کرتے ہیں۔ شوبز یا بالی ووڈ سے تعلق رکھنے والی متعدد شخصیات کربلا کا سفر کرتی ہیں، لیکن نجف و کربلا کی سیکیورٹی اور رش کی وجہ سے اکثر نامور لوگ اپنے چہرے کو رومال/ماسک سے ڈھانپ کر عام زائر کے روپ میں خاموشی سے یہ روحانی سفر مکمل کرتے ہیں) ○○

ایران کے ہزار سالہ تاریخی ورثے کو عالمی سطح پر نئی شناخت

ڈاکٹر فرید الدین فرید عصر

اسلامی جمہوریہ ایران کے تاریخی قلعہ الموت (Alamut) اور اس سے وابستہ قلعہ جاتی نظام کو یونیسکو کی عالمی ثقافتی ورثہ (World Heritage) کی فہرست میں شامل کر لیا گیا ہے، جس کے بعد ایران کے عالمی ثقافتی ورثے کی تعداد 30 ہو گئی ہے۔ یہ فیصلہ جنوبی کوریا کے شہر بوسان میں منعقد ہونے والے یونیسکو کی عالمی ورثہ کمیٹی کے 48ویں اجلاس میں کیا گیا۔ یہ کامیابی 25 برس سے زائد عرصے پر محیط آثار قدیمہ کی تحقیق، کھدائی، سائنسی دستاویز سازی، مرمتی کاموں اور ایرانی ماہرین ثقافتی ورثہ کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے۔

رجسٹرڈ شدہ فائل میں البرز کے پہاڑی سلسلے میں واقع 7 تاریخی قلعوں کا ایک مربوط دفاعی نظام شامل ہے، جو گیارہویں سے تیرہویں صدی عیسوی کے دوران جدید عسکری تعمیرات، آبی وسائل کے مؤثر انتظام اور دشوار گزار پہاڑی جغرافیے سے ہم آہنگ منصوبہ بندی کی بہترین مثال سمجھا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ قلعے صرف دفاعی مراکز نہیں تھے بلکہ ایک منظم سیاسی، سماجی، اقتصادی اور علمی نظام کا حصہ تھے۔

قلعہ الموت اپنی تاریخی اہمیت کے باعث نزاری اسماعیلی ریاست اور اس کے معروف رہنما حسن صباح کے مرکز کے طور پر عالمی شہرت رکھتا ہے۔ تاہم آثار قدیمہ کی

یونیسکو میں قلعہ الموت (Alamut) کا عالمی اندراج

تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خطے کے بعض قلعوں کی بنیادیں ساسانی دور بلکہ اس سے بھی قبل کے ادوار تک پہنچتی ہیں، جو ایران کے دفاعی نظام کی تاریخی تسلسل کی عکاسی کرتی ہیں۔

یونیسکو کے مشاورتی ادارے ایکوموس (ICOMOS) نے اس مجموعے کو گیارہویں تا تیرہویں صدی کے دوران نزاری اسماعیلی ثقافتی روایت کا ایک منفرد اور غیر معمولی تاریخی ثبوت قرار دیا ہے۔ ماہرین ثقافتی ورثہ کے مطابق اس اندراج کی اہمیت صرف چند تاریخی عمارتوں تک محدود نہیں بلکہ پہلی مرتبہ یونیسکو نے ان قلعوں کے باہمی جغرافیائی ربط، دفاعی نیٹ ورک اور البرز کے ثقافتی منظرنامے کو ایک متحد تاریخی اکائی کے طور پر تسلیم کیا ہے، جو قرونِ وسطیٰ میں ایران کی انجینئرنگ، دفاعی منصوبہ بندی اور سرزمین کے انتظام کی اعلیٰ صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے۔

ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے اس موقع پر سماجی رابطے کی ویب سائٹ 'ایکس' پر اپنے پیغام میں کہا کہ "قلعہ الموت کا عالمی اندراج ایران کی متنوع اور مشترکہ تاریخ کے اعتراف کی علامت ہے۔ ثقافتی ورثہ ہماری تمام تر مختلف شناختوں کے باوجود ہمیں ایک دوسرے کے قریب لاتا ہے اور یاد دلاتا ہے کہ ایران تمام ایرانیوں کا مشترکہ وطن ہے۔"

گزشتہ دو دہائیوں کے دوران ایران نے قلعہ الموت کے تحفظ کے لیے متعدد آثار قدیمہ کی مہمات، مرمتی منصوبے، سائنسی دستاویز سازی، رسائی کے راستوں کی بہتری اور پائیدار انتظامی منصوبہ بندی پر مسلسل کام کیا، جس کے نتیجے میں یونیسکو نے اس تاریخی ورثے کو عالمی فہرست میں شامل کرنے کی منظوری دی۔

ایران کا مؤقف ہے کہ مختلف تہذیبوں، مذاہب اور ثقافتی روایات سے وابستہ تاریخی آثار کا تحفظ پوری انسانیت کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ تہران کے نزدیک قلعہ الموت کا عالمی اندراج اس امر کی علامت ہے کہ ثقافتی ورثہ سیاسی اور مذہبی سرحدوں سے بالاتر ہو کر اقوام کے درمیان مکالمے، باہمی احترام، امن اور تہذیبی ہم آہنگی کو فروغ دینے کا مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔

(مضمون نگار ایران کلچر ہاؤس، نئی دہلی میں کلچرل کاونسلر ہیں)

□□□

شہریت بمعنی امانتداری

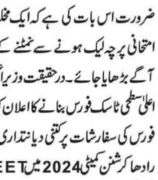

پروفیسر علی خان (محمود آباد)

احتجاج وہی کرتے ہیں جو بیدار ہوتے ہیں خواہ وہ پہلے غفلت میں رہے ہوں، یا وہ یہ سوچتے ہوں کہ سیاست سے ہمارا کیا لینا دینا یا وہ جو اس خیال خام کا شکار رہے ہوں کہ حکومت کے تشدد کا سامنا فقط ان لوگوں کو کرنا پڑتا ہے جو سماج کے یا ملک کے دور افتادہ علاقوں میں رہتے ہیں یا جنکا اقتصادی اور سماجی اعتبار سے پسماندہ ہوتے ہیں۔ آج ہندوستان میں درجنوں احتجاجات ہو رہے ہیں لیکن نیٹ پیپر لیک کا معاملہ سرخیوں میں رہا ہے۔

کسانوں نے ایک بار پھر دہلی کا رخ کیا ہے۔ وزیر اعظم نے پیپر لیک کو "سنگین جرم" قرار دیتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ یہ "بچے" گمراہ ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کاکروچ جنتا پارٹی کے احتجاجات نے ان نکات کو پورا کیا ہے جن کو ماہرین عمرانیات نے کسی بھی بڑی تحریک کو قائم کرنے کے لیئے لازمی قرار دیا ہے۔ (۱) شکوہ و شکایت (پیپر لیک) (۲) حکومت کا ازالہ نہ کرنا (سرکاری خاموشی) (۳) ایک مشترک مقصد (وزیر کا استعفیٰ) (۴) ایسا عمل جو لوگوں کو متحرک کرے (سونم وانگچک کی بھوک ہڑتال) (۵) لامبندی (دہلی اور ملک کے دیگر علاقوں میں ہزاروں لوگوں کا نکالنا) (۶) ایک ایسی چنگاری جو لوگوں کو اور بھی مستحکم بنادے (حکومت کا مظاہرین کے خلاف تشدد، جابرانہ اور عامرانہ عمل۔

نیٹ کا معاملہ یا سی بی ایس سی کا مسئلہ جدا یا علیحدہ مسئلہ نہیں ہیں بلکہ بدعنوانی اور سرکاری بیپرواہی کی علامتیں ہیں۔ وزیر تعلیم استعفیٰ دے چکے ہیں گو کہ ان خاندانوں کو معاوضہ ابھی نہیں دیا گیا ہے جن کے نوجوانوں نے خودکشی کی تھے۔ لیکن ہم کو یہ سمجھنا پڑے گا کہ یہ سب عارضی حل ہوں گے۔ نوجوانوں کو۔ وہ بچے نہیں ہیں۔ یہ سمجھنا پڑے گا کہ نیٹ کا مسئلہ ایک بڑی مشترکہ تحریک میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر:

- ☆ آج پنجاب، ہریانہ، گجرات اور ہماچل میں کسان احتجاج کر رہے ہیں۔
- ☆ دہلی اور این سی آر میں مزدور آج بھی بے چینی ہے۔
- ☆ لیبر یونین اور آشا ورکر ہریانہ میں احتجاجات منعقد کر رہے ہیں۔
- ☆ قبائلی یعنی ادواسی قوم کے افراد نے کین۔ بیتوا دریاؤں کو مصنوعی طور سے جوڑنے کے خلاف اپنی چتائیں بنائیں۔
- ☆ اتراکھنڈ میں 4000 اشجار کو کاٹنے کے خلاف عوام سڑکوں پر نکلی۔
- ☆ جوہر یونیورسٹی کی عمارتوں کے انہدام کے خلاف اساتذہ اور طلبا نے مظاہرہ شروع کیا ہے۔
- ☆ کسانوں نے اپنی زمینوں پر اے آئی ٹو نشِپ بننے کے خلاف احتجاج منعقد کیا ہے۔
- ☆ چھتیسگڑھ میں گاؤں والوں نے گھروں کے انہدام اور ایم ایل اے فلیٹ تعمیر ہونے کی مخالفت شروع کی ہے۔
- ☆ بینک کی کارندوں نے تامل ناڈو میں احتجاج شروع کیا ہے۔
- ☆ مہاراشٹرا میں پبلک سروس کمشن کے امیدواروں نے حکومت کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔
- ☆ منی پور میں تاجروں اور خواص کر خواتین نے لوگوں کی گرفتاری کے خلاف دھرنا شروع کیا ہے۔
- ☆ بہوجن سماج کے افراد نے ایک لڑکی کے قتل کے خلاف احتجاج شروع کیا تھا۔

کشمیر کے وزیر اعلیٰ نے 370 کے سلسلہ میں اس ہی دن احتجاج کیا جس دن کاکروچ جنتا پارٹی کا مارچ تھا۔ شِو سینا نے سیاسی کمزوری کو ختم کرنے کے لیئے ناگپور میں رام مندر میں غبن کے خلاف رام رکشا اندولن جاری کیا ہے۔ سیاستدانوں کے احتجاجات اور عوام الناس کے احتجاجات میں بہت فرق ہوتا ہے۔

بہر کیف، مذکورہ بالا فہرست کو پڑھ کر آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ یہ سب گروہ ایک دوسرے سے بلکل مختلف ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سب مظاہرات اس لئے کر رہے ہیں کیونکہ سب حکومت کے جبر و استبداد کے شکار بن چکے ہیں۔ ایک ایسی سرکار جو بلکل جواب دہ نہیں ہے اور جو وفاقیت کی اہمیت ختم کر کے مرکزیت کو فروغ دینا چاہتی ہے۔ ایک ایسی سرکار جس نے انتظامیہ، مقننہ، عدلیہ اور حکومت کی دیگر شاخوں کو اپنے مفاد کے لیئے کھوکھلا کر دیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کے ایک پارٹی اور اس کے تابعداروں کے پاس بے پناہ دولت اور بیلگام اقتدار آ گیا ہے۔ وفاقیت، انفرادی حقوق، فضائی اور ماحولیاتی, شہری آزادیاں اور حتی انسانی وقار سب ستا کی لالچ کے لیئے پامال کر دیا گیا ہے۔ شہریوں کی خودمختاری ختم کی جا رہی ہے اور طرفہ تماشہ تو یہ ہے کہ شہریت کی کسوٹی یوں ختم کی گئی ہے کہ اب پاسپورٹ بھی اس کا ثبوت نہیں ہے لیکن سوال اس کا نہیں ہے کہ یہ سب گروہ کی مشترکہ نظریہ یا آئیڈیلوجی کیا ہے بلکہ اصل سوال اس بات کا ہے کہ آیا یہ لوگ ایک دوسرے سے بات کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اس ہی لیئے پہلا قدم یہ ہے کہ ہمارے سماجی روابط کو رفو کر کے درست کرنا ہے اور اس کے بعد سیاسی حل کو تلاشنا ہے۔

آج ان گروہوں اور ان لوگوں کے درمیان فاصلہ فقط جغرافی دوری نہیں ہے بلکہ جذباتی لاتعلقی ہے۔ سوشل میڈیا نے بڑی دوریاں قائم کر دی ہیں اور سیاستدانوں نے اس کا بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ ہم ایک دوسرے کے درد کو اب محسوس ہی نہیں کرتے۔ ہم نے خود کو ہم خیال لوگوں کے حلقہ تک محدود کر دیا اور یہ بھول گئے ہیں کہ جو ہم الگ ہیں ان سے کیسے گفتگو کی جاتی ہے۔ زبانیں اگر مشترک ہیں بھی تو نظریوں میں اتنا خلیج ہے کہ کوشش کرنا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ ظاہراً وہ مسلمان جس کو بلڈوزر کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس ہندو سے بلکل مختلف ہے جو رام مندر میں غبن کے خلاف احتجاج کر رہا ہے۔ مہاراشٹرا کے پبلک کمشن میں بھرتی ہونے کا امیدوار شاید آدواسیوں کے بارے میں تصور کرے کہ یہ لوگ دریاؤں کو نا جوڑنے کی مانگ کر کے ثابت کر رہے ہیں کہ وہ ترقی کے خلاف ہیں۔ گجراتی کسان شاید پنجابی کسانوں کو دیش دروہی سمجھیں۔ شاید کشمیریوں کو لگے کہ جو ان کے ساتھ ہوا وہ سب کے ساتھ ہونا لازم تھا۔

سرکار خود کو ایک گروہ کی ترجمان سمجھتی ہے اور درحقیقت وہ کسی گروہ یا قوم کی بھی ترجمان نہیں ہے بلکہ اقتدار اور ستا کی پرستار ہے لیکن ہر شہری کا بنیادی حق ہے کہ وہ ہر اس فیصلے میں برابر سے شریک ہو جس سے اس کی زندگی پر اثر ہوگا۔ مشکل یہ ہے کہ انتخابات کے بعد سیاست مدار شہریوں کو بھول جاتے ہیں اور اپنے اور اپنی پارٹی کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اس بات پر وہ کشمیری بھی متفق ہوگا اور کرناٹکا کا کسان بھی جن کی رضامندی کے بغیر ان کی ریاست چھین لی گئی اور جن کی ضمین حکومت نے لینے کی کوشش کی۔ دونوں کی شکایتیں الگ ہیں لیکن دونوں کے لیے حل مشترک ہے: سرکار فیصلہ لینے سے پہلے ہماری آوازیں سنے۔ ہندوستان میں آج کی سیاسی صورت حال کا شاید ایک سبب یہ ہے کہ ہم نے اوروں کی مشکلوں کو اپنا نہیں سمجھا۔

ہندوستان کی جدید تاریخ میں دو بڑی تحریکیں جے پے مُوومینٹ اور انڈیا اگینسٹ کرپشن رہی ہیں۔ دونوں نے متنوع بلکہ ایسے گروہوں کو اپنے ساتھ جوڑا جن میں زمین و آسمان کا فرق تھا لیکن وہ اس کے باوجود جُڑے کیونکہ ہدف مشترک تھا۔ ایک ایسی سرکار جو خود کو جوابدہ نہیں سمجھتی تھی اور ایک ایسی حکومت جو مکمل طور پر بدعنوانی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ لیکن جے پی نے جب سرکار بنائی تو کوئی متحد سیاسی فلسفہ نہیں اپنایا لہٰذا حکومت نہیں چل پائی اور انا ہزارے اور انڈیا اگینسٹ کرپشن نے فقط سیاستدانوں کو مسوؤل قرار دیا اور وہ تحریک بھی ختم ہو گئی۔ ان کا ہدف صرف کانگریس پارٹی کو ہٹانا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ سارا کا سارا نظام بدعنوانی میں ڈوبا ہوا ہے اور رشوت خوری عروج پر ہے بلکہ رشوت دینے میں عوام بھی تو ملوث ہے۔

ہر احتجاج میں مانگیں پیش کی جاتی ہیں لیکن ہندوستان کے نوجوانوں کو یہ سمجھنا ہوگا کے عارضی حل سے بہتر یہ ہے کہ نظام بدلے۔ اس کے لیئے ان کو ایک نئی زبان اور ایک نئے نظریاتی فلسفہ کو اپنانا پڑے گا جو ان اصولوں کے ذریعے لوگوں کو متحد کرے جو تقریباً ہر مکتب فکر میں ملتے ہیں۔ چنوتی اس بات کی ہے کہ ہم کس طرح اپنی تاریخ اور اپنے بزرگوں کے ان خیالات و نظریات کو سمجھیں جو انہوں نے چراغوں کی طرح ہم کو سونپا ہے۔ ساوتری بائی پھولے کا فلسفہ کہ تعلیم نگہداشت پر مبنی ہونا چاہیے۔ بابا صاحب امبیڈکر کا فلسفہ انسانی وقار- رام منوہر لوہیا کا جاگروک ناگرک یا ہوشیار شہری- گاندھی جی کا سواراج- بیگم رقیہ کی سیاسی بیداری، خان عبد الغفار خان کا خدمت اور امانتداری کا پیغام، رام دیال منڈا کا انسانوں اور قدرت کا بقائے باہمی و ہم آہنگی کا فلسفہ- دستور ہندوستان کا مساوات کا وعدہ- لیکن ہم سب غافل ہو گئے ہیں- اوروں کے رنج و محن سے ہم کو خوشی ہوتی ہے۔

اگر مندرجہ بالا کے تمام افکار کا مجموعہ تلاش کیا جائے تو شاید ہم فلسفہ محافظت تک پہنچیں جس کو انگریزی میں کسٹوڈین شپ ہے۔ یہ اسلام میں خلافت سے متشابہ فکر ہے نہ بمعنی نظام سیاسی بلکہ بمعنی امانتداری- یہ کون سی امانت ہے؟ وہ ہندوستان جو ہمارے پرکھوں نے ہمیں سونپا ہے جس انسان و حیوان بھی ہیں، نباتات و جمادات بھی ہیں، چرند و پرند بھی ہیں، جنگل و صحرا بھی ہیں، کوہ و ترائی بھی ہیں اور دریائیں اور سمندر بھی ہیں۔ یہ امانت جس کی حفاظت ہم پر فرض ہے دستور ہندوستان کے تمہید میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ محافظت اور امانداری جس کو ہندی میں سنرکشتا کہا جائے گا ہماری ماضی اور حال کو جوڑتا ہے اور مستقبل کی ذمہداری سونپتا ہے۔ ہم سے یہ کہتا ہے کہ تم لوگ ایک دوسرے سے برائے راست جوڑ اور حکومت کو بیچ میں مت ڈالو۔ حکومت کو مرکزی اہمیت نہیں دیتے ہوئے ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے رشتہ کو معاہدہ نہیں بیثاق سمجھیں۔ گھر و علاقہ کو فوقیت دیں نا کہ منڈی و بازار کو۔ قدرت کو ایک امانت سمجھیں نا کہ ذریعہ نفع۔ اگر شہریت ہم کو حقوق دیتی ہے تو امانتداری کا تقاضہ ہوتا ہے کہ صرف فرد کے بارے میں نہیں سب کے بارے میں سوچو اور سب کی ذمہ داری لو۔

پچھلے ایک ہفتہ سے ہندوستان کا مستقبل احتجاج کر رہا ہے۔ آواز اٹھانے کی قیمت بھی چکا رہا ہے۔ واضح ہے کہ اب اس کو یہ سمجھ میں آرہا ہے کہ ہندوستان کسی ایک قوم، کسی ایک پارٹی، کیسی ایک سرکار کی جاگیر نہیں ہے بلکہ ایک مشترکہ امانت ہے جس کے تحت حکومت کو مریادا یعنی اخلاقی اور اصولوں پر مبنی حدود کا لحاظ کرنا چاہیئے۔ ایک معتدل اور اچھا سماج وہی ہوتا ہے جس میں سرکاریں، ادارے، قومیں، انتظامیہ، پولیس، فوج، عدلیہ، مذہبی رہنما حتی شہری مریادا کی اہمیت سمجھیں۔ رام چندر جی کو مریادا پرشوتم کہا جاتا ہے لوکن کوئی اس کے معنی پر غور کرتا ہے؟ وہ جو اصولوں اور اخلاقی زنجیروں سے بندھا ہوا ہو۔ یعنی سب سے بہتر حکمران وہ ہوتا ہے جو خود کو قوانین اور اصولوں سے پرے نہیں سمجھتا لیکن آج سیانا اور طاقتور ہونا اچھے حکمران کی پہچان سمجھی جاتی ہے۔ جب مریادا کو ٹھیس پہنچتی ہے تو امانت خطرے میں ہوتا ہے اور اس کو بچانا ہمارا فرض ہوتا ہے۔

□□□

جمعیۃ علماء اتر پردیش کے نظماء، کنو ینیز زاور فیلوز کی اہم میٹنگ میں متعدد فیصلے

لکھنؤ: صوبے میں جماعتی سرگرمیوں کا جائزہ، اضلاع کی کارکردگی پرغور وخوض کرنے اور آئندہ کے لائحہ عمل کو حتمی شکل دینے کے لئے جمعیۃ علماء اتر پردیش کے نظماء، کنوینرز اور فیلوز کی ایک اہم میٹنگ ریاستی جنرل سکریٹری مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں باہمی مشاورت سے اہم فیصلے کیے گئے ۔میٹنگ میں تنظیم کے کلیدی شعبہ جات کو مزید متحرک کرنے اور ان کے مقاصد کے حصول کے لیے ایک منظم "ماہانہ لائحہ عمل" طے کیا گیا، جس میں ملک وریاست کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر فرقہ وارانہ ہم آہنگی، باہمی رواداری اور برادرانِ وطن کے ساتھ خوشگوار تعلقات استوار کرنے پر زور دیا گیا۔ طے پایا کہ ریاستی، ضلعی اور مقامی سطح پر سدبھاؤنا کمیٹیوں کی تشکیل کا کام تیز کیا جائے اور مسلسل پروگرام منعقد کیے جائیں تا کہ نفرت کے ماحول کو ختم کر کے محبت کا پیغام عام کیا جا سکے۔ملی مسائل کے بروقت حل، حالات پر کڑی نظر رکھنے اور ضروری معاملات میں قانونی و سماجی رہنمائی فراہم کرنے کے لیے شعبہ جیم (JEM) کو مزید فعال اور متحرک کرنے کا فیصلہ کیا گیا تا کہ کسی بھی چیلنج کا منظم انداز میں مقابلہ کیا جا سکے۔ مسلم معاشرے، بالخصوص نوجوان نسل کو بے راہ روی اور سماجی برائیوں سے بچانے کے لیے ہر ضلع اور یونٹ میں اصلاحی کمیٹیوں کے قیام کو لازمی قرار دیا گیا۔ اس ماہانہ لائحہ عمل کے تحت مساجد میں درس قرآن وحدیث کا باقاعدہ اہتمام کرنے اور اصلاحی لٹریچر کی وسیع پیمانے پر اشاعت پر زور دیا گیا۔میٹنگ کے ایجنڈوں میں "تربیت زوجین" کی مہم اور اس کے ورکشاپس پر خصوصی توجہ دلائی گئی جس کا بنیادی مقصد خاندانی نظام کو بکھرنے سے بچانا، میاں بیوی کو ان کے شرعی حقوق وفرائض سے آگاہ کرنا، گھریلو تنازعات کا سدباب کرنا اور معاشرے میں بڑھتی ہوئی طلاق وخلع کی شرح کی روک تھام ہے۔ طے پایا کہ اضلاع اور مقامی سطح پر اس کے منظم ورکشاپس منعقد کیے جائیں تا کہ ایک صالح اور پرسکون اسلامی معاشرے کی تشکیل عمل میں آ سکے۔ریاستی مجلس منتظمہ کے آئندہ اجلاس کی تیاریوں کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے اس بات پر زور دیا گیا کہ تمام اضلاع سے اراکین منتظمہ کی زیادہ سے زیادہ شرکت کو یقینی بنایا جائے۔ اس

سلسلے میں صوبائی ذمہ داران مختلف اضلاع کے دورے کریں گے تا کہ تنظیمی سرگرمیوں کو مہمیز دی جا سکے۔ نیز تنظیم کی مضبوطی اور ملی مسائل کے حل کے لیے ترجیحی بنیادوں پر کمزور اضلاع میں نئی یونٹوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور مقامی سطح پر تنظیمی ورکشاپس منعقد کیے جائیں گے۔ریاست کے تحت کام کرنے والے فیلوز حضرات کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔انہیں تاکید کی گئی کہ وہ اپنے روزمرہ کے کاموں کو مزید منظم کرنے اور ماہانہ کارکردگی کو دفتری نظام کے تحت باقاعدگی سے رپورٹ کرنے کی بھی ہدایت کی گئی۔ میٹنگ کے اختتام پر آئندہ کے لیے سکریٹری رپورٹ کی تیاری کی غرض سے تمام اضلاع سے بروقت اور تفصیلی کارکردگی رپورٹ طلب کی گئی۔ میٹنگ حافظ عبیداللہ بنارسی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔میٹنگ میں ناظم تنظیم مفتی ظفر احمد قاسمی، خازن سید حسین ہاشمی، سکریٹری حافظ عبیداللہ بنارسی، مولانا افتخار احمد قاسمی، قاری عبدالمعید چودھری، حافظ سعید اختر نوری، مولانا سید احمد حاطب، مولانا غیاث احمد قاسمی، مفتی اظہار مکرم قاسمی، مثالی اضلاع کے کنوینر مولانا علاؤالدین قاسمی، شعبہ اصلاح معاشرہ کے کنوینز مولانا محمد موسیٰ قاسمی ومفتی قاسم رضی قاسمی، وسط زون کے ناظم تنظیم مفتی ہلال احمد قاسمی، شعبہ اصلاح معاشرہ وسط زون کے کنوینز مولانا محمد سلمان قاسمی سمیت فیلوز حضرات جن میں مولانا عبد الماجد، مولانا محمد سحبان، مولانا فضل رحیم، مولانا اظہرالدین، مولانا محمد طلحہ نعمانی، مولانا عبد المعید، مولانا محمد سعد، مفتی محمد اخلاق خاں، مولانا محمد سفیان، اور مولانا ابوفضیل نے شرکت کی۔

بے قابو ٹرک نے ایک ہی کنبے کے 4 افراد کو کچل دیا

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) پیر کی صبح سنت کبیر نگر میں ایک ہی خاندان کے چار افراد کو ٹرک نے کچل دیا۔ وہ اپنے گھر کے باہر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک تیز رفتار ٹرک آیا اور چارپائی پر بیٹھے دادا، پوتے اور نواسی کو کچل کر گھر میں گھس گیا۔ٹرک کی رفتار تقریباً 60 کلومیٹر فی گھنٹہ تھی، جس سے کسی کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملا۔ دھماکے جیسی آواز سن کر آس پاس کے لوگ جائے وقوعہ پر پہنچ گئے ۔ پولیس نے کرین کے ذریعے ٹرک کو ہٹا کر لاشیں نکالیں۔حادثہ صبح 5:30 بجے بستی خلیل آباد ہائی وے پر پیش آیا، جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سے تقریباً 15 کلومیٹر دور ہے۔ حادثے میں لال جی (62)، ان کی بیوی گیان متی (60)، پوتے آدرش (12) اور پوتے ستیم (6) کی موت ہوگئی۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ ڈرائیور سو گیا تھا۔ حادثے کے بعد ٹرک ڈرائیور اور ہیلپر موقع سے فرار ہوگئے۔ آیئے اب اس پورے واقعے کو تفصیل سے سمجھتے ہیں: گنپت کے بیٹے لال جی کے پاس ہائی وے پر خلیل آباد تھانہ علاقے میں کرتھیا چوراہے کے قریب دو کمروں کا مکان ہے۔ گھر کے سامنے ایک ٹین شیڈ ہے۔ خاندان میں ان کی بیوی گیان متی، بیٹا انیل، بہو لکشمی اور پوتا آدرش شامل ہیں۔

سب سے بڑی بیٹی پریملتا کی شادی دودھرا تھانہ کے پکاری آرازی کے رہنے والے راجیش سے ہوئی ہے۔ انیل شہر کے ایک نجی اسپتال کے لیے گاڑی چلاتے ہیں۔ لالہ جی کافی عرصے سے فالج کا شکار ہیں اور چل نہیں سکتے۔ اس لیے وہ ٹین شیڈ کے نیچے ایک چارپائی پر پڑا رہا۔ اتوار کی شام کو ان کی بیٹی پریملتا اپنے بیٹے ستیم کے ساتھ انہیں دیکھنے پہنچی۔ پریملتا نے روتے ہوئے بتایا، "صبح کے وقت، ماں اور پاپا چارپائی پر بیٹھے تھے۔ میرے بھتیجے آدرش اور بیٹا ستیم، جو اندر سو رہے تھے، اٹھ کر باہر آئے۔ وہ دونوں میری چارپائی پر لیٹ گئے اور اپنے موبائل فون دیکھنے لگے۔ اسی دوران ٹرک ان سب کے اوپر سے بھاگ گیا۔حادثے کے بعد ہر طرف چیخ وپکار مچ گئی۔ اطلاع ملتے ہی ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی)، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (سی او)، انسپکٹر جنرل (سی او) اور ٹریفک انسپکٹر پہنچے۔ پولیس نے لاشوں کو ایمبولینس کے ذریعے ڈسٹرکٹ ہسپتال کے مردہ خانے بھجوا دیا۔ کرین کے ذریعے ٹرک کو ہٹا کر تحویل میں لے لیا گیا۔ ٹرک مرادآباد کا رجسٹرڈ ہے۔

انچارج وزیر نے لیا ترقیاتی کاموں کا جائزہ

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) اتر پردیش حکومت کے دیہی ترقی اور دیہی انجینئرنگ کے وزیر مملکت وجے لکشمی گوتم اور سنت کبیر نگر کے وزیر انچارج نے اتوار کو کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ترقیاتی کاموں اور امن وامان کے بارے میں جائزہ میٹنگ کی۔ انہوں نے عہدیداروں کو اسکیموں پر موثر عمل آوری کو یقینی بنانے اور عوامی بہبود کے کاموں میں کسی قسم کی کوتاہی سے بچنے کی ہدایت کی۔

میٹنگ میں بی جے پی کی ضلعی صدر نیتو سنگھ، خلیل آباد کے ایم ایل اے انکور راج تیواری، مینھداول کے ایم ایل اے انل ترپاٹھی، دھنگھٹا ایم ایل اے گنیش چندر چوہان، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آلوک کمار، پولیس سپرنٹنڈنٹ سندیپ کمار مینا، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر جگدیش ترپاٹھی اور تمام ضلعی سطح کے افسران موجود تھے۔ سرکاری اسکیموں کا فائدہ ہر اہل شخص تک پہنچنا چاہیے۔

مختلف محکموں کے ترقیاتی منصوبوں، تعمیراتی کاموں اور استفادہ کنندگان پر مبنی اسکیموں کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر انچارج نے کہا کہ مرکزی اور ریاستی حکومت کی تمام اسکیموں کے فوائد ہر اہل شخص تک پہنچنا چاہئے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ کوئی بھی اہل استفادہ کنندہ اسکیم سے باہر نہ رہے اور اسکیموں کو وسیع پیمانے پر فروغ دیا جائے۔ دیہاتوں میں معیار کی جانچ ہونی چاہیے۔ وزیر نے عہدیداروں سے کہا کہ وہ اسکیموں کے معیار کو جانچنے کے لئے گاؤں کا دورہ کریں اور استفادہ کنندگان سے براہ راست رائے لیں۔ انہوں نے کہا کہ ضلع کو صاف ستھرا، محفوظ اور ترقی یافتہ رکھنا انتظامیہ اور پولیس کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

نظام الدین پور کچھوچھہ میں کبوتر بازی مقابلہ

امبیڈکر نگر: کبوتر پرواز ٹورنامنٹ کا دو روزہ اختتامی تقریب اتوار کو نظام الدین پور کچھوچھہ میں پرجوش اور خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔ صدارت کرتے ہوئے گڈو انصاری نے کہا کہ ٹورنامنٹ کا مقصد کھیل کے ساتھ بے زبان پرندوں سے بھی محبت کو فروغ دینا اور معاشرے

میں باہمی ہم آہنگی اور خیر سگالی کی فضا کو فروغ دینا ہے۔ پہلے دن کے مقابلے میں عبداللہ انصاری، ببلو، اور گڈو انصاری نے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ دوسرے دن کے مقابلے میں عبداللہ انصاری، دھرمیندر کمار، اور شاکر انصاری نے پہلا، دوسرا اور تیسرا مقام حاصل کیا۔ غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے شرکاء کو مہمان خصوصی استاد محمد اسلم خان نے گل پوشی کر اور یادگاری نشانات سے نوازا۔ تقریب کی صدارت گڈو انصاری نے کی اور نظامت محمد اسد جلالپور نے کی۔ محمد شفیع نیشنل انٹر کالج ہنسور کے استاد محمد اسلم خان نے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کبوتر امن کی علامت ہیں۔ کبوتر اڑانا صرف ایک مشغلہ نہیں ہے بلکہ نظم وضبط، صبر، لگن اور روایتی ورثے کی علامت ہے۔ اس طرح کے واقعات بھائی چارے، محبت اور سماجی اتحاد کو تقویت دیتے ہیں اور نئی نسل کو اپنے ثقافتی ورثے سے جوڑتے ہیں۔ تقریب کی

لینگو یج یونیورسٹی میں کارگل دیوس کی مناسبت سے پوسٹر سازی مقابلہ

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ سماجیات کی جانب سے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں کارگل وجے دیوس کے موقع پر " کارگل کے جانبازوں کو خراج عقیدت: جرأت، قربانی اور حب الوطنی " کے عنوان سے پوسٹر سازی مقابلے کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے آغاز میں شعبۂ سماجیات کی مضمون انچارج ڈاکٹر ضیا جعفری نے مہمانانِ گرامی، شرکاء اور طلبہ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کارگل وجے دیوس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام کے انعقاد کا بنیادی مقصد تخلیقی اظہار کے ذریعے حب الوطنی، جرأت و بہادری اور قربانی

کی درخشاں تاریخ کو نئی نسل کے سامنے اجاگر کرنا اور انہیں قومی ہیروز کی لازوال خدمات سے روشناس کرانا ہے، تا کہ نوجوانوں میں وطن سے محبت، قومی یکجہتی اور ذمہ دار شہری ہونے کا شعور مزید مستحکم ہو پوسٹر سازی مقابلے سے قبل فیکلٹی آف کامرس کے ڈین پروفیسر سید حیدر علی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کارگل جنگ ہندوستانی فوج کی بے مثال جرأت، غیر متزلزل عزم اور مادر وطن سے غیر مشروط محبت کی روشن مثال ہے۔ انھوں نے کہا کہ کارگل کے جانبازوں نے انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقوں اور نامساعد حالات میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ملک کی سرحدوں کا دفاع کیا اور یہ ثابت کر دیا کہ وطن کی حفاظت ہر قیمت پر مقدم ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ کارگل کے شہداء کی قربانیاں ہماری قومی تاریخ کا ایسا سنہرا باب ہیں جو آنے والی نسلوں کو حب الوطنی، فرض شناسی، ایثار اور قومی یکجہتی کا پیغام دیتا رہے گا۔ پروفیسر حیدر علی نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ ان عظیم سپاہیوں کی قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اپنے کردار، نظم وضبط اور ذمہ داری کے احساس کے ذریعے ایک مضبوط اور ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں اپنا فعال کردار ادا کریں۔ اس موقع پر سماجی علوم فیکلٹی کی ڈین ڈاکٹر پونم چودھری نے اپنے خطاب میں کہا کہ کارگل وجے دیوس صرف ایک تاریخی فتح کی یاد نہیں بلکہ اُن عظیم سپاہیوں کی بے مثال جرأت، ایثار اور حب الوطنی کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا دن ہے جنہوں نے مادر وطن کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ نوجوان نسل کو چاہیے کہ وہ شہداء کارگل کی قربانیوں سے حوصلہ، فرض شناسی اور قومی خدمت کا جذبہ حاصل کرے۔ ڈاکٹر پونم چودھری نے مزید کہا کہ اس نوعیت کی تعلیمی اور تخلیقی سرگرمیاں طلبہ میں قومی شعور، حب الوطنی، اتحاد اور سماجی ذمہ داری کے احساس کو فروغ دیتی ہیں اور انہیں ایک باوقار، ذمہ دار اور باشعور شہری بننے کی ترغیب دیتی ہیں۔ پوسٹر سازی کے اس مقابلے میں بی اے سماجیات کے طالب علم اتھرو نے پہلی، شعبۂ سیاسیات کی طالبہ پلوی نے دوسری اور شعبۂ جغرافیہ کی طالبہ نشا وشوکرما نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ کامیاب طلبہ کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس مقابلے میں تاریخ، جغرافیہ، سماجیات، ہندی، قانون، شعبۂ تعلیم، ہوم سائنس اور حیوانیات سمیت یونیورسٹی کے مختلف شعبوں کے طلبہ نے بھرپور جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔ اس موقع پر شعبۂ تاریخ کے ڈاکٹر منیش کمار، شعبۂ قانون کے ڈاکٹر راج کمار سنگھ اور ڈاکٹر شویتا ترویدی، شعبۂ تعلیم کی ڈاکٹر وبھا سنگھ، ڈاکٹر نہاریکا شریواستو اور ڈاکٹر رچنا گہار سمیت مختلف شعبہ جات کے اساتذہ بھی موجود رہے۔ پروگرام کا اختتام کارگل کے عظیم شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کرنے اور ان کی جرأت، قربانی اور حب الوطنی کے جذبے کو اپنی زندگی میں اپنانے کے عزم کے ساتھ ہوا۔

محمد علی جوہر یونیورسٹی کے انہدامی احکام پر فوری روک لگائی جائے: انتخاب عالم نعمانی

بارہ بنکی: (پریس ریلیز) سماجوادی پارٹی اقلیتی سبھا کے ضلع صدر انتخاب عالم نعمانی کی قیادت میں آج ضلع مجسٹریٹ کے توسط سے اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل کے نام ایک میمورنڈم پیش کیا گیا جس میں محمد علی جوہر یونیورسٹی، رامپور کی 38 عمارتوں کو منہدم کیے جانے کی مجوزہ کارروائی پر فوری روک لگانے اور اس معاملے کا منصفانہ وقانونی حل نکالنے کا مطالبہ کیا گیا۔ میمورنڈم میں کہا گیا کہ یونیورسٹی کی عمارتوں کو منہدم کرنے کی مجوزہ کارروائی سے ہزاروں طلبہ، اساتذہ، ملازمین اور مقامی عوام کا مستقبل متاثر ہوگا۔ انتظامیہ کی ہر کارروائی آئین، قانون اور قدرتی انصاف کے اصولوں کے مطابق ہونی چاہیے۔ اگر تعمیرات یا زمین سے متعلق کوئی قانونی تنازع موجود ہے تو اس کا حل قانونی وآئینی طریقۂ کار کے ذریعے کیا جانا چاہیے، نہ کہ ایسے اقدامات سے جن سے تعلیمی سرگرمیاں متاثر ہوں۔ مزید کہا گیا کہ محمد علی جوہر یونیورسٹی کا قیام علاقے کے بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنے اور ان کا مستقبل روشن بنانے کے مقصد سے عمل میں آیا، جہاں مسلسل تعلیمی خدمات انجام دی جا رہی ہیں۔ ایسے میں 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کی کارروائی طلبہ کے تعلیمی مفاد کے خلاف ہے۔ سماجوادی پارٹی اقلیتی سبھا نے کے ضلع صدر انتخاب عالم نعمانی نے اپنے مطالبات کی تائید میں متعدد قانونی وانتظامی نکات بھی پیش کیے، جن میں کہا گیا کہ یونیورسٹی کی تعمیر کے وقت متعلقہ گاؤں سینگن کھیڑا گرام پنچایت کے دائرے میں تھا، اس لیے اس وقت آر ڈی اے (رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی) سے اجازت لینا لازمی نہیں تھا۔ مزید یہ کہ مذکورہ گاؤں کو 27 ستمبر 2024 کو پہلی مرتبہ رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے حدود میں شامل کیا گیا، جبکہ یونیورسٹی کی تعمیر اس سے بہت پہلے مکمل ہو چکی تھی۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ یونیورسٹی کی عمارتوں کو منہدم کرنے کی کارروائی سیاسی بنیادوں پر کی جا رہی ہے، جو نہ صرف قانون کے منافی ہے بلکہ تعلیم اور طلبہ کے مفادات کے بھی خلاف ہے۔ آخر میں سماجوادی پارٹی اقلیتی سبھا کے عہدیداران و کارکنان نے گورنر سے مطالبہ کیا کہ عوامی مفاد اور طلبہ کے روشن مستقبل کو مدنظر

رکھتے ہوئے محمد علی جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کے حکم پر فوری روک لگائی جائے اور اس معاملے میں منصفانہ اور قانونی کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ اس موقع پر ہمانشو یادو ضلع سکریٹری، ہمایوں نعیم خان ضلع سکریٹری، عبدالرحیم پردھان، اکرم انصاری پردھان، نجم الحسن انصاری ضلع نائب صدر، وجے کمار یادو ضلع پنچایت ممبر، محمد سفیان شاہ، اجیت سنگھ یادو، چودھری کلیم الدین عثمانی، محمد اشفاق ضلع پنچایت ممبر، اجے ورما ببلو، نسیم کیرتی، کامتا پرساد یادو، وی کے سنگھ، اجمل خان، فیصل انصاری سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

مورننگ بریز گروپ کو موثر اور فعال بنانے پر زور

لکھنؤ: (پی این ایس) مورننگ بریز گروپ کی ماہانہ میٹنگ اکرام الحق کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی۔ آغاز تلاوتِ کلام پاک سے محمد الیاس نے کیا، جس کے بعد ترجمہ پیش کیا گیا اور درودِ پاک پڑھا گیا۔ اس کے بعد ایجنڈے کے مطابق میٹنگ کی کارروائی شروع ہوئی۔ قدوس انصاری نے منتخب حدیث پیش کی۔ خوشتر جلیس احمد نے نماز کی شرائط، ارکان اور واجبات کے بارے میں مدلل گفتگو کی۔ اکرام الحق نے صحت وتندرستی کی اہمیت پر منتخب احادیث کی روشنی میں نہایت مفید اور معلوماتی گفتگو کی اور صحت کے حوالے سے عملی رہنمائی کی. ہندوستان کی جنگِ آزادی میں مسلمانوں کے کردار پر جاری سلسلۂ گفتگو کے تحت آج بنگال کے عظیم مجاہد حضرت سید میر نثار کی حیات، جدوجہد اور خدمات پر خوشتر جلیس احمد نے تفصیلی خطاب کیا. بعد ازاں گروپ کو مزید مؤثر اور فعال بنانے کے لیے محمد الیاس، اسد عمر، توصیف عالم خان اور سعید عارف صدیقی نے اپنے خیالات اور تجاویز پیش کی. طارق

سمیع قدوائی نے اراکین کو بتایا کہ گروپ کے کنوینز خوشتر جلیس گزشتہ ایک سال سے گروپ میں تاریخِ اسلام کے موضوع پر ہونے والی سلسلہ وار گفتگو کو کتابی شکل میں مرتب کر کے شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے تمام اراکین سے درخواست کی کہ ہر رکن کم از کم پانچ کاپیاں خرید کر اپنے عزیز و اقارب کو تحفے میں دے، تا کہ ایک طرف کتاب کی اشاعت میں تعاون ہو اور دوسری طرف اس کے علمی و تاریخی مندرجات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکیں۔ میٹنگ کی صدارت میزبان اکرام الحق جبکہ نظامت خوشتر جلیس نے کی. قدوس انصاری کی دعا پر میٹنگ کا اختتام ہوا۔

جشن میلاد النبیؐ کے سلسلے میں مشاورتی جلسہ

لکھنؤ: (پی این ایس) محسن ملت ڈاکٹر ایم اے حلیم (رح) کی قائم کردہ مرکزی میلاد النبی کمیٹی (رجسٹرڈ) کے اراکین اور معزز شہریوں کا مشاورتی جلسہ کمیٹی کے سرپرست محمد وصی صدیقی کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا، جس کا آغاز قاری سعید احمد کی تلاوت کلام پاک اور آفتاب اثر ٹانڈوی کے نذرانہ نعت سے ہوا۔ کمیٹی کے جنرل سکریٹری ایم اے حسیب ایڈوکیٹ نے جلسے کی غرض وغایت بتاتے ہوئے 76 ویں جشن میلاد النبی کی رپورٹ پیش کی اور 25 اگست کو تاریخی جھنڈے والے پارک امین آباد میں منعقد ہونے والے 77 ویں جشن میلاد النبی اور کل ہند مشاعرہ نعت کے انعقاد کے لئے حاضرین سے مشورے طلب کئے. انہوں نے سرکار اور پولیس وضلع انتظامیہ کا ہر سال جشن کے انعقاد میں بیش قیمت تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

ایم اے حسیب نے اہل لکھنؤ سے اس عظیم پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کی. پروگرام کے کنوینز جمال اعزاز نے جشن کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور تعاون کی درخواست کی۔ خزانچی قاضی اکرم ضیا نے ممبران سے اپنے عطیات جلد از جلد جمع کرنے پر زور دیا۔ شرکاء جلسہ نے جشن کو عظیم الشان پیمانے پر منعقد کرنے کے لئے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا. خان محمد امان اللہ، ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی، بلال احمد اور امتیاز علی خاں نے مفید مشورے دیے. عبدالقدوس نے بتایا کہ جشن کے افتتاح کے لئے دارالعلوم ندوہ کے ناظم اعلی مولانا بلال عبدالحی حسنی ندوی کی منظوری حاصل ہوگئی ہے۔

صدر جلسہ مولانا جہانگیر عالم قاسمی نے محمد الرسول اللہ (ص) کی ولادت باسعادت کا جشن پورے احترام اور اسلامی جذبے کے ساتھ منانے اور فضول باتوں سے احتراز کرنے کی تلقین کی۔ جلسے میں شرکت کرنے والوں میں محمد وصی صدیقی، مولانا جہانگیر عالم قاسمی، ایم اے حسیب ایڈوکیٹ، جمال اعزاز، ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی، قاضی اکرم ضیا، صحافی خان محمد عبداللہ، امتیاز علی خاں، محمد بلال صدیقی، امان اللہ، فیاض احمد چرچل، آفتاب اثر، رحمت رسول، خالد اقبال، حاجی محمد فہیم صدیقی، انجینیر اسد عمر انصاری، خالد اقبال، محمد یاسر، رمیش جیسوال، محمد فیض خاں وغیرہ قابل ذکر ہیں. جلسے کا اختتام مولانا جہانگیر عالم کی دعا اور محمد وصی صدیقی کی جانب سے دیے گئے ظہرانے پر ہوا۔

عاشق کی مدد سے بیوی نے شوہر کو قتل کر دیا

جونپور: (پی این ایس) اتر پردیش کے جونپور میں ایک دلخراش قتل کا پردہ فاش ہوا ہے۔ بدلاپور شہر کے وارڈ نمبر 8 میں رہنے والے 27 سالہ پلے دار سندیپ کو اس کی بیوی وندنا اور اس کے عاشق راجیش نے قتل کر دیا۔ پولیس کی تفتیش سے معلوم ہوا کہ یہ جرم ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔ قتل کے بعد شواہد تلف کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ہمسایہ خواتین کی چوکسی نے سارا معاملہ بے نقاب کر دیا۔ پولیس نے ملزم کی بیوی وندنا اور اس کے عاشق راجیش کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے۔ ان پر قتل اور دیگر متعلقہ الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ اسٹیشن ہاؤس آفیسر پھول چندر پانڈے کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران دونوں ملزمان نے گزشتہ چار سالوں سے رابطے میں رہنے کا اعتراف کیا۔ راجیش وندنا کا کزن ہے اور شادی کے بعد سندیپ کے گھر کے پاس کرایہ دار کے طور پر رہ رہا تھا۔ پولیس کے مطابق قتل کی رات وندنا نے پہلے اپنے شوہر کا گلا گھونٹ دیا، جب کہ راجیش نے اس کے سینے پر بیٹھ کر نیلے رومال سے گلا دبا کر قتل کیا۔ قتل کے بعد راجیش گھر واپس آیا، جب کہ وندنا نے گھر کو گائے کے گوبر سے پلستر کر کے ثبوت مٹانے کی کوشش کی۔ اس کے بعد اس نے اپنے بوڑھے سسر کو سندیپ کو جگانے کے لیے کہا تا کہ اس کے قدموں کے نشان جائے وقوعہ پر رہ جائیں اور یہ معاملہ قدرتی موت معلوم ہو۔

لینگو یج یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے کیا کیمپس کا اچانک معائنہ

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے پیر کے روز یونیورسٹی کیمپس کا اچانک معائنہ کرتے ہوئے تعلیمی وانتظامی انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس موقع پر انہوں نے مختلف تدریسی شعبوں، کلاس رومز، تجربہ گاہوں، مرکزی کتب خانے، انتظامی دفاتر اور کیمپس میں موجود دیگر سہولیات کا معائنہ کیا اور متعلقہ افسران، شعبہ جاتی سربراہان اور ذمہ داران سے مختلف امور کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ معائنے کے دوران وائس چانسلر نے شعبہ جات میں جاری تدریسی سرگرمیوں، آئندہ سمسٹر کی تیاریوں، طلبہ کو فراہم کی جانے والی تعلیمی وبنیادی سہولیات اور انتظامی دفاتر میں جاری دفتری امور کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ یونیورسٹی میں معیاری تعلیم، بروقت تعلیمی سرگرمیوں، مؤثر انتظامی نظام اور طلبہ دوست تعلیمی ماحول کو ہر صورت یقینی بنایا جائے تا کہ طلبہ کو بہترین تعلیمی تجربہ فراہم ہو سکے۔ پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مقاصد کے مطابق معیاری تعلیم، تحقیق، اختراع (انوویشن) اور مہارت پر مبنی تعلیم کے فروغ کو یقینی بنانا یونیورسٹی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تمام شعبہ جات منظم، مربوط اور وقت بند منصوبہ بندی کے تحت اپنی تدریسی و تحقیقی سرگرمیوں کو مؤثر انداز میں انجام دیں اور طلبہ کے لیے ایسا سازگار تعلیمی ماحول فراہم کریں جو ان کی علمی، فکری اور عملی صلاحیتوں کے فروغ میں معاون ثابت ہو۔ وائس چانسلر نے کیمپس کی صفائی، سرسبز وشاداب ماحول، نظم وضبط، بنیادی سہولیات کی مؤثر دیکھ بھال اور جامعہ کے مجموعی تعلیمی وانتظامی معیار کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت پر بھی خصوصی زور دیا۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ تمام انتظامات کو اعلیٰ معیار کے مطابق برقرار رکھا جائے اور طلبہ واساتذہ کو ہر ممکن سہولت فراہم کی جائے۔

’مجھے اور میرے اہل خانہ کو بدنام کرنے کی سازش ہو رہی ہے‘

ای-20 پوسٹس پر نتن گڈکری برہم، بامبے ہائی کورٹ پہنچے، بار اینڈ بنچ کی رپورٹ کے مطابق نتن گڈکری نے میٹا، ایکس، گوگل اور دیگر کمپنیوں کے خلاف سول کیس دائر کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ عدالت نے ان کی یہ مانگ منظور کرلی ہے

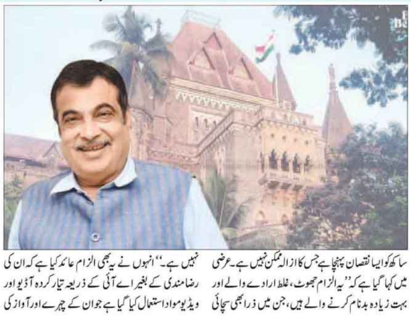

ممبئی: مرکزی وزیر برائے ٹرانسپورٹ و شاہراہ نتن گڈکری نے بامبے ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا ہے کہ ای-20 ایتھنول والے پٹرول کی پالیسی کو لے کر ان کے خلاف جھوٹی پوسٹس اور ڈیپ فیک ویڈیوز پھیلائی جا رہی ہیں، جس سے ان کی بدنامی ہو رہی ہے۔ بار اینڈ بنچ کی رپورٹ کے مطابق گڈکری نے میٹا، ایکس، گوگل اور دیگر کمپنیوں کے خلاف سول کیس دائر کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ عدالت نے ان کی یہ مانگ منظور کرلی ہے۔ مرکزی وزیر نے الزام عائد کیا ہے کہ سوشل میڈیا پر کچھ مواد انہیں اور ان کے خاندان کو ای-20 کے منافع سے جوڑ رہا ہے، جبکہ پالیسی وزارت پٹرولیم چلا رہی ہے۔ ان کی عرضی میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ کچھ سوشل میڈیا پوسٹ میں جھوٹا دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ وہ اس پروگرام کے لیے ذمہ دار تھے اور اس سے انہیں اور ان کے اہل خانہ کو مالی فائدہ پہنچا ہے۔ ان دعووں سے ان کی ساکھ کو ایسا نقصان پہنچا ہے جس کا ازالہ ممکن نہیں ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ ”یہ الزام جھوٹ، غلط ارادے والے اور بہت زیادہ بدنام کرنے والے ہیں، جن میں ذرا بھی سچائی نہیں ہے۔“ انہوں نے یہ بھی الزام عائد کیا ہے کہ ان کی رضامندی کے بغیر اے آئی کے ذریعہ تیار کردہ آڈیو اور ویڈیو مواد استعمال کیا گیا ہے جو ان کے چہرے اور آواز کی نقل کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ مذکورہ معاملہ ای-20 پالیسی پر ہونے والی تنقید کے درمیان سامنے آیا ہے، جس میں فیول امپورٹ کو روکنے اور گاڑیوں سے خارج ہونے والے ایمیشن کو کم کرنے کے لیے پٹرول میں 20 فیصد ایتھنول ملانے کی پالیسی ہے۔ حالانکہ کئی گاڑی مالکان نے اس کے استعمال کو لے کر تشویش کا اظہار کیا ہے، خاص طور پر 2023 سے پہلے بنے گاڑی ماڈل میں۔ حالانکہ گڈکری نے ہمیشہ ایتھنول-بلینڈنگ پروگرام کا سپورٹ کیا ہے۔ رواں ماہ کی شروعات میں انہوں نے ناقدین کو ایک بڑا چیلنج بھی دیا تھا، جس میں ان سے ایک بھی ایسی کار کا نام بتانے کو کہا تھا جسے فیول کی وجہ سے دقت ہوئی ہو۔ انہوں نے کہا تھا کہ ”ای-20 پٹرول کی وجہ سے کسی بھی کار میں دقت آنے کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ کیا ملک میں کوئی ایسی کار ہے جسے ای-20 پٹرول کے استعمال کی وجہ سے دقت ہوئی ہو؟ بس ایک نام بتائیے۔

ریاستی حکومت شہداء کی بیواؤں، ان کی ماؤں اور سابق فوجیوں کے اہلِ خانہ کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے: سنیترہ پوار

کارگل وجے دیوس کے موقع پر سابق فوجیوں، شہداء کی بیواؤں اور ماؤں کے اعزاز میں تقریب کا انعقاد

ممبئی: نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت دادا پوار نے کہا ہے کہ ریاستی حکومت، مہاراشٹر ایکس سروس مین ویلفیئر بورڈ کے ذریعے شہداء کی بیواؤں، ان کی ماؤں اور سابق فوجیوں کے اہلِ خانہ کے ساتھ ہمیشہ مضبوطی سے کھڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر کو چھترپتی شیواجی مہاراج کے افکار اور شجاعت کا عظیم ورثہ حاصل ہے۔ ملک کی خدمت اور فرض شناسی میں مہاراشٹر ہمیشہ صفِ اول میں رہا ہے۔ کارگل جنگ میں بھی ریاست کے متعدد جوانوں نے بے مثال بہادری، قربانی اور ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ مہاراشٹر حکومت اور سورن نینا دا فاؤنڈیشن کے اشتراک سے کارگل وجے دیوس کے موقع پر ممبئی کے لوک بھون میں سابق فوجیوں، شہداء کی بیواؤں اور فوجی خاندانوں کے اعزاز میں تقریبِ تکریم کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں مہاراشٹر کے گورنر جشنو دیو ورما، وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی قومی صدر و نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت دادا پوار نے بطورِ مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر کارگل جنگ کے شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا، جبکہ شہداء کی بیواؤں، شہداء کی ماؤں اور سابق فوجیوں کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں اعزاز سے نوازا گیا۔ تقریب میں وزیر برائے ثقافتی امور آشیش شیلار، وزیر سیاحت شمبھوراج دیسائی، وائس ایڈمرل سنجے واتسم، لیفٹیننٹ جنرل راجیش پشکر، سابق فوجیوں، شہداء کی بیواؤں، شہداء کی ماؤں اور بھارتی فوج کے افسران و جوانوں سمیت متعدد معزز شخصیات موجود تھیں۔

خاتون کے بیان سے منحرف ہونے کے بعد عدالت نے شخص کو عصمت دری کے مقدمے میں بری کردیا

تھانے: تھانے کی ایک عدالت نے مبینہ متاثرہ خاتون کے اپنے بیان سے منحرف ہونے کے بعد 22 سالہ نوجوان کو عصمت دری اور بلیک میل کرنے کے الزامات سے بری کردیا۔ خاتون نے اس سے قبل عدالت کے باہر معاملہ طے کرنے کی بات بھی تسلیم کی تھی۔ خصوصی عدالت کی جج ڈاکٹر انیتا ایس۔ نیواسے نے 21 جولائی کو سنائے گئے فیصلے میں کہا کہ استغاثہ ملزم کا جرم شک وشبہ سے بالاتر ثابت کرنے میں ناکام رہا۔ استغاثہ کا الزام تھا کہ مہاراشٹر کے تھانے ضلع کے میرا روڈ علاقے میں رہنے والے ملزم نے متاثرہ خاتون کو اس کے گھر پر نشہ آور مشروب پلا کر بے ہوش کردیا اور اگست 2015 سے جنوری 2016 کے درمیان اس کے ساتھ زبردستی جسمانی تعلق قائم کیا۔ استغاثہ کے مطابق ملزم نے اس عمل کی ویڈیو بنائی اور متاثرہ خاتون کو بلیک میل کرتے ہوئے دھمکی دی کہ اگر اس نے پولیس میں شکایت کی تو وہ ویڈیو عام کردے گا۔ متاثرہ خاتون کی جانب سے 6 مارچ 2016 کو دی گئی تحریری شکایت کی بنیاد پر پولیس نے ملزم کے خلاف تعزیراتِ ہند کی دفعات 376 (عصمت دری)، 328 (زہریلی یا نشہ آور چیز کے ذریعے نقصان پہنچانا) اور 506 (مجرمانہ دھمکی) کے تحت ایف آئی آر درج کی۔ مقدمے کی سماعت کے دوران استغاثہ نے دو گواہوں، متاثرہ خاتون اور تفتیشی افسر، کے بیانات قلمبند کرائے۔ تاہم، متاثرہ خاتون اپنے ابتدائی بیانات سے منحرف ہوگئی۔ اس نے بیان دیا کہ واقعے کو 11 سال گزر چکے ہیں اور اسے واقعے کی خاص باتیں یاد نہیں ہیں۔ عدالت نے قرار دیا کہ اگر متاثرہ کی گواہی قابلِ اعتماد ہوتو قانون محض اس کی گواہی کی بنیاد پر بھی ملزم کو مجرم قرار دینے کی اجازت دیتا ہے، لیکن اس معاملے میں کسی ٹھوس ثبوت کی عدم موجودگی میں ملزم کو مجرم قرار دینے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

نیٹ تحریک میں شریک طلبہ کے خلاف درج تمام مقدمات فوری واپس لیے جائیں: ورشا گائیکواڑ

ممبئی: ملک بھر میں نیٹ پیپر لیک کے خلاف انصاف کے مطالبے کو لے کر سڑکوں پر اترنے والے طلبہ پر پولیس نے بڑے پیمانے پر لاٹھی چارج کیا۔ آنسو گیس کے گولے داغے گئے، پتھراؤ ہوا، طالبات کے ساتھ بدسلوکی کی گئی اور بعض کے کپڑے پھاڑنے جیسے واقعات بھی پیش آئے۔ متعدد طلبہ کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کیے گئے جبکہ کچھ طلبہ آج بھی جیل میں بند ہیں۔ ممبئی کانگریس کی صدر اور رکنِ پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے مطالبہ کیا ہے کہ نیٹ تحریک میں شریک تمام طلبہ کے خلاف درج مقدمات فوری طور پر واپس لیے جائیں۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ اپنے جائز حقوق کے لیے آواز اٹھانے والے طلبہ کو مجرم قرار دینا جمہوریت کے لیے نہایت تشویش ناک بات ہے۔ مرکزی حکومت اس بات کی ذمہ داری لے کہ اس معاملے کی وجہ سے طلبہ کی تعلیم، ملازمت کے مواقع اور مستقبل پر کوئی منفی اثر نہ پڑے۔

مہاراشٹر کے اہلیا نگر میں نیٹ کی طالبہ نے کی خودکشی

امتحان میں کم نمبر آنے کی وجہ سے ذہنی تناؤ کا تھا سامنا

کرجت: مہاراشٹر کے اہلیا نگر ضلع کے کرجت تعلقہ کے جلال پور گاؤں میں ایک 18 سالہ طالبہ نے مبینہ طور پر پھانسی لگا کر خودکشی کرلی۔ متوفی کی شناخت انکیتا سانگلے کے طور پر کی گئی ہے۔ اہل خانہ کے مطابق نیٹ امتحان میں امید سے کم نمبر آنے کی وجہ سے انکیتا ذہنی طور پر پریشان تھی۔ اس موت کے بعد پورے علاقے میں رنج وغم کا ماحول پیدا ہوگیا ہے۔ پولیس نے حادثاتی موت کا معاملہ درج کر کے جانچ شروع کر دی ہے۔ اہل خانہ کے مطابق انکیتا میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنا چاہتی تھی، اور طویل عرصے سے نیٹ امتحان کی تیاری بھی کر رہی تھی۔ اس نے حالیہ نتائج میں 166 نمبر حاصل کیے تھے۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ انکیتا کو اس سے بہتر نمبرات کی امید تھی۔ نمبر کم آنے کی وجہ سے انکیتا پریشان رہنے لگی تھی اور اسی ذہنی تناؤ کے سبب اس نے یہ قدم اٹھایا۔ اہل خانہ نے بتایا کہ انکیتا کی پڑھائی کے لیے گھر کے اندر الگ کمرہ بنایا گیا تھا۔ اتوار کی شام وہ اپنے کمرے میں پڑھائی کی غرض سے گئی تھی۔ کافی دیر تک جب کمرے سے کوئی آواز نہیں آئی تو والدین نے دروازہ کھولا۔ اندر کا منظر دیکھ کر سب حیران رہ گئے، کیوں کہ انکیتا پھندے سے لٹکی ہوئی تھی۔ انکیتا کو فوری نیچے اتارا گیا، لیکن تب تک اس کی موت ہوچکی تھی۔ اس معاملے کی اطلاع فوراً پولیس کو دی گئی۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ انکیتا نے ایک خودکشی نوٹ بھی چھوڑا ہے۔ مراٹھی میں لکھے گئے خودکشی نوٹ میں لکھا ہے کہ ”مجھے اتنا پیار دیا، لیکن میں آپ کی ایک خواہش بھی پوری نہیں کرسکی۔ ممی تم نے تو ہر مصیبت میں دوست بن کر میرا ساتھ دیا۔ دادا (بھائی) تم نے بھی میرا بہت ساتھ دیا۔ میری خودکشی کے لیے آپ ذمہ دار نہیں ہیں۔ آپ نے مجھے جو خوشی دی ہے، اسے میں کبھی بھی بھول نہیں سکتی۔ دادا تم ممی پاپا کا اچھے سے خیال رکھنا۔ انہیں کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دینا۔ تم بھی خوش رہو۔ مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو تو معاف کر دینا۔ میں آپ کو کوئی خوشی نہیں دے سکی۔ پہلے بھی میں نیٹ کی پڑھائی کر رہی تھی، تب بھی آپ سب نے بہت قربانی دی اور میں نے کیا کیا، آپ کی خواہش پوری نہیں کرسکی۔ اب کوئی پریشانی مت لینا۔ خوش رہو۔ آپ کی انکیتا۔“ فی الحال پولیس نے خودکشی نوٹ کی تصدیق نہیں کی ہے۔ جانچ ایجنسیاں تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے معاملے کی تحقیقات کر رہی ہیں۔ انا سانگلے کی اطلاع پر مقامی پولیس اسٹیشن میں حادثاتی موت کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور دیگر شواہد کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔ فی الحال معاملے کی تفصیلی جانچ جاری ہے۔ واقعہ کے بعد این سی پی (شرد پوار گروپ) کے رکن پارلیمنٹ نیلیش لنکے نے انکیتا کے گھر پہنچ کر اہل خانہ سے ملاقات کی اور اظہارِ تعزیت کیا۔ انہوں نے اس واقعے کے لیے حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا اور کہا کہ اگر نیٹ امتحان سے متعلق تنازعہ اور مبینہ پیپر لیک کی وقت پر غیر جانبداری سے تحقیقات کی جاتی تو شاید اس طرح کے واقعات سے بچا جا سکتا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر جانچ میں لاپروائی یا پیپر لیک کا پہلو سامنے آتا ہے تو ذمہ دار لوگوں کے خلاف غیر ارادتاً قتل کا معاملہ درج کیا جائے۔

پولیس وین روکنے والی ریا اہیر نے آن لائن ہراسانی کی شکایت درج کرائی

ممبئی: گزشتہ ہفتے ممبئی میں طلبہ کے احتجاج کے دوران پولیس وین کا راستہ روکنے کے باعث خبروں میں آنے والی ماڈل ریا اہیر نے سوشل میڈیا پر خود کو نشانہ بنائے جانے اور آن لائن ہراسانی کا الزام عائد کرتے ہوئے پولیس میں شکایت درج کرائی ہے۔ 22 جولائی کو دادر کے شیواجی پارک میں بارش کے دوران ہونے والے احتجاج کی ایک تصویر سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے پر وائرل ہوئی تھی، جس میں ریا اہیر حراست میں لیے گئے نوجوان مظاہرین کو لے جانے والی پولیس وین کے سامنے کھڑی نظر آرہی تھیں۔ سرمئی رنگ کی ہوڈی پہنے ریا اہیر کی پولیس وین کے سامنے ڈٹ کر کھڑے رہنے کی یہ تصویر ممبئی کے احتجاج کی سب سے زیادہ زیرِ بحث تصاویر میں شمار کی گئی۔ سائبر پولیس کو دی گئی شکایت میں ریا اہیر نے دعویٰ کیا ہے کہ پولیس وین روکنے والی ان کی تصویر وائرل ہونے کے بعد سوشل میڈیا پر انہیں ڈیپ فیک ویڈیوز اور نازیبا زبان کے ذریعے مسلسل نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ریا اہیر نے الزام لگایا کہ اس مہم میں ان کی کردار کشی، چھیڑ چھاڑ کی گئی تصاویر، خواتین مخالف گالی گلوچ، مجرمانہ دھمکیاں اور منصوبہ بند انداز میں آن لائن نفرت انگیز مہم شامل ہے۔ انہوں نے پولیس کو متعدد ڈیجیٹل شواہد، سوشل میڈیا اکاؤنٹس کی تفصیلات اور ان کے اسکرین شاٹس بھی فراہم کیے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ احتجاج کی تصویر منظرِ عام پر آنے کے بعد مختلف سوشل میڈیا اکاؤنٹس سے مسلسل ان کے خلاف نازیبا اور ہتک آمیز مواد پھیلایا جا رہا ہے۔

اکیس سال بعد بھی ممبئی پر سیلاب کا خطرہ برقرار

ممبئی: 26 جولائی 2005 کے تباہ کن سیلاب کو اس سال 21 سال مکمل ہوگئے ہیں، لیکن ممبئی پر سیلاب کا خطرہ آج بھی برقرار ہے۔ ڈاکٹر مادھوراؤ چتلے کمیٹی کی جانب سے کی گئی سفارشات میں سے کئی اہم اقدامات آج بھی مکمل نہیں ہوسکے ہیں۔ دوسری جانب، اس سال مانسون سے قبل ممبئی میونسپل کارپوریشن نے نالوں کی صفائی، سیلاب پر قابو پانے اور پانی جمع ہونے والے مقامات پر ضروری اقدامات کرنے کے دعوے کیے تھے، لیکن جولائی کے آغاز میں ہی موسلا دھار بارش نے شہر میں نالوں کی صفائی سے متعلق ان دعوؤں کی خامیاں ایک بار پھر اجاگر کردیں۔ پانی جمع ہونے، ٹریفک نظام درہم برہم ہونے، درخت گرنے اور حادثات کے واقعات سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ انتظامیہ کے سامنے آج بھی کئی چیلنجز موجود ہیں۔ مہا سیلاب کے بعد ریاستی حکومت نے ڈاکٹر مادھوراؤ چتلے کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کمیٹی نے میٹھی ندی کی بحالی، ندی اور نالوں پر موجود تجاوزات ہٹانے، سیلابی حدود کا تعین کرنے، بارش کے پانی کی نکاسی کے نظام کو مضبوط بنانے، پمپنگ مراکز قائم کرنے اور شہر کے ترقیاتی منصوبے میں موسمیاتی تبدیلی کو مدنظر رکھنے سمیت کئی اہم سفارشات کی تھیں۔ تاہم دو دہائیاں گزرنے کے باوجود ان سفارشات پر مکمل طور پر عمل درآمد نہیں ہوسکا ہے۔ چتلے کمیٹی نے میٹھی ندی کی بحالی پر خصوصی زور دیا تھا، لیکن اس کا کام بھی اب تک مکمل نہیں ہوسکا ہے۔ ندی کے کنارے حفاظتی دیواریں، سروس روڈ، سیوریج لائنیں اور گاد نکالنے کے کام کیے گئے ہیں، اس کے باوجود ندی میں اب بھی کئی نالوں کا گندا پانی شامل ہوتا ہے۔ ندی میں تجاوزات، گاد اور آلودگی کے مسائل برقرار رہنے کی وجہ سے موسلا دھار بارش کے دوران ندی کی پانی برداشت کرنے کی صلاحیت محدود ہوجاتی ہے اور سیلاب کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے۔ برمسٹووڈ منصوبے کے تحت بارش کے پانی کی نکاسی کا نظام بہتر بنانے کے لیے بڑے پیمانے پر کام کیے گئے ہیں۔ کئی پمپنگ مراکز شروع کیے گئے، بڑے نالوں کو چوڑا کیا گیا اور پانی نکاسی کی صلاحیت میں اضافہ کیا گیا، تاہم کئی منصوبے اب بھی نامکمل ہیں۔ ماہرین کے مطابق شہر میں بڑھتی ہوئی کنکریٹ کاری، قدرتی آبی گزرگاہوں پر تجاوزات اور موسمیاتی تبدیلی کے باعث مختصر مدت میں ہونے والی شدید بارشوں کی وجہ سے موجودہ نظام ناکافی ثابت ہورہا ہے۔ اس سال مانسون کے دوران شہر میں پانی جمع ہونے والے مقامات کی تعداد بڑھ کر 496 ہوگئی ہے، جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد 453 تھی۔ یعنی ایک سال کے دوران ایسے مقامات کی تعداد میں تقریباً 10 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ انتظامیہ نے دعویٰ کیا ہے کہ بڑے نالوں، چھوٹے نالوں، میٹھی ندی اور دیگر آبی گزرگاہوں سے گاد نکالنے کا کام مکمل کرلیا گیا ہے۔ پانی جمع ہونے والے مقامات پر اضافی پمپ، ہنگامی دستے اور کنٹرول روم تیار رکھے گئے تھے۔ تاہم جولائی کے آغاز میں ہی ممبئی میں صرف چار دنوں کے اندر ماہانہ اوسط بارش کا تقریباً 74 سے 80 فیصد پانی برس گیا، جس کے نتیجے میں شہر کے کئی نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہوگیا۔ اندھیری، سائن، کرلا، دھاراوی، ملن سب وے، ہندماتا، دادر، ساکی ناکہ، وکرولی اور دیگر کئی علاقوں میں ٹریفک نظام درہم برہم ہوگیا۔ چاندیولی میں کھلے مین ہول میں گرنے سے ایک شخص کی موت ہوگئی۔ چیمبور حادثے میں درخت گرنے سے ایک معصوم بچے کی موت ہوگئی، جبکہ کئی افراد زخمی ہوئے۔

میونسپل کارپوریشن کی طویل مدتی منصوبہ بندی پر سوالیہ نشان

میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کے کاموں کے معیار اور طویل مدتی منصوبہ بندی پر سوالیہ نشان کھڑا ہورہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چتلے کمیٹی کی سفارشات پر موثر طریقے سے عمل درآمد کرنے کے ساتھ ساتھ طویل مدتی آبی انتظامی پالیسی نافذ کرنا بھی ضروری ہے۔

بھیونڈی میں جدید فش مارکیٹ کھولنے کے مطالبے پر خواتین مچھلی فروش ڈٹ گئیں، میئر کی مداخلت سے مسئلے کا حل نکل آیا

بھیونڈی: بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کی جانب سے تقریباً 50 لاکھ روپے کی لاگت سے جدید طرز پر تعمیر ومرمت کی گئی فش مارکیٹ عمارت تیار ہونے کے باوجود اسے فروخت کے لیے شروع نہ کیے جانے پر پیر کے روز بڑی تعداد میں خواتین مچھلی فروشوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ خواتین کا الزام ہے کہ میونسپل انتظامیہ ان پر ایک سالہ کرایہ معاہدے کے تحت دکانیں لینے کا دباؤ ڈال رہی تھی، جبکہ وہ روزانہ کرایہ ادا کر کے کاروبار کرنے کی خواہاں ہیں۔ اپنے مطالبات کے سلسلے میں خواتین مچھلی فروشوں کا ایک وفد میئر نارائن چودھری سے ملا اور انہیں اپنی مشکلات سے آگاہ کیا۔ خواتین نے بتایا کہ نئی مارکیٹ مکمل طور پر تیار ہونے کے باوجود انہیں سڑک کنارے بیٹھ کر مچھلی فروخت کرنا پڑ رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے ان کا سامان ضبط کیے جانے کے باعث ان کے روزگار پر منفی اثر پڑا ہے۔ خواتین فروشوں کے مطابق سابق رکنِ پارلیمنٹ سریش ٹاورے کے دور میں فش مارکیٹ تعمیر کی گئی تھی۔ بعد ازاں عمارت خستہ حال ہونے پر میونسپل کارپوریشن نے اس کی ازسرِنو تعمیر ومرمت کرائی، لیکن کام مکمل ہونے کے باوجود مارکیٹ کو عوامی استعمال کے لیے شروع نہیں کیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ روزانہ کمائی کر کے اپنے خاندان کی کفالت کرنے والے چھوٹے کاروباریوں کے لیے سالانہ کرایہ معاہدہ عملی طور پر ممکن نہیں ہے۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے میئر نارائن چودھری نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ خواتین مچھلی فروشوں کو روزانہ کرایہ کی رسید کی بنیاد پر جدید فش مارکیٹ میں کاروبار کرنے کی اجازت دی جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ روزانہ کی فیس وصول کرتے ہوئے مارکیٹ کو فوری طور پر فعال بنایا جائے اور غیر ضروری تاخیر سے گریز کیا جائے۔

میئر کی ہدایت کے بعد منگل سے خواتین مچھلی فروشوں کو جدید فش مارکیٹ میں کاروبار کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ اس فیصلے پر خواتین فروشوں نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے میئر کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ اب وہ بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا روزگار جاری رکھ سکیں گی۔

روہت پوار کا ایم پی ایس سی ڈرگ انسپکٹر امتحان میں پرچہ لیک کا دعویٰ

حکومت کو 10 دن کا الٹی میٹم، ایم پی ایس سی نے شکایت کی صداقت اور ای میلز کی تحقیقات شروع کردیں

ممبئی (یو این آئی) نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار دھڑا) کے رکن اسمبلی روہت پوار نے مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (ایم پی ایس سی) کے ڈرگ انسپکٹر بھرتی امتحان میں مبینہ پرچہ لیک کا سنگین الزام عائد کرتے ہوئے حکومت کو 10 دن کے اندر کارروائی کا الٹی میٹم دیا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر مقررہ مدت میں ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی نہ کی گئی تو پونے، ممبئی اور ریاست کے دیگر حصوں میں بڑے پیمانے پر احتجاج کیا جائے گا۔ ممبئی میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس، جس کا عنوان ”مہاراشٹر میں پرچہ لیک کا سیاہ باب“ رکھا گیا تھا، میں روہت پوار نے ڈیجیٹل شواہد پیش کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس واقعے سے ایم پی ایس سی کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچا ہے اور ہزاروں امیدواروں کے مستقبل کے ساتھ ساتھ عوامی صحت بھی متاثر ہوسکتی ہے۔ روہت پوار کے مطابق ڈرگ انسپکٹر کا امتحان 22 مارچ 2026 کو منعقد ہوا تھا، لیکن امتحان سے دو روز قبل، یعنی 20 مارچ کو، سوالیہ پرچے کا تقریباً 90 فیصد حصہ ننددربار کی کوٹلیہ اکیڈمی کے چند منتخب طلبہ کو واٹس ایپ کے ذریعے بھیج دیا گیا تھا۔ ان کے مطابق سوالات اور جوابات واٹس ایپ پر بھیجنے کے چند منٹ بعد ”ڈیلیٹ فار آل“ کردیے گئے، تاہم ایک طالب علم نے بروقت فائلیں ڈاؤن لوڈ کر کے انہیں دوسرے طالب علم کو بھیج دیا، جس کے باعث اس کا ڈیجیٹل ریکارڈ محفوظ رہا۔ روہت پوار نے کہا کہ ڈرگ انسپکٹروں کی ذمہ داری ادویات کے معیار کی نگرانی اور مہلک واقعات کی تحقیقات کرنا ہوتی ہے۔ انہوں نے حالیہ زہریلے کھانسی کے شربت کے واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی شخص پرچہ خرید کر سرکاری ملازمت حاصل کرے گا تو اس کی اولین ترجیح عوامی صحت کا تحفظ نہیں بلکہ رشوت کی رقم وصول کرنا ہوگی۔ انہوں نے ایم پی ایس سی کی اعلیٰ قیادت کے کردار پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے آن لائن امتحانی نظام پر تحفظات ظاہر کیے اور مطالبہ کیا کہ بھرتی کے امتحانات دوبارہ آف لائن طریقے سے منعقد کیے جائیں۔ روہت پوار نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں، متعلقہ اکیڈمیوں کا فارنسک آڈٹ کیا جائے اور اس مبینہ پرچہ لیک ریکیٹ کے اصل ذمہ داروں کو بے نقاب کیا جائے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر 10 دن کے اندر اس منظم بدعنوانی کا پردہ فاش نہ کیا گیا تو ان کی جماعت ریاست گیر احتجاج شروع کرے گی۔ دوسری جانب مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن نے کہا ہے کہ وہ اس امکان کی بھی تحقیقات کر رہا ہے کہ ڈرگ انسپکٹر بھرتی امتحان میں پرچہ لیک کی شکایت شاید دوبارہ امتحان کرانے کے مقصد سے جان بوجھ کر تیار کی گئی ہو۔ ایم پی ایس سی ذرائع کے مطابق ڈرگ انسپکٹر کا آف لائن امتحان 22 مارچ کو منعقد ہوا، 12 جون کو نتائج جاری کیے گئے، یکم جولائی سے 21 جولائی تک انٹرویوز ہوئے اور 22 جولائی کو حتمی انتخابی فہرست شائع کی گئی۔

دھرمیندر پردھان کو 15-20 دن پہلے استعفیٰ دے دینا چاہیے تھا: چھگن بھجبل

ممبئی: مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ اور طلباء کے حالیہ مظاہروں پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مہاراشٹر کے وزیر چھگن بھجبل نے کہا کہ اگر یہ فیصلہ پہلے کرلیا جاتا تو ملک بھر میں اس طرح کے وسیع کشیدگی سے بچا جاسکتا تھا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ عوامی عدم اطمینان کو دور کرنے کے لیے مکالمہ اور لوگوں کو سننا بہت ضروری ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ، چھگن بھجبل این سی پی (اجیت پوار دھڑے) کے ایک سینئر لیڈر ہیں- جو مہاراشٹر کی مہایوتی حکومت میں ایک حلیف ہیں- اور دیویندر فڑنویس کے ساتھ وزیر کے طور پر کام کرتے ہیں۔ وہ پچھلی مہایوتی حکومت میں بھی وزارتی عہدہ پر فائز تھے۔ بھجبل نے میڈیا کو بتایا کہ اگر استعفیٰ جلد ہوجاتا تو پیدا ہونے والی کشیدہ صورتحال کو ٹالا جاسکتا تھا۔ انہوں نے ریمارکس دیے کہ اگر ہفتہ کو دیا گیا استعفیٰ 15-20 دن پہلے ہوتا تو حالات مختلف ہوتے۔ سونم وانگچک کو 26 دن کا روزہ رکھنا پڑا، اور ان واقعات کے حوالے سے عوام کا غصہ صاف ظاہر تھا۔ بھجبل نے کہا کہ یہ مسئلہ دہلی کے جنتر منتر تک محدود نہیں ہے۔ اس سبق کا اطلاق صرف وہاں پر نہیں ہوتا بلکہ ناسک، مہاراشٹر اور پوری قوم پر ہوتا ہے۔ لوگوں کے تحفظات کو سنا جائے اور ان کے ساتھ مسلسل بات چیت کی جائے۔ دھرمیندر پردھان نے 25 جولائی کو استعفیٰ دے دیا تھا، لیکن بہتر ہوتا اگر وہ 20-15 دن پہلے ایسا کرتے۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ سینئر لیڈروں کو بات چیت میں شامل ہونے کے لیے جنتر منتر کا دورہ کرنا چاہیے تھا۔ سونم وانگچک کو 26 دن تک بھوک ہڑتال پر رہنا پڑا۔ ان واقعات سے عوام میں غصہ اور ناراضگی پھیلی ہوئی ہے۔

خبرِ غم

مرحومہ رضیہ بنت مرحوم مولوی شیخ جعفر کی تدفین عمل میں آگئی

ممبئی: مرحومہ رضیہ بنت مرحوم مولوی شیخ جعفر، زوجہ مرحوم شیخ رضا حسین اور والدہ شیخ نواز، کی تدفین پیر 27 جولائی کو شام 5 بجے رحمت آباد قبرستان، مازگاؤں، ممبئی میں عمل میں آئی۔ اس موقع پر اہل خانہ، عزیز واقارب اور مومنین کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لیے دعائیں کیں۔ سوگوار خاندان نے مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لیے سورۂ فاتحہ اور صدقہ کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عنایت فرمائے۔ آمین۔

خام تیل کی قیمتوں میں کمی سے روپیہ 54 پیسے مضبوط

ممبئی: عالمی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں کمی کے باعث پیر کے روز ہندوستانی روپیہ 54 پیسے مضبوط ہوا اور کاروبار کے اختتام پر ایک امریکی ڈالر کی قیمت 95.99 روپے رہی۔ امریکہ کی جانب سے ایران پر حملے روکنے کے اعلان کے بعد بین الاقوامی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں نمایاں کمی آئی۔ لندن برینٹ کروڈ فیوچر تقریباً 6.5 فیصد گر کر 90.50 ڈالر فی بیرل پر آ گیا، جس سے روپے کو تقویت ملی۔

Anjuman-I-Islam's
M. H. SABOO SIDDIK POLYTECHNIC
D.T.E. CODE 3026
(Government of Maharashtra Aided Institution)
Approved by A.I.C.T.E. New Delhi, D.T.E. (M.S.) & Affiliated to M.S.B.T.E.
8, Saboo Siddik Polytechnic Road, Byculla, Mumbai - 400008. Tel: (O) 2308 4881 / 82
Email: principal@mhssp.ac.in Website: www.mhssp.ac.in

ADMISSION NOTIFICATION 2026-27

POST SSC & DIRECT SECOND YEAR DIPLOMA COURSES IN ENGINEERING

Applications are invited for admission to First Year & Direct Second Year Diploma (Aided & Un-Aided) Courses **Against Vacant Seats for CAP & NON CAP** if any and for **20% Institute Level Quota** (for First Year Full Time Dilpoma Un-Aided Courses only).

Sr. No.	Courses	Aided / Un-Aided	Intake Capacity	Institute Level Quota 20%
1	CIVIL ENGINEERING (CE)	Aided	60	-
2	MECHANICAL ENGINEERING (ME)	Aided	60	-
3	ELECTRICAL ENGINEERING (EE)	Aided	60	-
4	COMPUTER ENGINEERING (CO)	Aided	60	-
5	MECHANICAL ENGINEERING (ME)	Un-Aided	60	12
6	ELECTRONICS & TELECOMM. ENGG. (EJ)	Un-Aided	60	12
7	INFORMATION TECHNOLOGY (IF)	Un-Aided	60	12
8	COMPUTER ENGINEERING (CO)	Un-Aided	60	12
9	ARTIFICIAL INTELLIGENCE & MACHINE LEARNING (AN)	Un-Aided	60	12
10	CIVIL ENGINEERING (WORKING PROFESSIONAL - DSD)*	Un-Aided	30	06
11	MECHANICAL ENGINEERING (WORKING PROFESSIONAL - DSD)*	Un-Aided	30	06
12	ELECTRICAL ENGINEERING (WORKING PROFESSIONAL - DSD)*	Un-Aided	30	06
13	INTERIOR DESIGNING & DECORATION (IDD)	Un-Aided	80	16

Note:-
1. Only those candidates who have filled, verified & confirmed documents at facilitation Centers shall be eligible for admission for all types of seats / quota (except IDD).
2. Candidates are required to fill Registration Form at our Institute for against CAP/ 20% Institute Level Quota. Last date for sale & acceptance of application form will be 07th August, 2026.
3. Refer the admission schedule & notification for First Year and Direct Second Year on DTE / Institute Website www.dte.maharashtra.gov.in / www.mhssp.ac.in
4. Interior Designing & Decoration (IDD) Non-AICTE Course, admissions are OFFLINE and have to be applied at Institute only up to 05th August, 2026.
5. All admission and eligibility will be as per the rules / norms of DTE.

Dr. Zahir I. Kazi
(Padma Awardee 2024) Hon. President Anjuman-I-Islam

ہر جائز شکایت کا غیر جانبدارانہ اور بروقت ازالہ کیا جائے گا: یوگی

لکھنؤ: (یو این آئی) اترپردیش کے وزیرِ اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کی صبح منعقدہ جنتا درشن پروگرام میں مختلف اضلاع سے آئے لوگوں کی شکایات سنیں اور انہیں یقین دلایا کہ ہر جائز مسئلے کا جلد، غیر جانبدارانہ اور مقررہ مدت کے اندر حل کیا جائے گا۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ ہر شکایت کو سنجیدگی سے نمٹایا جائے اور کسی بھی مستحق شخص کو انصاف ملنے میں تاخیر نہ ہو۔ جنتا درشن کے دوران وزیرِ اعلیٰ نے ہر درخواست گزار سے الگ الگ ملاقات کی، ان کی درخواستیں وصول کیں اور متعلقہ معاملات کی تفصیلات معلوم کیں۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ عوام کسی قسم کی فکر نہ کریں، حکومت ہر جائز مسئلے کا منصفانہ حل یقینی بنانے کے لیے پوری طرح پُرعزم ہے۔ انہوں نے موقع پر موجود انتظامی اور پولیس حکام کو ہدایت دی کہ تمام شکایات کا مقررہ وقت کے اندر ازالہ کیا جائے اور مختلف معاملات سے متعلق درخواستوں کو متعلقہ محکموں کو بھیج کر مؤثر کارروائی یقینی بنائی جائے۔ جرائم اور زمینوں پر غیر قانونی قبضوں سے متعلق شکایات پر وزیرِ اعلیٰ نے پولیس حکام کو سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ اسی طرح سنگین بیماریوں کے علاج کے لیے مالی امداد کے خواہش مند افراد کے معاملات میں اسپتالوں سے علاج کے اخراجات کا تخمینہ جلد از جلد حاصل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ جیسے ہی علاج کے اخراجات کا تخمینہ موصول ہوگا، حکومت کی جانب سے ضروری مالی امداد فراہم کر دی جائے گی۔ جنتا درشن میں اپنے والدین کے ساتھ آنے والے بچوں سے بھی وزیرِ اعلیٰ نے خوش دلی سے گفتگو کی۔ انہوں نے بچوں سے ان کی تعلیم، دلچسپیوں اور مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں پوچھا اور انہیں چاکلیٹ دے کر دعائیں دیں۔ وزیرِ اعلیٰ نے بچوں کو نصیحت کی کہ وہ دل لگا کر تعلیم حاصل کریں اور ساتھ ہی کھیل، موسیقی، فنونِ لطیفہ اور ڈرامے جیسی سرگرمیوں میں بھی حصہ لے کر اپنی صلاحیتوں کو نکھاریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوامی شکایات کے ازالے کے نظام کے ذریعے عام لوگوں کے مسائل کا فوری، شفاف اور مؤثر حل یقینی بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔

لکھنؤ: وزیرِ اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنے سرکاری بنگلے پر جنتا درشن میں آئے فریادیوں سے ان کے مسائل سنے۔

وزیرِ اعلیٰ غیر قانونی مکان کا نقشہ پاس کرانے جا رہے ہیں یا بلڈوزر چلانے؟: اکھلیش کا طنز

لکھنؤ: (پی این ایس) اکھلیش یادو نے اپنے آفیشل ایکس اکاؤنٹ پر وزیرِ اعلیٰ کے ایک مجوزہ دورے سے متعلق سوال اٹھاتے ہوئے لکھا، ''کیا گرین بیلٹ میں بنے کسی شخص کے غیر قانونی گھر کا نقشہ دیکھے بغیر ہی وزیرِ اعلیٰ جی کا وہاں جانے کا پروگرام بنا ہے، یا وہ نقشہ پاس کرانے جا رہے ہیں؟ بلڈوزر ساتھ ہے یا...؟'' اکھلیش یادو کا یہ تبصرہ حکومت کی بلڈوزر کارروائیوں اور مبینہ دوہرے معیار پر طنز کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ان کے اس بیان کے بعد سیاسی حلقوں میں نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ حکومت قانون کے نفاذ میں یکساں رویہ اختیار نہیں کر رہی، جبکہ حکمراں جماعت مسلسل غیر قانونی تعمیرات کے خلاف کارروائی کو قانون کی حکمرانی قرار دیتی رہی ہے۔ اکھلیش یادو نے اپنی پوسٹ کے ذریعے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ اگر کسی بااثر شخصیت کی عمارت گرین بیلٹ میں تعمیر ہوئی ہے تو کیا اس کے خلاف بھی وہی کارروائی ہوگی، جو عام لوگوں یا اپوزیشن سے وابستہ افراد کے خلاف کی جاتی ہے، یا پھر اس معاملے میں نرمی برتی جائے گی۔ یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب رام پور میں سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کی محمد علی جوہر یونیورسٹی سے متعلق معاملہ بھی ایک بار پھر سرخیوں میں ہے۔ حال ہی میں متعلقہ حکام نے یونیورسٹی کی بعض عمارتوں کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے انہیں منہدم کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔

انتظامیہ کا مؤقف ہے کہ یہ کارروائی عدالتی اور قانونی عمل کے تحت کی جا رہی ہے، جبکہ سماجوادی پارٹی اسے سیاسی انتقام اور اپوزیشن کو نشانہ بنانے کی کارروائی قرار دے رہی ہے۔ محمد علی جوہر یونیورسٹی کا معاملہ گزشتہ کئی برسوں سے مختلف قانونی تنازعات کا حصہ رہا ہے۔ زمین کے استعمال، تعمیراتی ضابطوں اور دیگر معاملات کو لے کر متعدد تحقیقات اور عدالتی کارروائیاں جاری رہی ہیں، جن کے بعد اب بعض عمارتوں کو گرانے کی ہدایات سامنے آئی ہیں۔ اکھلیش یادو کی تازہ پوسٹ نے ایک بار پھر اترپردیش میں بلڈوزر سیاست، غیر قانونی تعمیرات اور قانون کے یکساں نفاذ پر سیاسی بحث کو تیز کر دیا ہے۔ اب یہ دیکھنا دلچسپی کا باعث ہوگا کہ ریاستی حکومت اپوزیشن کے ان الزامات کا کیا جواب دیتی ہے اور آیا یہ معاملہ آنے والے دنوں میں مزید سیاسی رنگ اختیار کرتا ہے یا نہیں۔

پرائیویٹ کلینک میں انجکشن لگوانے کے بعد نابالغ لڑکی کی موت

امبیڈکرنگر: (پی این ایس) اترپردیش میں میڈیکل اسٹور کی آڑ میں کام کرنے والے کلینک میں انجکشن لگوانے کے بعد ایک نوعمر لڑکی کی طبیعت بگڑ گئی۔ اسے تشویشناک حالت میں ضلع اسپتال لے جایا گیا۔ معائنہ کے بعد ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ لواحقین نے میڈیکل اسٹور اور کلینک آپریٹر پر لاپرواہی کا الزام لگاتے ہوئے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اکبرپور علاقے کے بردھا بھیورا گاؤں کے رہنے والے جتیندر کے مطابق، ان کی بیٹی گرما (13) کو پیر کی صبح پیٹ میں درد ہوا۔ وہ اسے بی کے میڈیکل اسٹور کے احاطے میں واقع کلینک لے گیا۔

اسدالدین اویسی سے یوپی میں اتحاد کرے گی سماجوادی پارٹی؟

لکھنؤ: (پی این ایس) اترپردیش اسمبلی الیکشن سے متعلق آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے لیڈر اسدالدین اویسی نے سماجوادی پارٹی کے ساتھ اتحاد کے لئے ہاتھ بڑھایا ہے، جس کے بعد ریاست میں سیاسی ہلچل تیز ہوگئی ہیں۔ سماجوادی پارٹی-کانگریس جہاں ان پر بی جے پی کی بی ٹیم ہونے کا الزام لگا رہی ہیں تو وہیں اب اس موضوع پر سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کا بھی ردعمل آیا ہے۔ ایم آئی ایم آئی ایم کے لیڈر اسدالدین اویسی کی پیشکش سے متعلق جب سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو سے سوال کیا گیا تو انہوں نے اس پر بہت محتاط ہوکر جواب دیا ہے۔ اکھلیش یادو نے اویسی کے سوال پر کہا کہ ''یوپی میں ابھی الیکشن دور ہیں۔ ابھی لوک سبھا میں ہم سب لوگ ایک ساتھ ہیں۔'' وہیں دوسری طرف، گھوسی سیٹ

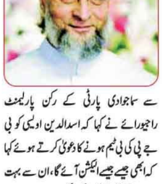

سے سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ راجیو رائے نے کہا کہ اسدالدین اویسی کو بی جے پی کی بی ٹیم ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ ابھی جیسے جیسے الیکشن آئے گا، ان سے بہت ساری باتیں کہلوائی جائیں گی اور وہ بہت ساری باتیں کہیں گے۔'' انڈیا الائنس میں سماجوادی پارٹی کی اتحادی کانگریس کی طرف سے بھی یوپی میں اے آئی ایم آئی ایم سے اتحاد سے متعلق سخت ردعمل دیکھنے کو ملا ہے۔ کانگریس کے قومی ترجمان سریندر راجپوت نے کہا ''اسدالدین اویسی صاحب ماتھے (پیشانی) پر بندوق لگا کر اتحاد نہیں ہوتا ہے۔ آپ صرف اور صرف مسلمانوں کی بات کرتے ہیں اور بی جے پی صرف اور صرف ہندوؤں کی بات کرتی ہے، دونوں ہی پارٹیاں ملک سے غداری جیسا کام کرتی ہیں، کیونکہ دونوں ہندوستانیوں کی بات نہیں کرتی ہیں۔'' کانگریس ترجمان نے کہا کہ اتحاد جو لوگ یہاں کی عوام کو ہندوستانی سمجھتے ہیں۔ ہندو-مسلمان نہیں سمجھتے، ان کا ہوتا ہے، جس طرح سے آپ اکھلیش یادو اور کانگریس کے خلاف دھمکی آمیز الفاظ کا استعمال کرتے ہیں، اس دھمکی آمیز زبان کے بعد کہتے ہیں کہ ہمیں اتحاد کرنا ہے، وہ کسی بھی پارٹی کو قبول نہیں ہے۔ آپ جائیے، بی جے پی کے ساتھ اتحاد کر لیجئے۔ قابل ذکر ہے کہ اسدالدین اویسی نے گزشتہ 10 دنوں میں دوسری بار سماجوادی پارٹی کے ساتھ اتحاد کی کھلی پیشکش کی ہے۔ اویسی نے کہا کہ ان کی پارٹی کا صرف ایک ہی ہدف ہے بی جے پی کو یوپی کے اقتدار سے روکنا۔ ہم اس کے لئے پوری طرح تیار ہیں اور یہ آپسی بات چیت کے لئے بالکل صحیح وقت ہے۔

محض سات سال کے بیٹے کا معذور باپ پر کلہاڑی سے حملہ

گونڈہ: (پی این ایس) اترپردیش کے گونڈہ ضلع سے رشتوں کو لہولہان کرنے والا معاملہ سامنے آیا ہے۔ دیہات کوتوالی علاقے کے ایک گاؤں میں سات سالہ لڑکے نے اپنے معذور باپ کو جموں جانے کی اجازت نہ دینے پر کلہاڑی سے حملہ کر دیا۔ شدید زخمی والد کا میڈیکل کالج میں علاج چل رہا ہے۔ اتوار کی دوپہر گھر سے کلہاڑی لانے والے بیٹے نے اپنے والد پر حملہ کر دیا جو کھیت میں آم کے درخت کے نیچے آرام کر رہے تھے۔ چیخ و پکار سن کر کھیتوں میں کام کرنے والے دیہاتی موقع پر پہنچ گئے اور بچے کے ہاتھ سے کلہاڑی چھین لی۔ اہل خانہ زخمی شخص کو میڈیکل کالج لے گئے۔ اطلاعات کے مطابق بچے کے والد کا بھائی اور اس کی بیوی جموں میں مزدوری کرتے ہیں۔ بیٹے نے ان کے ساتھ جموں جانے پر اصرار کیا، لیکن اس کے والد نے انکار کر دیا۔ اس سے ناراض ہو کر اس پر حملہ کر دیا۔ دیہی پولیس انسپکٹر شمشیر بہادر سنگھ نے بتایا کہ معاملے کی تحقیقات کی جائے گی اور مزید کارروائی کی جائے گی۔ گونڈا کے باسیا چائن گاؤں میں پیش آنے والا واقعہ صرف ایک مجرمانہ واقعہ نہیں ہے بلکہ یہ خاندانی رشتوں کی ٹوٹ پھوٹ اور بدلتے ہوئے سماجی ماحول کی کہانی بھی ہے۔

یوپی کے 50 سے زائد اضلاع میں بارش کا الرٹ

لکھنؤ: (پی این ایس) محکمہ موسمیات نے پیر کو 50 اضلاع میں بھاری بارش اور آسمانی بجلی گرنے کی وارننگ جاری کی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق، خلیج بنگال میں بننے والے کم دباؤ کے علاقے کی وجہ سے مانسون اترپردیش میں دوبارہ متحرک ہوگیا ہے۔ اس کے نتیجے میں ریاست میں اگلے تین سے چار دنوں تک موسلا دھار بارش ہوگی اور 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلیں گی۔ بعض علاقوں میں گرج چمک اور بجلی گرنے کا امکان ہے۔ اترپردیش کے چار اضلاع بہرائچ، لکھیم پور کھیری، مظفرنگر اور پیلی بھیت میں بارش کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ آسمانی بجلی اور تیز ہوائیں متوقع ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ریاست کے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ آسمانی بجلی گرنے کے دوران غیر ضروری باہر نکلنے سے گریز کریں۔ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اترپردیش کے دونوں ڈویژنوں میں موسم معمول پر رہا۔ صبح 8 بجے سے شام 5 بجے کے درمیان سب سے زیادہ 15 ملی میٹر بارش اورائی ضلع میں ریکارڈ کی گئی۔ مزید برآں، زیادہ تر اضلاع میں ہلکی اور کچھ درمیانی بارش ہوئی۔ بیشتر علاقوں میں موسم خشک رہا۔ اس دوران کانپور میں پیر کی دوپہر کو زبردست بارش ہوئی۔ ضلع میں موسم نے ایک اور یوٹرن لے لیا۔ صبح کے وقت کئی گھنٹوں کی امس کے بعد تیز ہواؤں کے ساتھ بارش شروع ہوگئی۔ شہر کے کئی علاقوں میں پانی جمع ہوگیا۔ مندرجہ ذیل اضلاع کے لیے بھاری بارش کا الرٹ جاری کیا گیا ہے: بہرائچ، لکھیم پور کھیری، سون بھدرا، مرزا پور، چندولی، وارانسی، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، گونڈا، بلرام پور، شراوستی، سیتاپور، ہردوئی، رام پور، بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور اور بہنگہ کے اطراف کے علاقے شامل ہیں۔ مندرجہ ذیل اضلاع میں گرج چمک اور گرج چمک کا الرٹ جاری کیا گیا ہے: باندہ، چترکوٹ، کوشامبی، پریاگ راج، فتح پور، پرتاپ گڑھ، سون بھدر، مرزاپور، چندولی، وارانسی، سنت روی داس نگر، جونپور، غازی پور، اعظم گڑھ، مؤ، بلیا، دیوریا، گورکھپور، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، گونڈہ، بلرام پور، شراوستی، بہرائچ، لکھیم پور کھیری، سیتاپور، ہردوئی، فرخ آباد، لکھنؤ، بارہ بنکی، رائے بریلی، امیٹھی، سلطان پور، ایودھیا، امبیڈکر نگر، کاس گنج، بجنور، امروہہ، شاہ جہاں پور، سنبھل، بدایوں اور آس پاس کے علاقے شامل ہیں۔

جوہر یونیورسٹی معاملہ: طلباء کے ساتھ دھرنے پر بیٹھیں تزئین فاطمہ

رام پور: (پی این ایس) مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کا تنازعہ مزید گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی جانب سے یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کے حکم کے بعد، طلباء یونیورسٹی کے مین گیٹ پر دھرنا دے رہے ہیں۔ اس کے جواب میں سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری محمد اعظم خان کی اہلیہ اور راجیہ سبھا کے سابق رکن ڈاکٹر تزئین فاطمہ پیر کو جوہر یونیورسٹی پہنچیں تاکہ طلباء کی حمایت کی جا سکے۔ وہ طلباء کے ساتھ احتجاج پر بیٹھی، انہدام کے حکم کے خلاف احتجاج اور طلباء کی تحریک کی حمایت کا اظہار کیا۔ بعد ازاں انہوں نے پریس کانفرنس کی۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر فاطمہ نے کہا کہ یہ جدوجہد طلبہ کے مستقبل کے لیے ہے۔ اسے یونیورسٹی میں داخلے کا موقع نہیں دیا گیا۔ انتظامیہ کارروائی کر رہی ہے۔ تاہم رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے حکم کو عدالت میں چیلنج کیا گیا ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ طلباء کو انصاف ملے گا۔ تاہم انہوں نے اپنے مطالبات تسلیم ہونے تک احتجاج جاری رکھنے کا عزم کیا۔ ڈاکٹر تزئین

فاطمہ نے کہا کہ انتظامیہ کے اقدامات طلباء کے مستقبل کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ یونیورسٹی طلبہ کے لیے قائم کی گئی تھی اور اس کا تعلق طلبہ سے ہے۔ ڈولپمنٹ اتھارٹی غیر ضروری مداخلت نہ کرے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ عدالت ایک مثبت فیصلہ سنائے گی جس سے جوہر یونیورسٹی اور طلباء کے مستقبل کی راہ ہموار ہوگی۔ بعد ازاں ڈاکٹر تنظیم فاطمہ نے پریس کانفرنس میں کئی اہم امور پر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی شروع سے ہی یونیورسٹی کے ساتھ کھڑی ہے۔ قومی صدر اکھلیش یادو جلد ہی رامپور کا دورہ کریں گے اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے ان سے رابطہ کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ کچھ میڈیا اداروں نے ان کے بیان کو توڑ مروڑ کر پیش کیا تھا لیکن ان کا مقصد صرف یہ تھا کہ پارٹی کارکن کی حیثیت سے وہ اپنے قومی صدر کو اعلیٰ عہدے پر دیکھنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کے ایک وفد نے پہلے ہی رام پور کا دورہ کیا تھا اور طلباء کے احتجاج کی مکمل حمایت کی تھی۔ اس نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ عدالت کا فیصلہ یونیورسٹی کے حق میں ہوگا، کیونکہ وہ سمجھتی ہیں کہ سچ ان کے حق میں ہے۔ تاہم اگر فیصلہ ان کے حق میں نہیں آیا تو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ بھی اس مسئلے کو حل کریں گے۔

پنچایت سکریٹری نے ڈانسر کے ساتھ کیا ڈانس، جانچ کا حکم

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنو میں پنچایت ویب سیریز کے سکریٹری جی تو آپ کو یاد ہوں گے۔ لیکن لکھنؤ میں پنچایت سکریٹری نے سنگین ارتکاب کیا۔ معاملہ مال ترقیاتی بلاک کا ہے۔ یہاں تعینات پنچایت سکریٹری سدگرو پرساد کا ایک ویڈیو سامنے آیا ہے جس میں وہ کسی پارٹی میں رقاصہ کے ساتھ جھوم رہے تھے۔ ویڈیو کے بیک گراؤنڈ میں ''زندگی امتحان لیتی ہے اور لوگون کی جان لیتی ہے۔ گانا بج رہا تھا اور پنچایت سکریٹری ہنستے اور نشے میں دھت دکھائی دے رہے تھے۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ سکریٹری شراب کے نشے میں رقص کر رہے تھے۔ کسی بھی سرکاری ملازم کو اس طرح علاقے کا ماحول خراب نہیں کرنا چاہئے۔ وہیں اس ویڈیو کے بارے میں پنچایت سکریٹری سدگرو پرساد سے فون پر بات کی گئی تو انھوں نے کہا کہ یہ ویڈیو پرانا ہے اور لوگ اسے توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس پورے معاملے کی بلاک ڈیولپمنٹ افسر نے جانچ کے احکامات دے دئے ہیں۔ سدگرو پرساد پچھلے تین سالوں سے مال ڈیولپمنٹ بلاک میں تعینات ہیں۔ وہ نبی پناہ، چیونٹی، سیداپور، اور حسن پور گرام پنچایتوں کے انچارج ہیں۔ اس سے پہلے سدگرو پرساد سات سال تک ملیح آباد میں تعینات تھے۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ ان کا ایک ویڈیو پہلے بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہوا تھا، لیکن اس وقت کوئی موثر کارروائی نہیں کی گئی تھی۔ کچھ لوگوں نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ پنچایت سکریٹری کو اکثر نجی تقریبات میں رقص کرتے دیکھا جاسکتا ہے۔ وہ کافی عرصے سے اس ترقیاتی بلاک میں تعینات ہیں۔ ایسے میں ان کے کام کی بھی جانچ کرائی جانی چاہئے۔ وہیں مال کی بی ڈی او سرجنا شکلا نے کہا کہ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو کا نوٹس لیا گیا ہے۔ معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ اگر تحقیقات میں کسی بے ضابطگی کی تصدیق ہوئی تو متعلقہ پنچایت سکریٹری کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔

لکھنؤ: سابق ریاستی وزیر سوامی پرساد موریہ نے محمد علی جوہر یونیورسٹی کی حمایت میں دارالشفاء سے ودھان سبھا تک احتجاجی مارچ کیا۔

جوہر یونیورسٹی نہیں بچی تو دنیا ہمیں معاف نہیں کرے گی: موریہ

لکھنؤ: (پی این ایس) رام پور میں محمد علی جوہر یونیورسٹی کے خلاف مجوزہ کارروائی کو لے کر اترپردیش کی سیاست گرم ہوگئی ہے۔ پیر کو جنتا پارٹی کے قومی صدر سوامی پرساد موریہ جوہر یونیورسٹی کے تحفظ اور ریاست میں بند سرکاری اسکولوں کو دوبارہ کھولنے کا مطالبہ کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے۔ سوامی پرساد موریہ، جو سینکڑوں حامیوں کے ساتھ دارالشفاء سے اسمبلی کی طرف مارچ کر رہے تھے، پولیس نے حضرت گنج میں راشٹریہ لوک دل (آر ایل ڈی) کے دفتر کے باہر رکاوٹیں کھڑی کر کے روک دیا۔ اس احتجاج کے دوران سوامی پرساد موریہ نے یوگی حکومت پر تعلیمی اداروں کو نشانہ بنانے کا الزام لگاتے ہوئے اس پر سخت حملہ کیا۔ احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے سوامی پرساد موریہ نے کہا کہ موجودہ حکومت مسلسل اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کو نشانہ بنا رہی ہے جس سے لاکھوں طلبہ کا مستقبل متاثر ہو رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اترپردیش حکومت رام پور کی محمد علی جوہر یونیورسٹی کو تباہ کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جس طرح نالندہ اور تکشیلا یونیورسٹیوں کو تباہ کرنے والوں پر آج بھی تنقید کی جاتی ہے اسی طرح جوہر یونیورسٹی کو نقصان پہنچانے والوں کو تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔ سوامی پرساد موریہ نے دعویٰ کیا کہ ریاست میں تقریباً 1.15 لاکھ سرکاری اسکول بند کر دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت غریب اور کمزور بچوں کو تعلیم سے محروم کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تمام بند سرکاری اسکولوں کو دوبارہ کھولا جائے اور جوہر یونیورسٹی سے متعلق تمام مسماری کے احکامات واپس لیے جائیں۔ احتجاج کے دوران پولیس نے سوامی پرساد موریہ اور ان کے حامیوں کو آر ایل ڈی کے دفتر کے باہر رکاوٹیں کھڑی کر کے اسمبلی کی طرف بڑھنے سے روک دیا۔ اس کے باوجود حامیوں نے نعرے بازی جاری رکھی۔

جوہر یونیورسٹی کے انہدام کے حکم کے خلاف تحریک چلانے کا انتباہ

رام پور: (پی این ایس) نیٹ پیپر لیک معاملے میں وزیر تعلیم کا استعفیٰ ہونے کے بعد کا کروچ جنتا پارٹی نے اترپردیش میں محاذ کھول دیا ہے۔ یوپی حکومت نے رام پور کی جوہر یونیورسٹی کو گرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے متعلق سی جے پی نے کہا کہ یہ ملک کے لئے صحیح نہیں ہوگا۔ کا کروچ جنتا پارٹی نے ایکس پر لکھا، ''ملک میں تو ویسے ہی رپورٹ کے مطابق، تقریباً 20 اسکول سے زیادہ روز بند ہو رہے ہیں، ایسے میں اترپردیش میں یونیورسٹی کو گرایا جانا مطلب تعلیم کو کچلنے جیسا فیصلہ ہوگا، جو اس ملک کے لئے قطعی درست نہیں ہوگا۔'' سی جے پی کی طرف سے کہا گیا ہے کہ اترپردیش حکومت کو اس فیصلے پر پھر سے غور کرنا چاہئے اور اس ملک کو واپس لینا چاہئے۔ واضح رہے کہ رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے یونیورسٹی کیمپس میں بنے 40 میں سے 38 عمارتوں کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ ان عمارتوں کی تعمیر غیر قانونی مانتے ہوئے ان پر بلڈوزر ایکشن کا حکم جاری کیا ہے۔ رام پور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی ایم) نے بتایا کہ ادارے کو 15 دن کا وقت دیا گیا ہے، اگر وہ غیر قانونی تعمیر نہیں ہٹاتے ہیں تو رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی اپنی سطح پر انہدام کی کارروائی کرے گا۔ رام پور انتظامیہ کی طرف سے کی گئی اس کارروائی کی سماجوادی پارٹی مخالفت کر رہی ہے۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سوریہ کانت کے تبصرہ کے بعد بنی کا کروچ جنتا پارٹی نے نیٹ پیپر لیک کی جوابدہی اور خودکشی کرنے والے طلبا کی فیملی کا معاوضہ دینے کا مطالبہ کرنے کے لئے جنتر منتر پر احتجاج کیا تھا۔

گورکھ دھام ایکسپریس میں خاتون نے دیا بچے کو جنم

کانپور: (پی این ایس) ایک حاملہ خاتون کو گورکھدھام سپر فاسٹ ایکسپریس میں سفر کے دوران اچانک دردِ زہ ہونے لگا۔ کوچ میں سوار خواتین مسافروں نے ہوشیاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے چادروں کا ایک حلقہ بنایا اور محفوظ ڈلیوری کو یقینی بنایا۔ خاتون نے صحت مند بیٹے کو جنم دیا۔ کانپور سنٹرل اسٹیشن پر پہنچ کر، ریلوے کی ایک میڈیکل ٹیم، جو پہلے سے ہی تیار تھی، نے ماں اور نوزائیدہ کا معائنہ کیا اور انہیں ارسلا اسپتال بھیج دیا۔ دونوں مکمل طور پر صحت مند ہیں۔ اطلاعات کے مطابق، غازی آباد اور کانپور کے درمیان بھٹنڈہ سے گورکھپور جانے والی گورکھدھام ایکسپریس میں سفر کر رہی ایک حاملہ خاتون کو S-1 کوچ کی سیٹ نمبر 32 میں اچانک درد کی تکلیف ہوئی۔ بستی کی رہنے والی ایک ساتھی مسافر شیلا تیواری نے ٹی ٹی ای کو آگاہ کیا۔ ٹی ٹی ای نے کانپور سنٹرل اسٹیشن پر صورتحال کی اطلاع دی۔ اس دوران خواتین مسافروں نے مرد مسافروں کو چھوڑ کر چادروں سے گھیرا بنایا اور محفوظ ڈلیوری کو یقینی بنایا۔ اطلاع ملنے پر، TTE اور ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) نے کانپور سنٹرل اسٹیشن کو الرٹ کر دیا۔ اس سے پہلے کہ ٹرین پلیٹ فارم نمبر 9 پر پہنچے، RPF اور ریلوے کا میڈیکل اسٹاف پوری طرح تیار ہو کر اسٹیشن پر پہنچ گیا۔ صبح 6:25 پر کانپور پہنچنے پر ڈاکٹر اور ان کی ٹیم نے ماں اور نومولود کا معائنہ کیا۔ نارمل حالت میں پائے جانے کے بعد انہیں ارسلا اسپتال لے جایا گیا۔

ڈاکٹر کلام کی تعلیمات کو اپنانا ہی حقیقی خراج عقیدت ہے: جسٹس قمر حسن رضوی

ڈاکٹر کلام ٹرسٹ کے تحت لا مارٹنیئر کالج میں سالانہ پروگرام

لکھنؤ: (پی این ایس) بھارت رتن سابق صدر ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کو حقیقی خراج عقیدت ان کی برسی منانے کے بجائے ان کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنے اور اپنانے میں مضمر ہیں۔ وہ اب ہمارے درمیان نہیں رہے، لیکن ان کے خیالات ہم سب ہم وطنوں اور دنیا کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ناکامی سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ ناکامی امیدوار یا طالب علم کو دوسرا سبق سکھاتی ہے۔ انہوں نے صدر بننے سے پہلے حکومت ہند کے مشیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں اور انہیں اعلیٰ ترین شہری اعزاز بھارت رتن سے نوازا گیا۔ انہوں نے نہ صرف ملک کی ٹیکنالوجی کو دنیا بھر میں متعارف کرایا بلکہ پورا ملک آج بھی اس سے مستفید ہو رہا ہے۔ آج دنیا بھر میں یہ بات مشہور ہے کہ ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جس کے صدر ڈاکٹر اے پی جے تھے۔ عبدالکلام تھے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار الہ آباد ہائی کورٹ، لکھنؤ بنچ کے جسٹس سید قمر حسن رضوی نے کیا۔ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ٹرسٹ کے تحت ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی 11 ویں برسی کی ماقبل شام لا مارٹنیئر کالج کے آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب کی صدارت ٹرسٹ کے بانی اور صدر عبدالناصر ناصر نے کی۔ مہمان خصوصی جسٹس سید قمر حسن رضوی نے کہا کہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے کام اور پڑھانے کا انداز منفرد تھا۔ انہوں نے کہا کہ خواب نیند میں حاصل نہیں ہونے چاہئیں، بلکہ ایسا ہونا چاہیے جو نیند نہ آنے دے، یعنی خوابوں کی تعبیر کے لیے مسلسل کوشش کرنی چاہیے۔ قبل ازیں، ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر مسٹر وریندر کمار سنگھ، نے ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی تعلیمات اور خدمات کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ کالج کے پرنسپل گیری ایڈورڈز نے بھی ڈاکٹر کلام، ان کے وژن، اور سائنس، ٹیکنالوجی اور انسانیت کے بارے میں ان کے خیالات کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ٹرسٹ کے صدر عبدالنصیر نصیر نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اعلان کیا کہ چونکہ ڈاکٹر کلام کو 30 جولائی کو دفن کیا گیا تھا، اس دن ریاست بھر کے تمام قبرستانوں اور عوامی مقامات پر بڑے پیمانے پر شجرکاری کی جائے گی، خاص طور پر باندہ اور بندیل کھنڈ میں۔ ڈاکٹر کلام کی یاد میں 15 اگست کو ایک خصوصی پروگرام بھی منعقد کیا جائے گا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج لکھنؤ قمر الزماں خان، راج ناتھ سنگھ، راکیش موریہ، اور ڈاکٹر وریندر یادو اسٹیج پر موجود تھے۔

اہم فیصلوں کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ کا اجلاس اختتام پذیر

مجلس شوریٰ میں کسی نئے رکن کا انتخاب نہیں کیا گیا

دیوبند، 27/ جولائی (عارف عثمانی) دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کا سہ روزہ اجلاس مختلف نشستوں کے بعد آج دوپہر متعدد اہم فیصلوں کی منظوری کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ ادارہ کے مہمان خانہ میں ہفتہ کی صبح سے منعقد ہونے والے اس اجلاس کی مختلف نشستوں میں دارالعلوم دیوبند کی ترقی، بجٹ میں معمولی اضافہ، اساتذہ و ملازمین کی تنخواہوں میں بالمقطع اضافہ کے ساتھ متعدد اہم فیصلے کئے گئے۔ تلاوت کلام اللہ سے مجلس کا آغاز ہوا، سابقہ کارروائی کی توثیق کے بعد تمام شعبوں بالخصوص تعلیمات، تعمیرات، محاسبی اور تنظیم وترقی کے نظماء نے اپنی تفصیلی رپورٹیں پیش کیں۔ جن پر ضروری ہدایت اور ترامیم کے ساتھ منظوری دی گئی۔

اس کے علاوہ اساتذہ و ملازمین کے مطالبات اور مہنگائی کے مدنظر تنخواہوں میں یکمشت اضافہ کو منظوری دی گئی۔ اس کے علاوہ بجٹ میں بھی حسب ضرورت معمولی اضافہ کو منظوری دی گئی حالانکہ نئی تعمیرات کے تعلق سے ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوسکا ہے۔ وہیں طلبہ کی ترقی اور تعلیمی وتربیتی کو نظام کو مضبوطی منظم اور بہتر بنانے کے تعلق سے اراکین شوریٰ نے گفت وشنید کے بعد اہم متعدد تجاویز کو منظوری دی۔

اس کے علاوہ ادارہ کے بیرونی واندونی متعدد مسائل زیر غور آئے، بالخصوص مدارس اسلامیہ کے درپیش مسائل اور چیلنجز پر بھی اراکین نے شوریٰ نے تبادلہ خیال کیا۔ اس سلسلہ میں ادارہ کے مہتمم مولانا مفتی بوالقاسم نعمانی نے بتایا کہ یہ مالیاتی شوریٰ کا اجلاس تھا، جس میں حسب معمول بجٹ میں معمولی اضافہ اور تنخواہوں کی یکمشت اضافہ کی تجاویز کو منظوری دی گئی، اس کے علاوہ تمام نظماء نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کی، کچھ نئے اساتذہ کا تقرر کا فیصلہ کیا گیا اور طلبہ کو بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنے کے لئے کئی تجاویز کو منظوری دی گئی۔

اجلاس میں حال میں انتقال کرنے والے علماء بالخصوص رکن شوریٰ مولانا سید انظر حسین میاں دیوبند کے لئے تعزیت قرارداد منظور کی گئی، حالانکہ ابھی کسی نئے رکن کا انتخاب نہیں کیا گیا ہے۔ اجلاس میں مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی اور صدر المدرسین مولانا ارشد مدنی کے علاوہ مولانا سید محمود اسعد مدنی، مولانا بدرالدین اجمل، مولانا انوار الرحمٰن بجنوری، حکیم کلیم اللہ علی گڑھی، مولانا رحمت اللہ کشمیری، مفتی اسماعیل مالیگاؤں، مولانا ملک ابراہیم مدراسی، مولانا محمد عاقل گڑھی دولت، مفتی سید صالح الحسنی، مفتی خلیل الرحمٰن پنجاب، مفتی شفیق بنگلوری، مولانا سید حبیب باندوی، مولانا احمد بزرگ گجرات، مولانا محمود کھیروا راجستھان نے شرکت کی۔

53.87 کروڑ روپے کی جی ایس ٹی چوری کا ماسٹر مائنڈ گرفتار

جعلی بل جاری کر کے کروڑوں روپے مالیت کا ان پٹ ٹیکس کریڈٹ (آئی ٹی سی) حاصل کیا گیا

ذاکرعلی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) مرادآباد پولیس کی خصوصی تحقیقاتی ٹیم (کرائم برانچ) نے جعلی بل ٹریڈنگ کے ذریعے جی ایس ٹی میں کروڑوں روپے چوری کر کے سرکاری ریونیو کو بھاری نقصان پہنچانے والے ریکیٹ کے مین ملزم ضیا فیصل کو گرفتار کیا ہے۔ ملزم پر تقریباً 53 کروڑ 87 لاکھ 71 ہزار 327 روپے (بشمول جرمانے) کی جی ایس ٹی چوری کا الزام ہے۔

پولیس کے مطابق، ایس آئی ٹی ریاستی ٹیکس افسر کی شکایت کی بنیاد پر مغل پورہ پولیس اسٹیشن میں درج دو مقدمات کی جانچ ایس آئی ٹی کر رہی تھی۔ تحقیقات میں انکشاف ہوا کہ اے کے انٹرنیشنل سمیت متعدد جعلی فرموں کے ذریعے ریڈی میڈ گارمنٹس کے کاروبار کی آڑ میں جعلی بل جاری کر کے کروڑوں روپے مالیت کا ان پٹ ٹیکس کریڈٹ (آئی ٹی سی) حاصل کیا گیا جس سے حکومتی ریونیو کو خاصا نقصان پہنچا۔

سینئر حکام کی ہدایت پر ایس آئی ٹی نے تکنیکی شواہد اور انٹیلی جنس کی بنیاد پر کارروائی کرتے ہوئے ملزم ضیاء فیصل (45 سال) ساکن مفتی ٹولہ، مغل پورہ تھانہ کو گرفتار کرلیا۔ پوچھ گچھ کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ اس نے اپنے ساتھی جاوید (جس کی موت 2024 میں ہوئی) کے ساتھ مل کر مختلف فرضی فرموں کے ذریعے جی ایس ٹی سے متعلق بے قاعدگیوں کو چلایا۔ وہ پولیس اور جی ایس ٹی ڈپارٹمنٹ سے بچنے کے لیے دہلی میں مسلسل جگہیں بدل رہا تھا۔ تحقیقات میں کئی فرموں کے بینک کھاتوں میں اربوں روپے کی مالیاتی لین دین کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ ایس آئی ٹی بینک کھاتوں، جی ایس ٹی ریٹرن، ای وے بل، فرموں کے اصل کاموں اور فائدہ اٹھانے والوں کے کردار کی تفصیلی چھان بین کر رہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تفتیش کے دوران سامنے آنے والے دیگر حقائق کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔ ملزم کے خلاف مرادآباد اور دہلی میں دھوکہ دہی، جعلسازی، مجرمانہ سازش، حملہ اور آرمس ایکٹ سمیت مختلف دفعات کے تحت کئی مقدمات درج ہیں۔ یہ گرفتاری ایس آئی ٹی ٹیم کے سب انسپکٹر منوج کمار، سب انسپکٹر وویک یادو اور ہیڈ کانسٹیبل پرشانت سنگھ نے کی۔

آسان اسلامی فقہ حصہ دوم کی تقریب رسم اجراء

کتاب میں نکاح، طلاق، حضانت، حقوق اور حرام وحلال کے مسائل کا بیان ہے: مفتی امانت علی

دیوبند، (عارف عثمانی) دارالعلوم وقف دیوبند کے نائب مہتمم مولانا محمد شکیب قاسمی اور اساتذۂ حدیث کے بدست مفتی امانت علی قاسمی استاذ دارالعلوم وقف کی کتاب آسان اسلامی فقہ حصہ دوم کی رسم اجراء عمل میں آئی۔ مفتی امانت علی قاسمی نے کتاب کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ اس کتاب کا پہلا حصہ ہندوستان کے بہت سے اسکولوں، بنات کے مدارس، شعبہ حفظ اور مکاتب میں داخل نصاب ہے۔ ان تمام اداروں سے مسلسل حصہ دوم کا مطالبہ کیا جارہا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ اس کتاب میں نکاح، طلاق، حضانت، قسم، نذر، حقوق اور حلال وحرام کے مسائل کا بیان ہے۔ کتاب کا اسلوب علمی اور اس کی زبان سہل ہے۔ مفتی امانت نے بتایا کہ ہر سبق کے ساتھ دو طرح کی تمرینات دی گئی ہے اور مکمل کتاب حوالوں سے مزین ہے۔ اس کتاب کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ نئی نسل کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ مکاتب ومدارس میں کسی حد تک نماز اور عبادات کے مسائل سے واقف کرادیا جاتا ہے لیکن سماجی مسائل مثلاً نکاح، طلاق، حضانت نفقہ اسی طرح قسم، نذر اور حلال وحرام کے مسائل سے بچوں کو واقفیت نہیں ہوتی ہے، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ نئی نسل کو خصوصی طور پر نکاح وطلاق کے مسائل کو باضابطہ پڑھایا جائے تاکہ شادی شدہ زندگی آسان ہو اور طلاق کے واقعات میں کمی آئے۔ اس تقریب میں مولانا فریدالدین، مولانا مفتی احسان قاسمی، مولانا مفتی عارف قاسمی، قاری محمد واصف عثمانی، مولانا شمشاد رحمانی، مولانا مفتی نوشاد نوری، مولانا سجاد حسین قاسمی، مفتی رفاقت قاسمی اور مولانا جمشید قاسمی نے شرکت کی۔

تعلیم انسان کی سب سے بڑی طاقت ہے اور تعلیم یافتہ معاشرہ ہی ترقی کی بنیاد بنتا ہے

ٹیم کوشش کی جانب سے اعزاز تقریب 250 ہونہار طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی

دیوبند (عارف عثمانی) سماجی خدمت اور فروغ تعلیم کے میدان میں مسلسل سرگرم ٹیم کوشش کے زیر اہتمام دوسرا تعلیمی اعزاز تقریب کا انعقاد گرین پیلس، نہر کے قریب، قصبہ چرتھاول میں عمل میں آیا۔ تقریب میں علاقے کے 250 ہونہار طلبہ و طالبات کو اعزاز سے نوازا گیا اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں اور دعاؤں کا اظہار کیا گیا۔ تقریب کی مہمانِ خصوصی محترمہ نیہا تبسم تیاگی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کامیابی کے لیے محنت، لگن، مثبت سوچ اور مسلسل جدوجہد بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم انسان کی سب سے بڑی طاقت ہے اور تعلیم یافتہ معاشرہ ہی ترقی کی بنیاد بنتا ہے۔ پروگرام کی نظامت حاجی حسین تیاگی اور ثاقب نور نے مشترکہ طور پر انجام دی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے تحسین علی اساروی نے کہا کہ آج کے پروگرام میں طالبات کی تعداد طلبہ کے مقابلے میں زیادہ ہے، جو ایک خوش آئند بات ہے۔ ہماری بیٹیاں تعلیم کے میدان میں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں، لیکن ہمیں اپنے بیٹوں کی تعلیم پر بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمیں ترقی کرنی ہے تو ہمیں تعلیم کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا ہوگا، کیونکہ تعلیم ہی وہ طاقت ہے جو قوموں کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ انہوں نے والدین سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کو اپنی اولین ترجیح بنائیں۔ اس موقع پر مولانا موسیٰ قاسمی اور حکیم عطاء الرحمان نے کہا کہ تعلیم انسان کو شعور، عزت اور کامیابی کی راہ دکھاتی ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو دینی وعصری دونوں تعلیمات سے آراستہ کرنا چاہیے تاکہ وہ معاشرے کے لیے مفید اور ذمہ دار شہری بن سکیں۔ انہوں نے ٹیم کوشش کی جانب سے فروغ تعلیم اور نوجوانوں کی رہنمائی کے لیے کی جانے والی کوششوں کو قابلِ تحسین قرار دیا۔ مقررین نے ٹیم کوشش کی سماجی خدمات، فروغِ تعلیم اور نوجوانوں کی رہنمائی کے لیے انجام دی جانے والی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ادارے کو ہر ممکن تعاون اور اپنی دعاؤں کا یقین دلایا۔ اس موقع پر معزز رکنِ اسمبلی پنکج ملک جی، سندیپ چودھری جی، ہارون علی رنگریز (ٹھیکیدار)، عارف تیاگی جی (سب انسپکٹر)، محسن چودھری (سب انسپکٹر)، مقیم جاوید (سب انسپکٹر) عالمی شہرت یافتہ طبیب ڈاکٹر سمراٹ اور چودھری عاقل تیاگی جی، ڈاکٹر ارشد سمراٹ، ماسٹر خلیل، خوشنود ادریسی سمیت متعدد معزز شخصیات موجود رہیں۔

تالے توڑ کر چوروں نے لاکھوں روپے کی زیورات چوری

تحریر کی بنیاد پر معاملہ کی جانچ کی جارہی ہے، جانچ کے بعد کارروائی ہوگی: خانقاہ پولیس

دیوبند، 27/جولائی (عارف عثمانی) ایک بند مکان کے تالے توڑ کر چوروں نے الماری میں رکھے ہوئے سونے چاندی کے زیورات نقد رقم اور دستاویزات چوری کر لئے۔ متاثر شخص نے پولیس سے تحریری طور پر شکایت کرتے ہوئے چوروں کے خلاف کارروائی کرنے اور چوری ہونے والا سامان برآمد کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ تفصیل کے مطابق خانقاہ پولیس چوکی کے تحت آنے والے علاقہ وقف دارالعلوم سے متصل شیخ الہند کالونی کے باشندہ عبدالسبحان گزشتہ 13/جولائی سے گھر بند کر کے اہل خانہ سمیت اعظم گڈھ اپنی بہن کی شادی میں شرکت کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اسی درمیان چوروں نے کھڑکیوں کے راستہ گھر میں گھس کر تالے توڑ لئے اور الماری میں رکھے سونے چاندی کے زیورات، نقد رقم اور دستاویزات چوری کر لئے۔ عبدالسبحان نے بتایا کہ اتوار کی شب میں جب وہ واپس اپنے گھر آیا تو کمروں کے تالے ٹوٹے پڑے تھے اور گھر کا تمام سامان ادھر ادھر بکھرا پڑا تھا۔ عبدالسبحان نے بتایا کہ اس نے فوراً 112 نمبر پر فون کر کے پولیس کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی اور اس نے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ہونے والے نقصان کی تفصیلات معلوم کیں۔ عبدالسبحان نے بتایا کہ سامان، زیورات وغیرہ کے چوری ہونے سے اس کا لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ متاثرہ شخص نے گھر میں ہونے والی چوری سے متعلق تحریر خانقاہ پولیس چوکی کو دیتے ہوئے چوروں کو گرفتار کرنے اور سامان، زیورات ونقد رقم نیز دستاویزات برآمد کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ چوری کی واردات کا پورا معاملہ اس کے علم میں ہے تحریر کی بنیاد پر جانچ کی جارہی ہے، جانچ کے بعد ضروری کارروائی کی جائے گی۔

مہاراجہ دکشا پرجاپتی کی یوم پیدائش پر نکلی شوبھا یاترا

مقررین نے مہاراجہ دکشا پرجاپتی کی زندگی پر روشنی ڈالی اور ان کے نظریات کو اپنانے پر زور دیا

ذاکرعلی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) مہاراجہ دکشا پرجاپتی کا یوم پیدائش پیر کو عقیدت، جوش و خروش اور خوشی کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر ہون پوجا، سیمینار، بھنڈارا اور شوبھا یاترا کا اہتمام کیا گیا۔ راشٹریہ پرجاپتی مہاسنگھ کے بینر تلے منعقدہ پروگرام کا آغاز صبح ہون پوجا کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد بھنڈارے کا اہتمام کیا گیا۔ مقررین نے مہاراجہ دکشا پرجاپتی کی زندگی پر روشنی ڈالی اور ان کے نظریات کو اپنانے اور سماج کو متحد ہونے اور ان کے راستے پر چلنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان مہاراجہ دکشا پرجاپتی کے نظریات ہمیں سماج اور سناتن ثقافت کو متحد کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ راشٹریہ پرجاپتی مہاسنگھ کے ضلع صدر دیوی لال کی قیادت میں نکالے گئے جلوس میں ضلع بھر سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی ریاستی نائب صدر امیت اور ریاستی جنرل سکریٹری ڈاکٹر شیر سنگھ دکش اور ایڈوکیٹ منوج رہے۔ اس تقریب کے منتظمین میں سنیل، جتن، انوج، شیو کمار اور جیتو شامل تھے۔ مہاراجہ دکش پرجاپتی کا رتھ جلوس ہنومان کی مورتی سے شروع ہوا اور امپیریل، بدھ بازار، تاڑیخان چوک اور کورٹ روڈ سے ہوتا ہوا بالاجی مندر پر اختتام پذیر ہوا۔ سماجوادی پارٹی کے ضلع صدر جیویر یادو، وکاس چودھری، اور راہول سنگھ نے پھولوں کے ساتھ جلوس کا خیر مقدم کیا۔

ایس ایس پی آفس کے باہر خاتون نے کی خودکشی کی کوشش

ذاکرعلی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) مجھولا تھانہ علاقہ کی ایک خاتون نے پیر کو سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) کے دفتر کے باہر خود پر پٹرول چھڑک کر خودکشی کی کوشش کی۔ جائے وقوعہ پر موجود پولیس اور عملہ نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے اسے روک لیا جس سے بڑا سانحہ ٹل گیا۔ بعد ازاں خاتون کو پرسکون کر کے محفوظ مقام پر لے جایا گیا۔ ایس ایس پی کو دی گئی اپنی شکایت میں خاتون نے جینتی پور چوکی انچارج سمیت کئی لوگوں پر سنگین الزامات لگائے ہیں۔ اس نے الزام لگایا کہ حملہ کی اطلاع دینے کے باوجود پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی البتہ اسے جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کی دھمکی دی گئی۔ اپنی شکایت میں خاتون نے الزام لگایا کہ علاقے میں منشیات کے کاروبار کی مخالفت کرنے پر اسے نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ کچھ مبینہ یوٹیوب چینل آپریٹرز اور صحافی ہونے کا دعویٰ کرنے والے افراد نے سوشل میڈیا پر اس کی ذاتی تصاویر اور ویڈیوز کو سوشل میڈیا پر وائرل کر کے اس کی شبیہ کو داغدار کیا۔

ایکوائر کی گئی زمین کا معاوضہ نہ ملنے سے کسانوں میں سخت ناراضگی

کسانوں کے وفد نے میمورنڈم دے کر جلد از جلد معاوضہ کی ادائیگی کا مطالبہ کیا

دیوبند (عارف عثمانی) ریلوے ڈیڈی کیٹیڈ فریٹ کاری ڈور اسکیم کے تحت چک مارگ کے لئے ایکوائر کی گئی زمین کا معاوضہ نہ ملنے سے کسان سخت ناراض ہیں۔ پیر کے روز بھارتیہ کسان یونین (رکشک) نے ایس ڈی ایم کو ایک میمورنڈم دے کر متاثرہ کسانوں کو جلد از جلد معاوضہ دلائے جانے کا مطالبہ کیا۔ تنظیم کے قومی صدر چودھری وریندر سنگھ اوہلان کی قیادت میں ایس ڈی ایم دیوبند کو دیئے جانے والے میمورنڈم میں بتایا گیا ہے کہ کھتولی ریلوے پھاٹک سے لے کر پانڈولی پھاٹک تک تقریباً پانچ کلومیٹر لمبے اس چک مارگ کو بحال کرانے کے لئے ریلوے کی جانب سے کارروائی کی گئی تھی۔ لگ بھگ تین ماہ قبل چک مارگ کے لئے کسانوں کی زمینوں کو ایکوائر کرنے کا عمل مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی تشہیر بھی کی گئی تھی اور متعدد اخبارات میں اس سلسلہ میں اشتہار شائع کرائے گئے تھے۔ متاثرہ کسانوں کا الزام ہے کہ اب تک تمام متاثرہ کسانوں کو معاوضہ نہیں دیا گیا ہے۔ کسانوں نے افسران سے ان کے مسئلہ کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے جلد از جلد حل کرنے اور معاوضہ دلائے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کسانوں نے انتباہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر اس سلسلہ میں جلد از جلد کارروائی نہ کی گئی اور معاوضہ ادا نہیں کیا گیا تو بھارتیہ کسان یونین پالیسی تیار کر کے میر پور موہن پور ریلوے پھاٹک کے پاس احتجاج کرتے ہوئے غیر معینہ ہڑتال شروع کردے گی۔ اس دوران سنیل شاستری، راہل چودھری، جتیندر کمار، روبندر سینی اور بلو تیاگی خصوصی طور پر میمورنڈم میں دینے والے وفد میں شامل رہے۔

مشروم پر مبنی قدرتی فیس پیک کے لیے پیٹنٹ حاصل کیا

ٹی ایم یو کے کالج آف ایگریکلچرل سائنسز کے سائنسدانوں کا ملی کامیابی

ذاکرعلی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) تیرتھنکارا مہاویر یونیورسٹی (ٹی ایم یو) کے کالج آف ایگریکلچرل سائنسز کے سائنسدانوں نے قدرتی کاسمیٹکس کے میدان میں ایک اہم سنگ میل حاصل کیا ہے۔ زرعی سائنسدانوں ڈاکٹر امیت کمار موریا اور پروفیسر مہیش سنگھ نے مشروم پاؤڈر پر مبنی قدرتی فیس پیک کی ساخت کے لیے حکومت ہند کے پیٹنٹ آفس سے انڈین یوٹیلیٹی پیٹنٹ حاصل کیا ہے۔ سی ایم پی پی جی کالج، پریاگ راج کی ڈاکٹر ہیملتا پنت، اور منگلیاتن یونیورسٹی، جبل پور کے ڈاکٹر وینی جان نے بھی اس تحقیق میں نمایاں تعاون کیا۔ محققین کے مطابق یہ فیس پیک مشروم میں موجود غذائی اجزاء اور بائیو ایکٹیو مرکبات پر مبنی ہے۔ اس میں قدرتی اجزاء استعمال کیے گئے ہیں جو جلد کی دیکھ بھال کے لیے ایک محفوظ، موثر اور ماحول دوست متبادل فراہم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیمیکل سے پاک اور قدرتی کاسمیٹک مصنوعات کی بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھتے ہوئے یہ جدت ہربل کاسمیٹکس کی ترقی کو ایک نئی سمت فراہم کرے گی۔ یہ کاسمیٹک صنعت، زراعت پر مبنی کاروباری اداروں، مشروم پروسیسنگ، ویلیو ایڈیشن، اسٹارٹ اپس اور کاروباری مواقع کو بھی فروغ دے گا۔ محققین کا کہنا ہے کہ یہ پیٹنٹ ہندوستانی سائنس، اختراعات اور خود انحصار ہندوستان کے مقصد کو مضبوط کرنے کی سمت ایک اہم قدم ہے اور ہندوستانی تحقیق اور صنعت کو ایک نئی سمت فراہم کرے گا۔

چیف منسٹر ٹیچرس کیش لیس میڈیکل اسکیم کا آغاز

اساتذہ کو مرادآباد میں ملے کیش لیس کارڈ

ذاکرعلی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی آگرہ میں "چیف منسٹر ٹیچرس کیش لیس میڈیکل اسکیم" کا آغاز کیا۔ "صحت منداساتذہ، مضبوط ریاست" کے وژن کے ساتھ شروع کی گئی یہ اسکیم محکمہ اعلیٰ تعلیم کے 750,000 سے زیادہ اساتذہ اور ان کے زیر کفالت افراد کو سالانہ 5 لاکھ تک کی کیش لیس ہیلتھ کیئر خدمات فراہم کرے گی۔

اس اسکیم کو مرادآباد کے ہندو کالج آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک پروگرام میں براہ راست نشر کیا گیا جس میں ضلع کے مختلف کالجوں کے اساتذہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس تقریب میں قانون ساز کونسل کے رکن (ایم ایل سی) ڈاکٹر جے پال سنگھ 'ویست' اور مرادآباد کے میئر ونود اگروال نے اساتذہ میں کیش لیس میڈیکل کارڈ تقسیم کیے۔ ایم ایل سی ڈاکٹر جے پال سنگھ 'ویست' نے اس اسکیم کو اساتذہ کی سماجی اور اقتصادی سلامتی کے لیے ایک تاریخی اقدام قرار دیا اور اس کے فوائد کی وضاحت کی۔ اس موقع پر کے جی کے کالج کے پرنسپل ڈاکٹر جتیندر سنگھ، دیانند کالج کی ڈاکٹر سیما رانی، ایم ایچ کالج کے ڈاکٹر نریندر سنگھ، گورنمنٹ کالج کی ڈاکٹر سرسوتی کے علاوہ مختلف کالجوں کے پرنسپل، اساتذہ، اور معززین موجود رہے۔ پروگرام کے اختتام پر ہندو کالج کے پرنسپل پروفیسر ستیہ ورت سنگھ راوت نے تمام مہمانوں اور فیکلٹی کا شکریہ ادا کیا۔

قابض اسرائیلی فوج کا مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں بڑے پیمانے پر چھاپے، گرفتاریاں

قابض اسرائیلی فوج نے پیر کی صبح سویرے مقبوضہ بیت المقدس اور مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں بڑے پیمانے پر دھاووں اور گرفتاریوں کی مہم شروع کی، جس کے دوران گھروں میں گھس کر تلاشی لی گئی جبکہ تمام گورنریوں میں سخت فوجی پابندیوں کا سلسلہ بھی بدستور جاری رہا۔ رام اور البیرہ میں قابض فوج نے متعدد قصبوں اور دیہات پر دھاوا بول کر شہریوں کے گھروں کی تلاشی لی، اپنی فوجی گاڑیوں کی موجودگی کو مزید بڑھایا اور شہروں اور قصبوں کے داخلی راستوں پر چیک پوسٹیں قائم کیں۔ قابض فوج نے نابلس کے کئی علاقوں میں اپنے چھاپے جاری رکھے، گھروں پر دھاوے بولے، اور شہر کے گردونواح اور متعدد دیہات میں اپنی فوجی کارروائیوں کو مزید سخت کر دیا۔ جنین کے قصبوں اور دیہات میں قابض فوج نے گھروں پر دھاوا بول کر شہریوں کی گرفتاریوں کا عمل انجام دیا، جبکہ اس دوران پوری گورنری میں فوج کی بڑے پیمانے پر نقل وحرکت جاری رہی۔ الخلیل کے جنوبی اور مغربی قصبوں میں شہریوں کے گھروں پر چھاپے مار کر تلاشی لی گئی، ان کے ساز وسامان کی توڑ پھوڑ کی گئی اور متعدد افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ چھاپوں کا یہ سلسلہ بیت لحم اور طولکرم کی گورنریوں تک پھیل گیا، جہاں قابض فوج نے کئی محلوں اور قصبوں پر دھاوے بول کر گھروں کی تلاشی لی اور سابقہ اسیران سمیت کئی شہریوں کو گرفتار کر لیا۔ مقبوضہ بیت المقدس کے جنوب مشرق میں واقع قصبہ العیز ریﷺ میں بھی قابض فوج نے دھاوا بول کر ایک شہری کو گرفتار کر لیا۔ مقبوضہ مغربی کنارے اور بیت المقدس میں چھاپوں اور گرفتاریوں کی یہ مہمیں اس مسلسل میدانی کشیدگی اور شہریوں کی نقل وحرکت پر عائد سخت فوجی پابندیوں کے ساتھ ساتھ جاری ہیں۔

قابض صہیونی دشمن کا غزہ کے مختلف علاقوں میں بمباری اور جارحیت کا سلسلہ جاری

غزہ (ایجنسی): قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے غزہ کی پٹی میں جنگ بندی معاہدے، جارحانہ جنگ کے خاتمے اور نسل کشی کے مکروہ جرم کی مسلسل خلاف ورزیوں کا سلسلہ وسیع پیمانے پر میدانی کشیدگی کے ساتھ مسلسل 291ویں روز بھی جاری رہا۔

قابض فوج نے جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے متعدد علاقوں میں توپ خانے سے بمباری اور فائرنگ کی کارروائیاں انجام دیں۔ اسرائیلی جنگی بحری جہازوں نے غزہ شہر کے ساحل کی سمت اندھا دھند گولیاں برسائیں، جبکہ اسی دوران شہر کے مشرقی علاقوں کو توپ خانے کی شدید بمباری کا نشانہ بنایا گیا۔

جنوبی غزہ پٹی میں خان یونس شہر کے جنوب میں توپ خانے سے گولے برسائے گئے اور ساتھ ہی رفح شہر کے شمال مغربی علاقے کی سمت قابض اسرائیلی ٹینکوں کی طرف سے شدید فائرنگ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ قابض فوج کے جنگی طیاروں نے صلاح الدین روڈ پر شجاعیہ چوک کے قریب واقع ایک رہائشی عمارت پر کم ازکم دو میزائل داغے، جس کے نتیجے میں وہ عمارت مکمل طور پر تباہ ہو گئی، تاہم خوش قسمتی سے کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

قابض فوج گذشتہ برس 10 اکتوبر سے مسلسل جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزیاں کر رہی ہے، جبکہ اس دوران غزہ پٹی کے مختلف علاقوں میں بمباری، تباہی اور قتل و غارت گری کے بازار میں مسلسل تیزی لائی جا رہی ہے۔

غزہ کی پٹی میں فلسطینی وزارتِ صحت نے اعلان کیا تھا کہ مسلسل جاری اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں پچھلے چوبیس گھنٹوں کے دوران غزہ کے ہسپتالوں میں 9 فلسطینی شہداء کی لاشیں اور 36 زخمی لائے گئے۔

وزارت صحت نے رپورٹ میں واضح کیا کہ گیارہ اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اب تک شہداء اور زخمیوں کی کل تعداد 1200 شہداء اور 3888 زخمیوں تک پہنچ چکی ہے، اس کے علاوہ 803 شہداء کی لاشیں بھی ملبے سے نکالی جا چکی ہیں۔

وزارت کے مطابق سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ پٹی پر جاری اسرائیلی جارحیت کی مجموعی تعداد بڑھ کر 73 ہزار 326 شہداء اور مختلف نوعیت کے 1 لاکھ 73 ہزار 997 زخمیوں تک پہنچ چکی ہے۔

وزارت نے اس بات کی تصدیق کی کہ فوجی کارروائیوں کے مسلسل جاری رہنے اور ایمبولینس وشہری دفاع کے عملے کی بے بسی کی وجہ سے اب بھی متعدد شہداء اور زخمی ملبے کے نیچے اور سڑکوں پر ہی پھنسے ہوئے ہیں اور عملہ

صہیونی عقوبت خانے جانوت کے تنہائی خانے میں بڑھتے ہوئے مظالم اور تشدد کا پردہ فاش

غزہ: فلسطینی اسیر حسن سلامہ نے جانوت جیل کے تنہائی خانے کے اندر سے ایک لیک شدہ پیغام میں انتہائی ابتر حالات کا انکشاف کیا ہے جن میں تنہائی کے قیدی زندگی گزار رہے ہیں۔

انہوں نے تصدیق کی ہے کہ وہ مسلسل جبر، تلاشی کی کارروائیوں اور پے در پے حملوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔ سلامہ نے اپنی منگیتر غفران زاہل کے ذریعے شائع کردہ اس پیغام میں واضح کیا کہ قیدیوں کو دس دن سے بھی کم عرصے میں چار مرتبہ کریک ڈاؤن اور تلاشی کی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے جن کے دوران انہیں مار پیٹ کا نشانہ بنایا گیا۔ مجد جیل کے تنہائی خانے سے جانوت جیل کے تنہائی خانے میں منتقل کرتے وقت بھی انہیں مارا پیٹا گیا اور جب بھی وہ وکیل سے ملنے کے لیے باہر جاتے ہیں تو ان پر یہی تشدد دہرایا جاتا ہے۔ 47 عمر قید کی سزاؤں کا سامنا کرنے والے اسیر نے اس بات کی تصدیق کی کہ جانوت جیل کے تنہائی سیل میں کھانے کی مقدار مجدو جیل کے مقابلے میں بہت کم ہے اور قیدیوں کے لیے ناکافی ہے، جس کی وجہ سے وہ مسلسل شدید بھوک کا شکار رہتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ سیر وتفریح کا وقت ہر کمرے کے لیے ایک گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا اور وہ بھی ایک ایسی تنگ جگہ پر جہاں سورج کی روشنی نہیں پہنچتی، اور انہوں نے مزید کہا کہ جیل انتظامیہ نے اس جگہ کے اندر ایک لکیر کھینچ رکھی ہے جسے قیدی پار نہیں کر سکتے۔ سلامہ نے تنہائی کے قیدیوں کے درمیان رابطے کے کٹ جانے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ جانتے ہیں کہ اسیر بلال البرغوثی، مہند شریم، جمال الﷺور، مروان البرغوثی، محمود عطا اللہ، اور عباس السید جیل میں موجود ہیں، لیکن وہ نہ تو ان سے اور نہ ہی باقی قیدیوں سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کی صحت کی حالت مسلسل بگڑ رہی ہے، کیونکہ وہ بغیر کسی علاج کے ایک پورے سال سے لگاتار دست کی بیماری کا شکار ہیں، اور قرآن پاک پڑھنے سے قاصر ہونے کی وجہ سے انہیں اب عینک کی بھی ضرورت پڑ گئی ہے، جبکہ وہ اب تک اینڈوسکوپی ٹیسٹ کے انتظار میں ہیں جو اب تک نہیں کیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہیں دانتوں کے ڈاکٹر کی بھی ضرورت ہے، لیکن جب انہوں نے کلینک سے رجوع کیا تو ان کے سامنے جو واحد آپشن رکھا گیا وہ علاج فراہم کیے بغیر دانت نکالنا تھا، اور انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ڈاکٹر مہینے میں صرف ایک بار تنہائی کے سیکشن میں آتا ہے۔

جانسن اینڈ جانسن کے پاؤڈر سے کینسر؛ کمپنی متاثرین کو 5.5 ارب ڈالرز ہرجانہ دینے کے لیے تیار

لندن: مشہور کمپنی 'جانسن اینڈ جانسن' نے امریکا میں اپنے بے بی پاؤڈر اور دیگر ٹیلکم پاؤڈر مصنوعات کے خلاف دائر ہزاروں مقدمات نمٹانے کے لیے 5 ارب 50 کروڑ ڈالر تک کی ادائیگی کی پیشکش کی ہے۔ ان مقدمات میں کمپنی پر الزام عائد کیا گیا تھا کہ اس کی مصنوعات کی وجہ سے خواتین میں بیضہ دانی (اووری) کا کینسر پیدا ہوا۔ برطانوی خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کے مطابق، اربوں ڈالرز کی یہ پیشکش کئی برسوں سے جاری قانونی تنازع ختم کرنے کی کوشش ہے، جس کی وجہ سے نیوجرسی میں قائم اس بڑی کمپنی کو مسلسل قانونی چیلنجز کا سامنا رہا ہے۔ جانسن اینڈ جانسن نے ایک بار پھر ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی ٹیلکم پر مبنی مصنوعات کینسر کا سبب نہیں بنتیں۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ اس نے اپنے مشہور بے بی پاؤڈر کی تیاری کا فارمولا بھی تبدیل کر دیا ہے۔ رائٹرز کے مطابق، کمپنی کے نائب صدر برائے قانونی امور ایرک ہاس نے کہا ہے کہ ان کے خلاف لگائے گئے الزامات بے بنیاد ہیں۔ ایرک کے مطابق کمپنی کا موقف ہے کہ اس کے خلاف پیش کیے گئے دعوؤں میں وزن نہیں، تاہم وہ اس معاملے کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کی غرض سے تصفیہ پر آمادہ ہوئی ہے۔

نابلس میں قابض فوج کی طرف سے حاملہ خاتون کی ایمبولینس کو روکے جانے کے باعث اس کا بچہ ضائع ہوگیا

غزہ (ایجنسی): جنوبی نابلس کے قصبہ قریوت سے تعلق رکھنے والی ایک حاملہ فلسطینی خاتون کا بچہ پیر کے روز اس وقت ضائع ہو گیا جب قابض اسرائیل کی فوج نے شہر کے جنوب میں واقع عورتا فوجی چیک پوسٹ پر اسے ہسپتال جانے سے روک دیا۔

ایک طبی کارکن اور ایمبولینس کے افسر بشار القریوتی جو اس خاتون کے ساتھ موجود تھے نے واضح کیا کہ قابض فوج نے چیک پوسٹ کے دروازے بند کرنے کے بعد ایمبولینس گاڑی کو گذرنے کی اجازت دینے سے صاف انکار کر دیا اور عملے کو حراست میں لے لیا، اس کے علاوہ حمل کے چھٹے مہینے میں موجود اس خاتون کو شدید خون بہنے کی تکلیف کے باوجود تلاشی کے عمل سے بھی گزارا۔

بشار القریوتی نے مزید بتایا کہ قابض فوجیوں نے ایمبولینس کے عملے کو گاڑی کا انجن بند کرنے پر مجبور کر دیا، جس کی وجہ سے اس کے اندر موجود معاون طبی آلات بند ہو گئے، گاڑی کو گزرنے کی اجازت ملنے سے پہلے یہ حراست آدھے گھنٹے سے زیادہ جاری رہی۔

بشار القریوتی نے اس بات کی تصدیق کی کہ خاتون ہسپتال تو پہنچ گئیں، لیکن وہ اپنے بچے سے محروم ہو چکی تھیں، جبکہ طبی عملے نے ان کی جان بچانے میں کامیابی حاصل کر لی۔

یہ دلخراش واقعہ نابلس پر بڑے پیمانے پر لگائی جانے والی سخت فوجی پابندیوں کے سائے میں پیش آیا ہے، جو شہر کے جنوب مغرب میں واقع قصبہ تل میں رونما ہونے والے ان واقعات کے بعد پیش آئیں جن کے نتیجے میں چار نوجوان شہید ہو گئے اور ایک زخمی ہو گیا، جبکہ ایک نوجوان نے اپنے دفاع میں ان میں سے ایک کا ہتھیار چھین کر اس کی طرف فائرنگ کی جس کے نتیجے میں دو یہودی آبادکار مارے گئے تھے۔

اس سے قبل تقریباً ایک ہفتہ قبل رام اللہ کے شمال میں واقع قصبہ سنجل سے تعلق رکھنے والی 30 سالہ نوجوان خاتون سجود فقﷺاء (جو دو بچوں کی ماں تھیں) دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئی تھیں، کیونکہ قابض فوج نے داخلی راستوں پر لگے لوہے کے دروازوں کو بند کرنے کے بعد ایمبولینس گاڑی کو قصبے میں داخل ہونے سے روک دیا تھا۔

غزہ میں ریڈ کراس کے دفتر کے باہر احتجاجی مظاہرہ، اسیران کی جان بچانے اور مظالم بند کرنے کا مطالبہ

غزہ (ایجنسی): فلسطینی اسیران کے لواحقین، انسانی حقوق کے کارکنوں اور سابق اسیران کی کثیر تعداد نے قابض صہیونی عقوبت خانوں میں قید اسیران سے اظہارِ یکجہتی کے لیے غزہ میں بین الاقوامی کمیٹی برائے ریڈ کراس کے دفتر کے سامنے ایک احتجاجی دھرنا دیا۔ مظاہرین نے اسیران کے حق میں فلک شگاف نعرے بلند کیے اور عالمی برادری سے پُرزور مطالبہ کیا کہ وہ اسیران کی تکلیفوں کو ختم کرنے اور انہیں جلد از جلد آزاد کرانے کے لیے سنجیدہ اقدامات کرے۔

سابق اسیر احمد ابو راس نے پریس بیانات میں کہا کہ قابض دشمن کے عقوبت خانوں میں سسکتے اسیران بھی جینے کا حق رکھتے ہیں۔ احمد ابو راس نے اس امر پر زور دیا کہ عالمی برادری اسی طرح قابض دشمن پر دباؤ ڈالے جس طرح اس نے قابض اسیران کی رہائی کے لیے فلسطینی مزاحمت پر دباؤ ڈالا تھا۔ انہوں نے دوہرے معیار کی پالیسی ترک کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ اسیران کو بیماریوں، طبی غفلت، علاج سے محرومی، بھوک، جبر، تشدد اور اجتماعی سزاؤں جیسے سنگین مصائب کا سامنا ہے۔ انہوں نے اشارہ کیا سات اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک ان مظالم کے نتیجے میں جیلوں کے اندر تقریباً 93 اسیر شہید ہو چکے ہیں۔

تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق جاری جولائی کے اوائل تک قابض صہیونی عقوبت خانوں میں اسیران کی کل تعداد تقریباً 9400 تک پہنچ چکی ہے، جن میں وہ 1320 قیدی بھی شامل ہیں جنہیں قابض دشمن نام نہاد "غیر قانونی جنگجوؤں" کی فہرست میں شمار کرتا ہے، جن میں کمال عدوان ہسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر حسام ابو صفیہ بھی شامل ہیں اور یہ تمام افراد بغیر کسی الزام یا منصفانہ ٹرائل کے من مانے طریقے سے قید ہیں۔ دوسری طرف قابض دشمن غزہ پٹی سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں قیدیوں کا انجام چھپائے ہوئے ہے، اور ان کی حراست کی جگہوں یا صحت کی حالت کے بارے میں بتانے سے صاف انکاری ہے، جس کی وجہ سے تشدد، بھوک اور طبی غفلت کے جرائم کو بے نقاب کرنے والی تسلسل کے ساتھ آنے والی گواہیوں کے سائے میں ان کی زندگیوں کے حوالے سے شدید خدشات بڑھ رہے ہیں۔

اسیران کے امور کے اداروں اور تنظیموں کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ قابض دشمن نے نسل کشی کے آغاز سے لے کر اب تک اپنے عقوبت خانوں اور کیمپوں میں 100 سے زائد اسیران کو شہید کیا ہے، جن میں سے 90 کی شناخت کا اعلان کیا جا رہا ہے۔

کویت اور پاکستان کے درمیان دفاعی تعاون معاہدہ کیا ہے جس پر تین سال بعد شاہی فرمان جاری کیا گیا

دوحہ: کویت نے پاکستان کے ساتھ دفاعی تعاون کے ایک معاہدے پر دستخط کے تین سال بعد اسے اپنے قانون کا حصہ بنایا ہے اور اس سلسلے میں اتوار کے روز ایک شاہی فرمان بھی جاری کیا گیا ہے۔ کویت میں پاکستانی حکام اور کویتی فرمان کے مطابق اس معاہدے کے ذریعے پاکستان اور کویت کی مسلح افواج کے درمیان تعاون کا ایک فریم ورک قائم ہوگا جس میں فوجی تربیت، تعلیم، انٹیلی جنس، لاجسٹکس، دفاعی ٹیکنالوجی، تحقیق اور مہارت کے تبادلے پر توجہ دی جائے گی۔ اس معاہدے کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان 'فوجی ادارہ جاتی تعلقات کو مضبوط بنانا ہے۔'

کویت میں پاکستان کے سفیر ظفر اقبال نے کویتی اخبار الجریدہ کو دیے ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان یہ معاہدہ جون 2023 میں طے پایا تھا جسے فرمان جاری کر کے اب منظور کیا گیا ہے۔

ظفر اقبال اپنے انٹرویو میں واضح کیا کہ دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کا معاہدہ 'دفاعی نوعیت کا ہے۔ یہ باہمی مفاہمت، پیشہ ورانہ تعاون اور صلاحیت سازی کے بارے میں ہے۔ جبکہ یہ (معاہدہ) امن اور استحکام کے حصول کے لیے کی جانے والی وسیع تر علاقائی کوششوں کی بھی حمایت کرتا ہے۔'

ادھر پاکستانی دفتر خارجہ کے مطابق کویت کے وزیر خارجہ شیخ جراح جابر الاحمد الصباح 28 سے 29 جولائی تک اسلام آباد کا سرکاری دورہ کریں گے۔

12 شقوں پر مشتمل کویت، پاکستان دفاعی تعاون معاہدہ کیا ہے؟

اکستان اور کویت کے درمیان دفاعی تعاون کا معاہدہ 11 جون 2023 کو طے ہوا تھا جس پر کویت میں پاکستانی سفیر ملک محمد فاروق اور کویتی وزارتِ دفاع کے جوائنٹ پلاننگ ڈائریکٹر بریگیڈیئر جنرل فواز خضیر محمد الحربی نے دستخط کیے تھے۔

اس وقت دونوں فریقین کی طرف سے امید کی گئی تھی کہ یہ معاہدہ 'دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کو وسعت دینے میں مددگار ثابت ہوگا۔' مگر اب تین سال بعد کویت میں اتوار کو اس پر شاہی فرمان جاری کیا گیا ہے جس کی تفصیلات کویتی میڈیا کی طرف سے شیئر کی گئی ہیں۔

اخبار النبا نے اس فرمان کا متن شائع کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ 'ریاستِ کویت کی حکومت اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت کے درمیان دفاع کے شعبے میں تعاون سے متعلق اُس معاہدے کی منظوری دی جاتی ہے، جس پر 11 جون 2023 کو دستخط کیے گئے تھے۔' فرمان میں مزید لکھا ہے کہ 'کویت کے وزرا اپنے دائرۂ اختیار کے اندر اس فرمانِ کی دفعات پر عمل درآمد کریں گے۔'

جون 2023 میں طے کیے گئے دفاعی تعاون معاہدے کی 12 شقیں ہیں جو دفاع کے مختلف شعبوں میں تعاون سے متعلق ہیں۔ پہلی شق کے مطابق معاہدے کا مقصد 'دفاع اور مسلح افواج کی تربیت کے شعبوں میں تعاون کی بنیادوں کا تعین کرنا ہے' جو 'مقامی قوانین اور ضوابط کے مطابق اور ان کی بین الاقوامی ذمہ داریوں کے تحت انجام دیا جائے گا۔'

دوسری شق میں مختلف شعبوں میں تعاون کا ذکر ہے جیسے فوجی تربیت اور لاجسٹکس، اہلکاروں اور مہارت کا تبادلہ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستان اور کویت ٹیکنالوجی اور فوجی انٹیلیجنس کے شعبوں میں تعاون کریں گے۔

دفاعی تعاون معاہدے کی تیسری شق میں عملدرآمد کے اصول وضع کیے گئے ہیں جس کے تحت دونوں ملکوں کے 'باہمی مفاد' اور 'ضروریات' کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ دونوں فریقین مشترکہ سرگرمیوں کے لیے عملدرآمد کے سالانہ منصوبے بنائیں گے۔ چوتھی شق میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کی وزارت دفاع معاہدے پر عملدرآمد کی ذمہ دار ہوں گی۔ پانچویں شق میں مشترکہ فوجی کمیٹی کے قیام کا ذکر ہے جس کے سالانہ اجلاس ہوں گے۔ چھٹی شق مشترکہ سرگرمیوں سے متعلق حساس معلومات کو خفیہ رکھنے جبکہ ساتویں شق انٹیلیکچوئل پراپرٹی رائٹس کے بارے میں ہے۔ آٹھویں شق مالیاتی انتظام کے بارے میں ہے۔

اس معاہدے کی نویں شق اہمیت کی حامل ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ معاہدہ کسی بھی فریق کے اُن حقوق یا ذمہ داریوں پر اثر انداز نہیں ہوگا جو دیگر بین الاقوامی معاہدوں کے تحت ان پر عائد ہوتے ہیں۔

10ویں شق کے مطابق اگر معاہدے کی دفعات کی تشریح یا ان کے اطلاق کے حوالے سے کوئی تنازع پیدا ہوتا ہے تو اسے دونوں فریقین کے درمیان باہمی افہام وتفہیم کے ذریعے خوش اسلوبی سے حل کیا جائے گا۔ اس تنازعے کو تصفیے کے لیے کسی تیسرے فریق یا کسی مقامی یا بین الاقوامی عدالت کے سپرد نہیں کیا جائے گا۔ تنازعے کے تصفیے کے دوران دونوں فریق اس معاہدے کے تحت اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کرتے رہیں گے، سوائے ان ذمہ داریوں کے جو تنازعے یا اختلاف کا موضوع ہوں۔

11ویں شق کے مطابق اس معاہدے میں کسی بھی وقت دونوں فریقوں کی تحریری رضامندی سے ترمیم کی جا سکتی ہے۔ 12ویں اور آخری شق کے مطابق معاہدے کے نفاذ، اس کے خاتمے کے طریقۂ کار، اس کی مدت اور تجدید سے متعلق حتمی دفعات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

اس میں کہا گیا کہ چونکہ یہ معاہدہ دونوں فریقین کے مفادات میں ہے لہٰذا یہ عرب اور بین الاقوامی شعبوں میں ریاستِ کویت کی ذمہ داریوں سے متصادم نہیں۔ پاکستان اور سعودی عرب نے ستمبر 2025 میں دفاعی معاملات میں تعاون اور سلامتی سے متعلق 'باہمی دفاع کے سٹریٹجک معاہدے' (جوائنٹ سٹریٹجک ڈیفنس ایگریمنٹ) پر دستخط کیے تھے جس کے تحت 'کسی ایک ملک کے خلاف بیرونی جارحیت کو دونوں ملکوں کے خلاف جارحیت تصور کیا جائے گا۔'

اپریل 2026 کے دوران سعودی عرب کی وزارتِ دفاع نے بتایا تھا کہ باہمی دفاع کے عزم کے تحت کہ پاکستان سے ایک فوجی دستہ مشرقی خطے میں واقع شاہ عبدالعزیز فضائی اڈے پر پہنچا ہے جس میں پاکستانی فضائیہ کا لڑاکا طیارہ اور معاون طیارے بھی شامل ہیں۔

مگر اب کویت کے ساتھ پاکستان نے فوجی تعاون کا معاہدہ طے کیا ہے جس میں یہ ایسی کوئی شق شامل نہیں کہ ایک ملک کے خلاف جارحیت دونوں ملکوں کے خلاف جارحیت تصور کی جائے گی۔ بلکہ اس میں دوسری شق کے ذریعے تعاون کے شعبے وضع کیے گئے ہیں، جیسے فوجی تربیت، لاجسٹکس، مہارت کا تبادلہ، سائنس وٹیکنالوجی، انٹیلیجنس، دفاعی صنعت اور میڈیا وغیرہ۔

پاکستان اور کویت کے درمیان ہونے والے اس دفاعی تعاون کے معاہدے کے بارے میں بی بی سی سے بات کرتے ہوئے دفاعی تجزیہ کار بریگیڈیئر محمود شاہ نے کہا کہ 'پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اُس میں تو بڑے واضح انداز میں دونوں جانب سے یہ کہا گیا ہے کہا کہ اگر سعودی عرب پر کسی بھی جانب سے حملہ ہوتا ہے تو اسے پاکستان پر اور اگر پاکستان پر کسی بھی جانب سے حملہ ہوتا ہے تو اُسے سعودی عرب پر حملہ سمجھا جائے گا۔'

اُن کا مزید کہنا تھا کہ 'اب اگر پاکستان اور کویت کے درمیان ہونے والے دفاعی تعاون کے معاہدے کی بات کریں تو اس میں دونوں جانب سے ایسا نہیں کہا گیا، جبکہ اس میں فوجی تربیت، لاجسٹکس، مہارت کا تبادلہ، سائنس و ٹیکنالوجی، انٹیلیجنس اور دفاعی صنعت کے فروغ کی بات کی گئی ہے۔' کویت میں پاکستانی سفیر ظفر اقبال نے کویتی اخبار الجریدہ کو بتایا کہ دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی تعلقات 1980 کی دہائی کے اوائل سے چلے آرہے ہیں جسے اب بدلتی ضروریات کے تحت ادارہ جاتی فریم ورک کی شکل دی گئی ہے۔

انھوں نے کہا کہ معاہدے پر عملدرآمد باہمی مفاد اور ضروریات کے تحت ہوگا جبکہ اس کے دائرہ کار کا تعین باہمی مشاورت سے کیا جائے گا۔

اس معاہدے کے علاقائی سلامتی پر اثرات کیا ہو سکتے ہیں، اس بارے میں ظفر اقبال نے بتایا تھا کہ پاکستان اور کویت کے درمیان دفاعی تعاون کا معاہدہ دفاعی نوعیت کا ہی ہے۔ ان کے مطابق دونوں ملک خطے میں امن، استحکام اور سلامتی کو فروغ دینے کے لیے کوشاں ہیں۔

پاکستان اور کویت کے درمیان اس معاہدے کا کیا مطلب ہے؟

28 فروری سے شروع ہونے والی ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی جنگ کے دوران جوابی کارروائیوں میں کئی خلیجی ممالک نشانہ بنے ہیں۔ ایران نے بارہا بحرین اور کویت میں اہداف کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ وہ ممالک ہیں جہاں امریکی فوجی اڈے موجود ہیں۔ جبکہ کویتی فوج کئی بار ایرانی ڈرون اور میزائل حملے ناکام بنانے کا اعلان کر چکی ہے۔ کئی مبصرین کی رائے ہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان ثالث اسلام آباد کا کردار خطے میں امن و سلامتی کے قیام کے حوالے سے بھی بڑھ گیا ہے۔

کویت سمیت دیگر خلیجی ممالک ایرانی حملوں کی زد میں آرہے ہیں۔ سنگاپور میں مقیم سکیورٹی امور پر گہری نظر رکھنے والے محقق عبدالباسط کہتے ہیں کہ خطے میں امریکہ کا جیو پولیٹیکل اثر ورسوخ کمزور ہوا ہے۔ 'امریکہ کی طرف سے دی گئی سکیورٹی کی ضمانت پر خلیجی ریاستوں کا اعتماد ڈگمگا رہا ہے۔'

بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے وہ اس جانب اشارہ کرتے ہیں کہ امریکی کارروائیوں کے باوجود ایران میں رجیم چینج تو کیا، آبنائے ہرمز کی مکمل بحالی بھی ممکن نہیں ہو سکی۔ وہ کہتے ہیں کہ 'دوحہ میں حماس کی قیادت پر اسرائیلی حملہ بھی ٹرننگ پوائنٹ تھا۔۔۔ آپ انھیں مزید فوجی سامان خریدنے کو کہتے ہیں لیکن اس سے سکیورٹی بہتر نہیں ہوتی۔ یہ باہمی طور پر دی گئی ضمانت سے ہی ممکن ہے۔'

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔